UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226244

UNIVERSAL
LIBRARY

TIGHT BINDING BOOK

TEXT LIGHT
WITHIN THE
BOOK ONLY

اقرأ باسم ربک الذی خلق

الحمد کہ یہ رسالہ راستی کا مقالہ تنقیح و توضیح مذہب عیسائیوں کی بہت سے دلائل اقویٰ

تنخیص المقال

بموجب ارشاد ہدایت بنیاد جناب معلی القاب منشی مرزا حاجی محمد خان صاحب بہادر

مطبع دار العلوم میرٹھ میں چھپا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد القهار الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد والصلوة والسلام علی النبی المختار المبعوث الی الاحمر
والاسود سید المرسلین محمد خاتم النبیین وآله الاطهار واصحابه الاخیار وبعد فیقول العبد المعتصم بلطف
ربه القوی المتین **محمد** المدعو **بحافظ ابو المعین** صانه الله عن شرور اخوان الشیاطین وحفظه
عما یشین الدهلوی مولداً والحنفی مذهباً ان اکثر قسیس هذا الزمان حین استراحوا عن الملام
علی عبدة الاوثان تطاولوا السنتهم علی الدین القویم وسددوا کثیراً من الناس عن الصراط
المستقیم وشنوا عنان الکلام الی ما سطا عن اهل الاسلام فتجاوزوا عن الحد جداً وقد جاءوا شیئاً اداً
تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هداً ان دعوا للرحمن ولداً وتعرضوا علی
رسالة من هو کافة الناس رسول الذی بشر برسالته الکلیم وابن البتول وتفوهوا علی الکتاب الکریم
المنزل علی من اختص بالخلق العظیم فتصدی اهل الحق لازالة الاوهام ودفع تلک الظلام ودارت
المباحثة بینهم فی اصول المسائل وکثرت من الجانبین تالیف الکتب والرسائل اردت ان احرر
رسالة تشخص فیها اقوال الفریقین واتقح فیها اصول الفئتین واثبت ما هو مطابق للدرایة والروایة
واختبر ما هو ناش من الغباوة والغوایة وافرد الجید من الکاسد واصحح من الفاسد وسمیتها
بتشخیص المقال فی تنقیح الاقوال وارجو من ملهم الصدق والصواب ان یحفظنی عن الخطاء

والدلیل فی کل باب ویہدینی سواء السبیل ویرشدنی خیر الدلیل وہو علی کل شئی قدیر وبالاجابة جدیر
سب ناظرین پر بخوبی واضح رہی کہ اکثر علماء مسیحی زبان عربی اور فارسی مین خوب مہارت نہین رکہتی ہین
بلکہ بعضی صاحب صاف صاف اردو بہی نہین سمجہہ سکہتی ہین اس لحاظ سی مینی چاہا کہ یہہ رسالہ
زبان اردو مین تحریر کرون اور بجز الفاظ روزمرہ عامہ فہم کے کسو لغت اور محاورہ اجنبی کو
دخل ندون اور مطالب کو بکمال تہذیب و توضیح تقریر کرون اور دلایل نہایت ایجاز اور اختصار
سی لکہون اور جن ادلہ پر میرا ذہن ہدایت کری اس رسالہ مین اونہین کا پابند رہون علماء
متقدمین کی تقلید درباب ایراد ادلہ اپنی ذمہ واجب ولازم نہ سمجہون اور جوابجات مشہورہ اور
تقاریر متداولہ کہ کتب قدما مین مسطور ہین خوفاً للاطناب اونکی ذکر سی اجتناب رکہون اونہین
صرف باشارہ اجمالی ناظرین کو یاد دلاؤن یا اونکا حوالہ کتب قدما کی طرف کرون میری ہی قوة
فکریہ جو کچہہ استخراج کری اوسہی کو تابمقدور اس رسالہ مین ترتیب دون اور اگر کوئی بحث
مشہور یا دلیل ماثور اس رسالہ مین پائی جاوی گی تو وہ بہی بکمال تہذیب تحریر ہوگی تمام تقریر ہو
بعبارتہ بقید تسطیر نہ لائی جاویگی اور یہہ بہی واضح رہی کہ مینی اس رسالہ کی تحریر اسلیئی اقدام نہین
کیا ہی کہ لوگ مجہی باعلم تصور کرین اور صاحب تصانیف مین گنین بلکہ موجب اس تالیف کا حاصل
یہہ ہی کہ اصول اختلافی کی تنقیح ہوکر ایک بات قرار پاجاوی اور آیندہ کو نزاع رفع ہو اور تصانیف
روزمرہ سی علماء فریقین نجات پائین اور سیدہی راہ چلین جائین اور مینی یہہ التزام کیا ہی کہ اصول متفق
علیہا مسیحیون پر کلام کرون اور مدار تشخیص و تنقیح اونہین کو رکہون اور اصول مختصہ ایک فرقہ مسیحی
اور بہی مسایل غیر اختلافی کا ذکر کرنا فضول جانا اور مسئلہ مسلمہ کی اثبات کو طول جانا اور مینی اصول
موضوعہ مسلمہ فریقین کو توضیح و تنقیح بخلاصہ مضمون نقل کرنا مقرر کیا ہی اور جو اصول یا مسئلہ کچہہ بہی
محل اشتباہ ہی اوسی بتصریح بحوالہ قائل یا نام کتاب و صاحب کتاب بالفاظہ نقل کرنا ٹہرایا ہی اور جو عقائد
علماء مسیحی کی اونکی کتب متعارفہ مین ثبت اور ظاہر اور مشہور ہین اونکی سند دینی ضرور نجانی البتہ جس
عقیدہ یا مسئلہ مین کہ حال کی پادری صاحب متزلزل ہوئی ہین اور خلاف قدماء مسیحیہ اونکی تحریر فرمایا
اور اصل عقیدہ سی جاہل ہین یا تجاہل کرتی ہین اوسکی سند دینی واجب اور لازم جانی اور مجہی فقط حاصل
مطلب مین کلام ہی مواخذہ الفاظ و عبارہ بیحاصل اور نزاع لفظی اور رد و قدح امور خارجیہ مین لاطایل
جانتا ہون پس اگر کوئی صاحب علماء مسیحی مین سی اس شخص مین میری ساتہہ متفق الرای ہون فنعم الوفاق
اور اگر کوئی صاحب خلاف کرین تو اس رسالہ کا جواب تحریر فرماکی میری غلطیون پر بابطال ادلہ مجہی اطلاع بخشین

میں کمال ممنون احسان ہونگا کیونکہ مجھی تحقیق منظور ہے امر حق مد نظر ہی نصرانیت او تعصب سی غرض بصیرت سی یقین جو
صاحب مجیب ہوں اونہیں تحریر جواب میں چند امور مرعی رہیں اول یہہ کہ تمام عبارت رسالہ کی نقل کر کے
ہر مضمون کا جواب دیویں خواہ تسلیم و تصحیح خواہ بجرح و قدح کہ کوئی امر بے جواب [illegible] دوسری یہہ کہ اوسکی
کوئی یا مسلم کہیں یا [illegible] مناظرہ اونہیں رد کریں [illegible]
یہہ کہ کوئی بات اپنی دلیل پیش نکریں اور جو کچھ میری تصنیف کے خلاف [illegible] مدلل بدلیل کریں
حسب عادۃ مستمرہ کی اولٹ پہیر کی اعادہ دعوی کافی [illegible] جواب
کی امور مذکورہ کا پابند ہونگا اور جو خلاف ان شروط کی بطور [illegible]
جواب تحریر فرماویں گی تو میں اوسکا جواب نلکہونگا ہاں اگر مجیب اتفاق کوئی [illegible]
مذکور ہو لیس یادری [illegible] مثلا اگر مجیب [illegible]
یہہ بات مثلا فرقہ [illegible] اسکا جواب لازم [illegible] مسایل [illegible]
فرقہ والی کا یہہ جواب مقبول ہوگا اور جو مجیب کو کسو حوالہ یا نقل [illegible]
تصحیح کا کریں میں جواب میں بحوالہ کتاب صاحب کتاب تصحیح کرونگا قبل از [illegible]
زاید سمجہیں [illegible] علی نبینا و علیہ [illegible]
کلام کرنا مقرر کیا [illegible]
سند متصل پہونچتی ہے یا نہیں [illegible] دوسری یہہ کہ سب کتب [illegible]
ہیں یا نہیں تیسری [illegible] اور واقع ہی یا نہیں [illegible]
علی نبینا [illegible] ہی یا محال پانچویں یہہ کہ [illegible]
وعلیہ السلام پر حقیقۃ [illegible] ہی یا باطل چھٹی یہہ کہ تثلیث کو عقل جایز رکہتی ہی [illegible]
اور کتب مقدسہ [illegible] نکلتی ہی یا نہیں ساتویں یہہ کہ انبیا کو عصمت ضروری ہی یا نہیں اور حضرت
مسیح کی سب [illegible] انبیا علیہم السلام عاصی متصور ہو سکتی ہیں یا نہیں آٹھویں [illegible]
حق ہی یا باطل [illegible] تصدیق نبوۃ کو معجزہ کافی ہی یا نہیں بلکہ صرف موافقت انجیل نبوۃ کی
دلیل کافی ہی [illegible] یہہ کہ خلق معجزہ باختیار نبی ہی یا نہیں اور یہہ امر کہ مسیح نے اپنی معجزہ من جہت
الالوہیت بید الہی کیا نہ من حیث النبوۃ صحیح ہے یا غلط ہی گیارہویں یہہ کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سی معجزات صادر ہوئی ہیں اور اونکی نبوت بوجہ کامل بپایہ ثبوت پہونچی یا اوسمیں
تامل کو دخل باقی ہی بارہویں یہہ کہ قرآن مجید کلام الٰہی ثابت ہوتا ہی یا یہہ کہ اوسمیں شک وشبہ کو

داخل ہی اب شروع کرتا ہون مقالات مین **پہلا مقالہ** اس بیان مین کہ کتب عہد عتیق وعہد
جدید کی جس جسکی نام سی معنون ہین اوس تک اونکی سند متصل پہونچتی ہی یا نہین علماء مسیحی ادعا
کرتی ہین کہ جملہ انتالیس ۳۹ کتابین عہد عتیق کی یعنی سفر پیدایش سی تا کتاب نبوۃ ملاخیا اور تمامی
ستائیس ۲۷ کتب عہد جدید یعنی انجیل متی سی تا مکاشفات یوحنا جس جس کی طرف منسوب ہین باسناد
صحیح ہین مگر اس امر کو تسلیم کرتی ہین کہ وہ تمامہ کو منسوب الیہ کی تالیف نہون مگر صحت نسبت مین شک
نہین مثلاً اسفار توریہ کہ نہ سب کلام الٰہی نہ کلام رسول بلکہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام
کا کلام بھی اوسمین درج ہی اور سوا حضرت موسی ع کی اور کسو نبی کی بھی بعض بعض جملہ اوسمین الحاق کیی ہین
کوئی گمان کرتا ہی کہ وہ عزرا نبی ع نی ملائی ہین کوئی کچھ اور خیال کرتا ہی اسیطرح کتاب یوشع علی نبینا
علیہ السلام مین بھی کہتی ہین بلکہ بعضی کہتی ہین کہ بعض ابواب الحاقی ہین جیسی بعض ابواب کتاب صموئیل
علی نبینا وعلیہ السلام کی اور بعض زبور اور بعض کلام کتاب سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کا اور اگرچہ کتاب
القضاۃ اور اخبار الایام اور کتاب راعوث کو کسو کی طرف منسوب نہین کرتی مگر مجموعہ کتب سماوی مین
داخل رکھتی ہین اور جن جن ابواب کو بالیقین الحاقی جانتی ہین اونہین بھی کتب مقدسہ سی خارج نہین کرتی ہین
اہل اسلام کو صحت اسناد [illegible] انکار ہی سند متصل کا مطالبہ کرتی ہین باوصف مطالبہ کی علماء مسیحی زبانی
دعوی کوئی [illegible] ہین مگر آجتک کوئی سند ضعیف بھی نہین پیش کی [illegible] اہل اسلام نہین قبول کرتی
اور کہتی ہین کہ کتاب پر کسو کا نام لکھنی سی اوسکی صحت نسبت نہین ہوتی [illegible] کتاب الیقین کی
[illegible] عالم کا نام [illegible] کتب احادیث [illegible]
[illegible] اہل اسلام پاس موجود [illegible] مسیحی کو [illegible] آیت کی سند
[illegible] کتاب [illegible] غور فرماوین [illegible] قرآن شریف کی اسناد جمیع آیات والفاظ
حروف واعراب کس قدر [illegible] موجود ہین [illegible] لاکھون حافظ قرآن شریف کی موجود ہین اور
ہر ایک کو اپنی اساتذہ کی [illegible] نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سلسلہ پہونچتا ہی علماء مسیحی
[illegible] سند دکھائین اور اگر علماء مسیحی صرف لکھا ہونی سی بحسب خوش اعتقادی کی یقین فرماتی
ہین کہ منسوب الیہم کی تالیف ہین [illegible] نام سی جو بہت کتابین مشہور ہین اونہین کسو واسطہ منسوب
الیہ کی تالیف نہین اعتقاد کرتی شاید تصدیق کتب عہد عتیق مین یہہ سبب ہو کہ یہود کی دیانت پر اونکو حسن
وثوق اور اعتماد ہی اوسقدر مسیحیونکی دیانت کا اعتبار نہین اسلئی یہودیون کی کتاب جسکی نام سی مشہور کی
اور جسکا نام عنوان کتاب پر لکھا وہی حق اور لائق تصدیق ہی سمجھی اب **تشخیص** اس امر کی [illegible] علما

مسیحی کو اثبات صحت اسناد ممکن ہے یا نہین میری نزدیک ممکن نہین اسواسطی کہ علماء مسیحی اس باب مین
کمال مضطرب ہین کبہی کہتی ہین کہ کتب عہد عتیق کی اسناد پیش کرنی علماء یہود کا ذمہ ہی ہمکو اونکی صحت
اور صحت نسبت کی وجہ ثبوت دینی لازم نہین اور یہہ نہین سمجہتی کہ اس قول سی بڑی دقت واقع ہوگی مین پوچہونگا
کہ تمہین یقین ہی کہ یہہ سب کتب انبیاء منسوب علیہم کیطرف صحیح نسبت رکہتی ہین یا نہین اگر یقین ہی تو سند
دو نہین تو مجموعہ کتب مقدسہ سی خارج کرو اور انہین کلام الہی نمانو اور ہرگز بیبل مین داخل نرکہو اگر یہہ جواب
دوگی کہ یہہ یقین ہمنی اپنی اجتہاد و استدلال سی حاصل نہین کیا بلکہ تقلید الیہود حاصل ہوا تو اسکی جواب مین
کہا جاویگا کہ تمپر لازم ہی کہ حسب مزعومات یہود کی انکی معانی بہی تقلیدًا الیہود اعتقاد کرو اور معاذ اللہ تکذیب
مسیح علی نبینا و علیہ السلام کی کرو اور کبہی یہہ کہتی ہین کہ مسیح نی ان کتب کی تصدیق کی ہی بات صحت اور
صحت نسبت کو کافی ہی اب ہمین کچہہ ضرورت اسناد متصلہ کی باقی نرہی کہتا ہون اگرچہ یہہ قول محض کے
بی اصل ہی جیسا کہ مسالہ آئندہ مین مفصل اسکا ذکر آویگا مگر قطع نظر اس سی جبتک علماء مسیحی کتب عہد جدید
سند متصل پیش نکرین اور انکی صحت اور صحت اسناد نہ ثابت کرین ایسی بات سیاحثہ مین ذکر کرنی بیہودہ ہی اور
کبہی یہہ کہتی ہین کہ ادہائی سو برس قبل از ہجرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نسخہ قدیکس
واطیکانوس لکہا گیا اور شہر روم واقع ولایت اطالیہ مین موجود ہی اور دو سو سال پہلی ہجرت سی ایک
اور نسخہ لکہا گیا وہ کتب خانہ موسوم بنام برطینہ واقع شہر لندن مین موجود ہی اوسی قدیکس الکسندرینوس
کہتی ہین اور ایک اور نسخہ مرقومہ دو سو سال قبل از ہجرت کا کتب خانہ شہر پاریس مین موجود ہی اوسکا نام
قدیکس افریمی ہی ایسی پرانی نسخون مین جو جو کتاب جس جسکی نام سی لکہی ہی اوسی کی یقین کرنی چاہئی پس موجودگی
پرانی نسخونکی دلیل صحت کتب اور صحت نسبت کی ٹہراتی ہین یہہ تقریر بہی بی اصل اور بی محل ہی کئی وجہ سے
اول یہہ کہ ان پرانی نسخونکی سند عنایت ہو کہ انمین جو جو کتاب جس جس نبی کی طرف منسوب ہی اوسکی نسبت
صحیح ہی اور روز تحریر سی تا عہد موسی علی نبینا و علیہ السلام سند متصل عنایت کرین جب ان نسخونکی صحت کا ذکر
کرین علماء مسیحی ایسی تقریر سی مطالبہ سند سی محفوظ نہین رہ سکتی ہین دوسری یہہ کہ اگر پرانا ہونا کتاب کا دلیل
صحت اور صحت نسبت ہو تو ہر ایک جعلی کتاب کا جب نسخہ پرانا ہو صحیح تصور کیا جائی مثلاً انجیل دوم یوحنا
اور انجیل دوم مرقس معنون بانجیل مصریان اور انجیل دوم متی معنون بانجیل طفولیت وغیرہ جو اوسوقت کی
لکہی ہوئی کسو کتب خانہ مین موجود ہون علماء مسیحی کی نزدیک صحیح ہوجاوین بلکہ اگر کسو نی حضرت عیسی علی نبینا و
علیہ السلام کی نام سی کوئی کتاب ملحدانہ لکہہ کر ڈال رکہی ہو تو وہ بہی فی زماننا مسیحیونکی نزدیک صحیح ہوسکتی کہ یہہ سب
ہجرت سے پہلی کی لکہی ہونگی لیکن مجہی بہت تعجب ہے کہ علماء مسیحی کسطرح ان نسخون کا ذکر کرتی ہین یہہ ذکر بالکل

۵۷ [illegible]

اونکی کتب کو باطل کرتا ہی کیا نہین جانتی ہین کہ ان پرانی نسخون مین منجملہ کتب عہد عتیق و عہد جدید کی کتنی کتابین
ہین اور کتنی باب ہین اور کیا کیا اوسمین خرابیان واقع ہین جو یہہ محل اوس ذکر کا نہین اسلئی نہین بیان
کرتا اگر فی الحقیقت بعض علماء مسیحی اوسسی ناواقف ہین اور مجہسی خواہش کرینگی تو جواب الجواب مین تفصیل اوسکی
لکہدونگا تیسرے یہہ کہ یہہ قول اصل سی باطل ہی خود علماء مسیحی قدامت ان نسخونکی مسلم نہین رکہتی مونٹ فاکن صاحب
نسبت ہر ایک نسخہ کی یہہ فرماتی ہین کہ کوئی نسخہ قبل از صدی ششم مسیحی تحریر نہین ہوا اور قدکس افریمی کو نسبت
مارشن صاحب محررہ ہفتم صدی مسیحی کا قرار دیتی ہین اور قدکس الاسکندرینوس کی اودیٹمین صاحب بہت مذمت
کرتی ہین اور میکالس صاحب فرماتی ہین کہ آٹہوین صدی مسیحی سی پہلی کا لکہا ہوا نہین ہے چوتہی یہہ کہ حسب تصریح
بشپ مارشن صاحب وغیرہ علماء مسیحی کی اون تینون نسخون مین ایسا اختلاف ہی کہ کسو جا [illegible] کوئی عبارت
باہم متفق نہین اگر قدامت پر صحت منحصر ہی تو عبارات مختلفہ اور معانی متباینہ کو من جانب اللہ اعتقاد
کیجی اور نیز اختلال جو اس مولف مان لیجی اعاذنا اللہ عنہ پانچوین یہہ کہ ہمنی قطع نظر کی [illegible] امر سی تو صحیح
زبان سی کہنی سی خصم کو اعتبار نہین آتا ہی علماء مسیحی نسخ مروجہ جانلین جو جو کتابین جس جس کی طرف منسوب ہین اگر
اونکی نسبت اون نسخونمین ہی دکہادیتی او روایات کی صحت کرادیتی یا اپنی علماء معتمد کی اقوال سی جتادیتی تو بہی
اسقدر بدنما نہوتا ذرا مقابلہ تو کیجی علماء مسیحی کی کتب عہد عتیق کتب مستعملہ یہود سی کس قدر فرق رکہتی ہین
پہر ہم کسطرح کہہ سکہین کہ علماء مسیحی کی کتب عہد عتیق آیا نہ صحیح ہین اور یہود کی غلط بلکہ [illegible] بالعکس معلوم
ہوتا ہی پس صحت نسبت او صحت آیات ثابت نہین ہوتی اور میری رای ہین کسو وجہ سی علماء اسلام کی قولمین
لغزش نہین اور علماء مسیحی کی اقوال اس بابمین از سر تا پا ہی ۱۲۱ ہین تاریخ ٹیلر صاحب کی پینتالیسوین باب کے
تیسرے اور چوتہی فصل اور تاریخ ولیم میور صاحب کے تینتسوین دفعہ سی صاف واضح ہی کہ اسلاف مسیحی [illegible]
ترقی دین عیسوی کی بہت جعل سازی کرتی تہی اور جہوٹی کتابین بنالیتی تہی اور نبی اور حواری کی طرف منسوب
کرتی تہی اور مسیحی مختار تہی کہ اپنی اپنی ملک کی رسمونکی موافق اپنی لئی قواعد عبادت مقرر کرین اور دوسری
قرن مین عہد جدید کی کتابین کلیسا کی آبائی ایک جلدمین مدون کین اور اونہین اصول دین مانا اب
باوصف اس جعلسازی مسیحیونکی کتب عہد جدید کی صحت اسناد اور صحت فی نفسہ کب ممکن ہے اور کتب عہد عتیق
۲۸۴
دوسو چوراسی برس قبل مسیح کی زبان عبرانی سی یونانی مین مترجم ہوئین اب علماء مسیحی یہہ فرمادین کہ یہود
کی بددیانتی جو کچہہ ہی وہ ظاہر ہی اور مسیحیونکی یہہ جعلسازی اور یہہ اختیار تہا تو دونو قرنومین مسیحیون نی
کیا کچہہ نکیا اور اسیطرح یہود کو ایسی حرکات سی کون مانع تہا اور جس زمانہ تک کہ قدکس واطیکانوس لکہا
کیا اوس وقت تک بہت سی کتابین آپ بناکر کیون ملا ہونگی

دوسرا مقالہ

اس بیان مین کہ کتب عہد عتیق و عہد جدید الہامی اور غیر محرف ہین یا نہین اس مقالہ مین ایک مقدمہ اور
دو بحث اور ایک خاتمہ ہی **مقدمہ** کتب عہد عتیق و عہد جدید کی الہامی ہونیکی بیان مین علماء مسیحی ادعا
کرتی ہین کہ تمام کتابین عہد عتیق و عہد جدید مروجہ حال الہامی ہین اور کلام الہی ہین اور مراد کلام الہی سے
یہہ ہی کہ بوحی یعنی بالہام باستعانت روح القدس وہ کلام وجود مین آیا ہو یعنی بعد لینی روح القدس
کی متکلم نی وہ کلام فرمایا ہو اور ضرور ہی کہ کتاب الہامی موافق ہو شریعت اور انصاف دلی سی جیسی اللہ نے
آدمی کی دل مین نقش کیا ہی اور بعضی یہہ دعوی کرتی ہین کہ جمیع امور کیا مشاہدات اور مبصرات کیا دینیات
سب الہام سی لکہی گئی ہین اور بعضی یہہ کہتی ہین کہ کتاب الہامی مین یہہ ضرور نہین ہے کہ تمامہ بالہام لکہی
گئی ہو بلکہ جو باتین متعلق بحواس ہین اونمین الہام ضرور نہین مثلاً جو امر کہ سماعت یا بصر سے
حاصل ہوتا ہی اوسمین الہام کی حاجت نہین اور اسی سبب سی اونمین احتمال خطا کا ہی جیسا بعض
مفسرین انجیل نسبت نسب نامہ مندرجہ انجیل متی کی خیال فرماتی ہین اہل اسلام یہہ دعوی کرتی ہین کہ اسقدر
بلا شک ہمارا ایمان ہی کہ اللہ تعالی نی حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کو توریت عطا فرمائی اور
حضرت داود علی نبینا و علیہ السلام کو زبور دی اور بعض اور انبیا کو بھی کچھہ صحیفہ ملی اور حضرت عیسی
علی نبینا و علیہ السلام کو انجیل مرحمت فرمائی لیکن وہ کتب اور صحف سماوی جس حیثیت سی کہ انبیاء
کو براہ وحی یا مکتوبہ مرحمت ہوی تہی بباعث انقلاب ملوک اور تغلب بادشاہون ظلم شعار کی تلف
ہوی اور سب اب مفقود ہین بعضی ازمنہ مین سنی سنائی کچھہ باتین انبیا کی جمع ہوین کہ اونمین کوئی
جملہ اللہ کا کلام اور کوئی مضمون نبی کی حدیث کا اور کوئی صحابی کا قول اور کوئی ایجاد کاتب
تہا پہر وہ بہی بجنسہ باقی نہین رہا مترجمون نی السنہ مختلفہ مین جو اونکا ترجمہ کیا تو اپنی ناواقفی سے
کسو نی کچھہ مطلب سمجھہ کر کچھہ لکہدیا کسو نی اوسکی برخلاف سمجھہ کر کچھہ اور ہی تحریر فرمایا کسو نی کم توجہی سے
خلاف مضمون کتاب جو کچھہ قلم سی نکلا لکہدیا کہ ایک زبان کا ترجمہ دوسرے زبان کی ترجمہ سی موافق
نہین بعدہ اون تراجم مین تغیرات اور اصلاحین ہوئین کہ وہ کتاب اب کچھہ اور ہی چیز ہوگئی
اور مجموعہ بیبل جو اب مسیحیونمین رایج ہی اوسکا یہہ حال ہی لیکن اہل اسلام یہہ دعوی نہین کرتے
کہ اس بیبل مروجہ حال مین کوئی بات کلام الہی نہین بلکہ بعض بعض مضامین اگر تراجم کلام الہی
کی ہون یا موافق کلام الہی کی جائین تو یہہ عقل جائز رکہتی ہی لیکن تعیین نہین کہہ سکتی کہ کسقدر اور
کون کونسا کلام الہی ہی اب علماء مسیحیون کی ذمہ امور مفصلہ ذیل کا ثبوت واجب ہے ایک
یہہ کتب عہد عتیق و عہد جدید مروجہ حال بالہام لکہی گئی ہین اور مولف صاحب الہام ہین کہ اونہون

نی روح القدس لیکر یہہ کلام فرمایا اور لکہا دوسری یہہ کہ روح القدس لیتی ہوی اونہین نی دیکہا تہا
اور اسباب مین علما مسیحی جس قدر شقوق اور احتمال نسبت قران شریف اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیدا کرتی ہین وہ سب نسبت ان کتب اور مولفین کتب کی قرار دیکر ہر ایک کا جواب لکہین
اور وجہ ثبوت دین اور جس احتمال کا جواب شافی اور وجہ ثبوت کامل وکافی نہ دی سکین یا جس
احتمال کو یہان بکاری کرین اوسکا تذکرہ اہل اسلام کی روبرو بہی کبہو نلادین تیسری یہہ کہ
کتب مروجہ حال اوس کلام الہامی کی مطابق ہین اور اوسکی ترجمہ درست ہین آب مجہی ضروری
کہ اقوال علماء مسیحی کی تشخیص کرون کہ یہہ اقوال فی نفسہ صحیح متصور ہوسکتی ہین یا نہین میری
تشخیص مین کوئی بات اقوال مذکورہ کی درست نہین اسواسطہ کہ علماء مسیحی کلام الہی کو حصر کرتی ہین
کلام الہامی مین بلکہ کلام الہامی اور کلام الہی کو متحد مانتی ہین اسواسطہ کہ تمام بیبل کو کلام ربانی
کہتی ہین اور الہامی جانتی ہین اور الہام کی تعمیم کرتی ہین کہ نبی کا الہام ہو یا حواری یا تابعی کا
یا ان تینون قسمون سی سوا کا یعنی جو شخص کہ پہلی منکر ہو نبی کا اور معاند ہو اوسکی جان اور امتکا
اور بعد انتقال اوس نبی کی دعوی کری کہ مجہی الہام ہوتا ہی اور مین اوس نبی کی تصدیق کرتا ہون
اگرچہ علماء مسیحی ایسی شخص کو بہی زمرہ حواری داخل کرتی ہین لیکن یہہ امر باطل ہی نہین تو لوقا اور
مرقس نے کیا گناہ کیا کہ وہ حواری نہین گنی جاتی کہ صاحب الہام اور مومن بہ مسیح علی نبینا وعلیہ السلام
پہلی سی تہی پس ہر عاقل پر واضح ہی کہ اہل دانش ایسی الہام کو کلام الہی نہین کہہ سکتی ہین کہ ہر کوئی دعوے
الہام کا بدین نہج کر سکتا ہی اور ہر یہودی مسیحیونکی نزدیک صاحب الہام بدین حیلہ ٹہر سکتا ہی
بالجملہ کلام الہی وہ ہی کہ جسکو نبی نی فرمایا ہو کہ یہہ اللہ نی فرمایا یا اوسنی بتایا ہو کہ یہہ کلام الہی ہی
اور خاص نبی کا وہ فرمانا اور نبی کی وحی کہ علماء مسیحی اپنی اصطلاح مین کبہی اوسی بالالہام تعبیر کرتی ہین وہ
حجت ہی اور غیر نبی کا الہام حجت نہین بلکہ اوسکا معارضہ بالالہام ہوسکتا ہی اور الہام ایسا امر نہین کہ
اوسکی ثبوت کو کوئی دلیل خارجی قایم ہوسکی اسواسطہ کہ الہام امر وجدانی ہی اور باطنی امور پر دلیل
کا قایم ہونا دشوار اور سوا نبی کی کسو کا قول واجب التسلیم نہین بلکہ ایسی صورت مین علماء مسیحی کو
ایک اور بڑی دقت پڑتی ہی کہ یہہ انبیا علی نبینا وعلیہم السلام پر کذب جایز رکہتی ہین اور عصمت سی
منکر ہین جیسا کہ کتب عہد عتیق جابجا اس امر پر مشعر ہین کہ نبی اور کاہن سب کاذب ہوئی پس باوصف
تیقن کذب کی خود انبیا کا قول درباب الہام لایق تصدیق نہین تو غیر نبی کا کلام درباب الہام کس
طرح تصدیق کر سکتی ہین اہل اسلام کو دیکہو کہ ہزارہا اولیا کو صاحب الہام مانتی ہین اور اونہین اسحا

جانتی ہین مگر اونکی الہام کو حجت نہین سمجہتی اور کالوحی نہین گنتی ہین اور یہہ تقریر کہ کلام الہی وہی کہ
باستعانت روح القدس لکہا جاوی ہرگز صحیح نہین اسواسطے کہ علامت استعانت یعنی روح القدس
لینی کی بحز طرح طرح کی بولیان بولنی کی کتب مسیحیون سی اور نہین پای جاتی ہی اس تقدیر پر لازم آتا ہی کہ
ایک جہان دیدہ سیاح کہ ماہر السنہ مختلفہ ہو اگر مدعی الہام ہو کر کوئی کتاب تالیف کری تو مسیحی اوسکا
انکار نکر سکہینگے تعدد روح القدس کے جو شکل مرئیہ مسیحیون نی اپنی متخیلہ مین اعتقاد کی ہی آدسے
کوئی عاقل نہین تسلیم کر سکتا ہی یعنی کبوتر کی صورۃ ہان یہہ توجیہ کیجاوی کہ جب روح القدس نے
اب اور ابن دونوسی تولید پای تو ابن سی بجہت احتیاج ایک نوع کی کمی رہی پس جسم و شکل مین ابن
مجسم اور مرئی ہوا اوس سی کم مین روح القدس مجسم اور متشکل ہو جو لوگ کہ ابن اللہ کا تجسم و تشکل بشکل
انسانی تسلیم کرینگی وہی روح القدس کا تجسم اور تشکل بشکل کبوتر مسلم رکہینگی اور یہہ جو فرماتی
ہین کہ کتاب الہامی شریعت اور انصاف دلی کی موافق ہو بلا شبہ باطل ہی اسواسطے کہ انصاف و شریعت
دلی ہر قوم و ملت بلکہ ہر نفس کے باہم مخالف ہی باختلاف رسوم و عادات اور قوۃ اور ضعف قلب کے
پس موافقت کتاب کی شریعت دلی محال ہوئی غور فرمائی کہ مشرکین ہنود کا انصاف و شریعت دلی
مقتضی ہی کہ گائی نکہائین اور کوئی جی نمارین اور مسیحیونکا انصاف اور شریعت دلی مقتضی کہ بہیڑ بکری
چوہا بلی گہونس سور کتا گیدڑ کوا چیل گدہ اور فیل سب نوش جان فرماوین گو بعض جانور بمقتضا
حکمت نکہاوین کہ سب جانور انکی شریعت مین مثل ہری ترکاریون کی متصور ہوتی ہین اور بعضی جو یہہ
فرماتی ہین کہ الہام والا مشاہدات و محسوسات اور اولیات کو بہی بالہام لکہی یہہ بہی باطل ہی اسلئی
کہ الہام تو ٹہرا اوسکی جان کو آفت ٹہری کہ عقل و ہوش و حواس ہی کہوبیٹہی کہ دیکہنی اور سننی سی گئی
اور اور وجدانی باتو مین بہی الہام کی محتاج رہی اور یہہ جو فرماتی ہین کہ کتاب الہامی مین ضرور نہین
کہ تمامہ بالہام لکہی گئی ہو اس قول سی وہ اپنی پانو پر آپ تیشہ لگاتی ہین اور اپنی کتب مقدسہ
کو آپ نامعتمد ٹہراتی ہین اسلئی کہ بعض اجزا کی الہامی ہونی سی ساری کتاب الہامی نہین کہلا سکتی
ہی ورنہ لازم آوی کہ جو کوئی دس بیس باتین الہامی کتاب کی اپنی خرافات مین ملاوی وہ سب
الہامی کہلاوی اور اگر یہہ فرماو کہ جسمین اکثر الہامی ہو وہ الہامی کہلاویگی یعنی اعتبار اکثر کو ہی
تو بہی احتمال سابق جاری ہی یعنی ایک شخص اکثر باتین کتب الہامی سی لکہکر بعضی خرافات ملحدانہ
ملاوی تو بہی الہامی کہلاوی اور علماء مسیحی ذرا یہہ ارشاد فرماوین کہ کتب عہد عتیق اور اناجیل
اربعہ وغیرہ کتب عہد جدید مین کس قدر باتین ہین جو سننی اور دیکہنی سے نہین حاصل ہو سکتی

ہین اور جن امور کو کہ علماء مسیحی امورِ قلبی متعلق بالہام قرار دیتے ہین اگرچہ وہ بہت کم ہین لیکن وہ کیا
بواسطہ سمع کی حاصل نہین ہو سکتی ہین اور ظاہر ہی کہ نبی ہی سُن کر کوئی لکھہ سکتا ہی اب
غیر نبی کو الہام کی ضرورۃ باقی نرہی اور اگر علماء مسیحی یہہ فرماوین کہ جو کچھہ صاحب الہام کہی یعنی
جسکو کبھو الہام کا مرتبہ حاصل ہوا ہو وہ جو کچھہ فرماوی الہامی ہی تو نسب نامہ مندرجہ انجیل متی
کو بعض علماء مسیحی ناحق غیر الہامی اور غلط فرماتی ہین بلکہ جو مفسرین انجیل اس نسب نامہ مین
تاویل نہین کرتی اور غیر الہامی غلط بتاتی ہین کمال بی ادبی کرتی ہین اور نیز اس صورت مین
تخصیص کی کیا ضرورۃ ہی بلکہ ان صاحبون کی نزدیک سمعی اور حسی جو کچھہ صاحب الہام نے
فرمایا وہ سب الہامی ہی مگر کتاب کو الہامی کہنا اور اوسمین احتمال خطا کا جایز رکھنا مستلزم
ہی ارتفاع امان کو کتاب الہامی سی اسواسطہ کہ احتمال غلطی اور خطا کا ہر مضمون اور مطلب مین
جاری ہو سکتا ہی اور یہہ مستلزم ہی اسی کہ کتاب واجب العمل نرہی اگر علماء مسیحی ذرا غور فرماوین
تو اپنی ان جمیع اقوال سی دست بردار ہو کر اہل اسلام کی تقریر کو پسند کرینگے

مبحث اول

تحریف کتب عہد عتیق کی بیان مین اول جاننا چاہیی کہ علماء مسیحی توریت اوس کلام کو
کہتی ہین جو خدا سی یہود کو ملا اور کہتی ہین کہ یہہ لفظ عبرانی ہی مراد اس سی تعلیم ہی اور
اسکی تین حصہ ہین ایک حصہ مین صرف پانچ کتابین موسی علی نبینا وعلیہ السلام کی ہین اسکو
توریت کہتی ہین دوسری حصہ مین اور پیغمبرونکی کتابین ہین تیسری حصہ مین زبور ہین اور اس
مجموعہ کو عہد عتیق کہتے ہین اور کبھی مجموعہ کو توریت بھی کہتی ہین بطور تسمیۃ الکل باسم الجزء اہل اسلام
اسمین تحریف ثابت کرتی ہین اور علماء مسیحی صون اور حفظ کا دعوی کرتی ہین اور تحریف سی انکار
کرکی ادعا کرتی ہین کہ اسمین وقوع تحریف محال ہی اہل اسلام کی نزدیک تحریف عبارت ہی
تغیر سی خواہ بزیادہ یا نقصان خواہ بہ تبدیل بعض الفاظ ببعض ہو اور یہہ تغیر عام ہی اس سے
کہ براہ نفسانیت یا منفعت دنیوی یا توہمات اور وساوس شیطانی یا براہ غلط فہمی و ناواقفی
واقع ہوئی ہو یا بطور اصلاح کی عمل مین آئی ہو اب تشخیص اس امر کی ضرور ہی کہ آیا کتب عہد
عتیق مین تحریف بایں معنی واقع ہی یا نہین واقع بعد دیکھنی تقاریر جانبین کی یقین کلی حاصل
ہوتا ہی کہ تحریف بدرجہ نہایت کتب عہد عتیق مین واقع ہی اہل اسلام اس مطلب کو ہزارہا
ادلہ قطعیہ سی ثابت کرتی ہین کہ تفصیل اونکی کتب قدماء اہل اسلام مین موجود ہی اور علماء حال
سی صاحب کتاب استفسار نی بتفصیل تمام ادلہ تحریف لکھی ہین بخوف تطویل یہان اونکا ذکر کرنا

ثنا سب سمجھا جو چاہی اس بحث کو اوس کتاب مین دیکھی خصوصاً پانچوین استفسار سی گیارہوین تک
علماء مسیحی اہل اسلام کی کسو دلیل تحریف کو نہین اوٹہا سکتی اون دلایل کو صحیح مان کر
اور اونہین نام جان کر یہہ عذر اخیر پیش کرتی ہین کہ مسیح علی نبینا و علیہ السلام نی کتب عہد
عتیق کو تصدیق کیا اہل اسلام کی ادلہ سی کلام مسیح علی نبینا و علیہ السلام زیادہ تر معتمد ہی اونہی
چھوڑ کر جب ادلہ اہل اسلام کی عمل اور اعتقاد نہین کر سکتی اور یہہ بھی کہتی ہین کہ مسیح نی یہود
کی جمیع افعال قبیحہ پر ملامت کی ہی اور تحریف بڑا فعل قبیح ہی اگر واقع ہوتی تو اسپر بھی ملامت کرتی
جب ملامت نہین تو تحریف بھی نہین اور یہہ بھی کہتی ہین کہ جو یہود تحریف کرتی تو ضرور تہا کہ
مسیح کی اشارون کی مقام نکالتی اور بشارات کو خارج کرتی حالانکہ جو آیات کہ صاف اور
صریح گواہی دیتی ہین کہ مسیح موعود عیسی علی نبینا و علیہ السلام ہی وہ کتب عہد عتیق مین موجود ہین
باوصف اس عناد کی اونکا نہ نکالنا عدم وقوع تحریف کی دلیل ہی دیکھو کتاب شعیا کی ساتوین
فصل کی چودہوین آیۃ اور اوسی کتاب کی ترپن فصل اور کتاب دانیال کی نوین فصل سے
چودہوین آیۃ سی ستائیسوین آیۃ تک اور کتاب میخا کی پانچوین فصل کی اول و دوم آیۃ اور
کتاب زکریا کی بارہوین فصل کی دسوین آیۃ اور بائیسوین زبور داود سی سترہوین و اٹھارہوین
آیۃ سوا اسکی اور مقامات کتب مقدسہ کی بحق عیسی صاف بشارت ہین میری نزدیک یہہ عذر
بدتر از گناہ ہی میری رای مین نہایت سہل تہا کہ علماء مسیحی تحریف کو قبول کرتی اور الزامات اہل اسلام
کو نہ قبول کرتی دیکھو حضرت لوط علی نبینا و علیہ السلام کا شراب پینا اور اپنی دونون بیٹیون سی زنا
کرنا اور حاملہ بنانا جیسا کہ کتاب پیدایش کی نوین باب مین اکتیسوین آیۃ سی چہتیسوین آیت
تک یہہ ذکر لکہا ہی اسی تسلیم کرتی ہین اگر علماء مسیحی اس فعل شنیع کو باعث شرب شراب
کی پیغمبر پر جائز رکہتی ہین تو غیر نبی کہ مدام پیتی ہین اونکی حق مین علماء مسیحی اس سی بھی کچہہ بڑہ کر
جائز رکہین مین اسباب مین کچہہ تصریح نہین کر سکتا وہ خود ہی اپنی زبان مبارک سے
کچہہ تشریح کرین کہ لوگونکا اطمینان ہو اور جو یہہ خوش اعتقادی مخصوص بانبیاء ہی تو خیر
نکہین ہم صبر کرین گی اسیطرح گوسالہ سازی اور پرستش حضرت ہارون پیغمبر کی علی نبینا و
علیہ السلام کہ نبوۃ اونکی کتاب شمار کی بارہوین باب سی و نیز دیگر ابواب سی ثابت ہے
اور کتاب خروج کی بتیسوین باب سے اونکی گوسالہ پرستی اور گوسالہ سازی متحقق ہے اور اسی
طرح بت پرستی سلیمان پیغمبر کی علی نبینا و علیہ السلام معہ دیگر معائب کہ اونکی نبوۃ پر کتاب

اول سلاطین کا تیسرا اور چھٹا باب اور کتاب دوم اخبار الایام کا اول اور ساتوان باب گواہ
ہی اور کتاب اول سلاطین کا گیارہوان باب اونکی بت پرستی و دیگر معایب پر شاہد ہی اسی
طرح زناکرنا داود علی نبینا وعلیہ السلام کا اوریا کی جورو سی معہ دیگر شنایع جیساکہ کتاب دوم
صموئیل کی گیارہوین باب مین مصرح ہی اور زناکرنا یہودا کا تامار اپنی بہو سی جیساکہ کتاب پیدایش
کی اٹھتیسوین۲۸ باب سی واضح ہی اور حسب تصریح نسب نامہ مندرجہ باب اول انجیل متی کی نسب
حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کی بتوسط حضرت سلیمان حضرت داود تک اور بتوسط
فارص بن تامار یہودا تک منتہی ہوتی ہی پس درباب علو نسب حضرت عیسی کی علماء مسیحی خود ہی
فرماوین کہ زناکارون اور زانیون اور عیب دارونکی طرف منتہی ہوگی یا نہین اور ایسی نسب والا پیغمبر
ہونا چاہیی اور بزعم اہل کتاب کتب عہد عتیق مین ایسی ہی نسب کا مشعر بالنبوۃ ہی یا نبی کو ایسے
چیزون سی پاک ہونا ضرور ہی مین ایسی باتون مین دم نہین مار سکتا ہون کہ زیادہ تفصیل کرون
علماء مسیحی براہ مہربانی وہی یا کی خود ہی ارشاد کرین اور اسیطرح نسبتہ کذب انبیاء کی طرف
جیساکہ کتاب ارمیا کی پانچوین اور چھٹی اور تیئسوین باب سی ظاہر ہی بہلا یہہ شنایع قبول
کرنی بہتر یا تحریف ماننی اچھی یہہ غور فرماوی کہ کتب عہد عتیق نی کوئی عیب انبیا کی واسطہ باقی
نرکھا مگر اپنی تئین انبیا کی طرف منسوب ہوکر بی عیب رکھا شاید کتب مقدسہ انہین اسی سبب سے
کہتی ہو کہ انبیا کی تقدیس خوب ظاہر کرتی ہین دیکھو انبیاؤن پر یہہ سب گناہ کبیرہ اور شنایع کثیرہ
مذکورہ جایز رکھنی اور فایدہ بعثت اور تبلیغ کا بالکل نیست و نابود کرنا اور نیز ہزارہا قبایح مصرحہ
الزامات اہل اسلام کو تسلیم کرنا اور باعتماد دینداری و وثاقت یہود کی جمیع اتہام کو صحیح
جاننا اور تحریف کا قایل نہونا علماء مسیحی ہی کا کام ہی مگر یہہ فرماؤ کہ یہہ شنایع نہین بلکہ یہی شی وحی
الہام ہین اور یہہ کہنا کہ مسیح نی کتب عہد عتیق کو تصدیق کیا یہہ مسیح پر بہتان ہی مسیح نی انبیا
پر یہہ شنایع کبہی جایز نرکہی اور تصدیق مسیح کی ممنوع ہی کہ کسو جا کلام مسیح مندرجہ کتب
مروجہ سی یہی تصدیق پائی جاتی ہی صرف یہہ ثابت ہوتا ہی کہ موسی وغیرہ انبیا صاحب کتاب ہین
نہ یہہ کہ جو کتب عہد عتیق اوسوقت رایج نہین یا بالفعل رایج ہین اور یہود کی کتب متداولہ سی مختلف بلکہ
مستعملہ ایک فرقہ مسیحیونکی دوسری فرقہ کی مقبولہ سی مخالف ہی اونہین صادق اور غیر محرف بتایا
ہو یا مسیح کی وقت مین موجود تہین جمیع آیات و الفاظ بتمامہ ونکی صحت مان کے اونکو صحیح اور غیر ممکن التحریف
بتایا ہو دیکھو پہلی متقدای علماء مسیحی بہی اسی امر کا قایل ہی کہ مسیح کی کلام سی صرف وجود کتب

ثابت ہوتا ہی نہ صحت اور عدم تحریف جیسا کہ آگی اسکی کچھہ تفصیل آتی ہی معہذا تصدیق وجود کتاب اور
شی اور تصدیق صحت وصدور شی دیگر ہی علماء مسیحی بتلاوین کہ مسیح نی کونسا نسخہ تصدیق کیا اور
اونہین نی کتابین تہین اوسوقت اونکی جا اور کسکسکی روبرو اور تمام سنکر یا پڑہ کر تصدیق کرتی
تہی یا بعض سنکر یا پڑہ کر اور کس زبان کی ترجمہ کی تصدیق کی تہی اور یہہ جو فرماتی ہین کہ اگر یہود تحریف
کرتی تو مسیح اونہین اس فعل پر ملامت کرتی یہہ عجب بی اصل بات ہی عدم علم سی عدم شی
پر دلیل لانی عاقلونکا کام نہین ہی عدم شی اور چیز ہی عدم علم اور چیز پس جائز ہی کہ ملامت کی ہو مگر
علماء مسیحی و عوام نہو غور فرمائین کہ کتب عہد عتیق مین کس قدر افعال قبیحہ بنی اسرائیل کی بیان کئی گئی
ہین اور کس قدر انکی قبایح عادی اور شنایع جبلی مذکور ہین اور حضرت عیسی نی اونکی چند فعلون
پر ملامت کی ہی نہ جمیع قبایح پر ایسی ہی تحریف کو تصور فرمائی کہ جیسی اور اکثر افعال بد پر ملامت
مسیحیون تک نہ پہونچی تحریف پر بہی ملامت ان تک نہ پہونچی ہو اور احتمال قوی یہہ ہی کہ مسیح نی ملامت
کی ہو لیکن مسیحیون نی سنی ان سنی کر دی اور کتابون مین درج نکی یا بخوف جان بہ جہت قوت یہود اور
اپنی ضعف کی بطور تقیہ اپنی کتابون سی نکال ڈالی اور قطع نظر اسکی یہہ احتمال ہرگز دفع نہین ہے
کہ بعد عروج مسیح کی یہود نی قرار واقعی تحریف کی ہو اور یہہ جو فرماتی ہین کہ اگر تحریف کرتی تو بشارات
و اشارات مسیح نکال ڈالتی یہہ قول غایۃ درجہ بی بنیاد ہی اول اسواسطہ کہ یہود اون اشارات کو
اپنی مسیح موعود پر جماتی ہین پہر نکالتی کیون ہان مدت و تعیین زمان بعثت و دیگر علامات کی تغیر مین
اونہون نی کمی نکی دوسری یہہ کہ مین استفسار کرتا ہون کہ یہود اون اشارات اور بشارات کو سچی
عیسی مسیح تسلیم کرتی ہین یا نہین شق اول ظاہر البطلان ہی اسلئی کہ اگر تسلیم کرتی تو حضرت عیسی
پر ایمان لاتی نہ یہہ کہ معائب اور مطاعن سی اونہین یاد کرتی اور بصورۃ شق ثانی اخراج کی
کیا ضرورۃ تہی اسواسطی کہ جب اونہین حق عیسی تسلیم نہین کرتی تو اخراج سی کیا فایدہ معہذا
یہہ یہود کہتی ہین کہ بعضی اشارات مین مسیحیون نی تصرف کیا غور فرمائی کہ علماء مسیحی نبی آخر
الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسی ہی منکر ہین جیسی یہودی عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کی اور
اور باوصف اس انکار کی علماء اہل اسلام کتب عہد جدید سی کیسی صاف اور صریح اشارات
بشارات نکالتی ہین اور تحقیق یہہ ہی کہ علماء مسیحی جمیع خصایل اور شمایل اور آثار و علامات اور احکام
و طریقت نبی آخر الزمان سی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بخوبی واقف نہ تہی جس امر سی لاعلم تہی وہ
کتاب مین تغیر نکر سکی مگر بعد اطلاع پانی کی تفاسیر خلاف مطلب کرنی لگی ایسا ہی یہود کی عدم اطلاع

سلہ جیسا کہ ابتدا مین تمام عیسائی لوگ بخوف جان [illegible] کرتی تہی اور اوایل مقدمہ مین تقیہ بہی کرتی تہی ۱۲ منہ

کا عذر مقبول فرماتے اب علماء مسیحی کے اقوال درباب تحریف ملاحظہ فرماوین کہ اگرچہ بطور تقیہ کی کہ جناب
پولوس مقدس سے شروع ہوا ہے یہود کے ڈر سے یہہ تو ابھی تک فرمایے جاتی ہین کہ یہود نے تحریف نہین
کی لیکن کس قدر دلائل قویہ سے تحریف یہود کی ثابت کرتی ہین اور قبل از مجی مسیح اور بعد کے
تحریف یہود کی قایل ہوی ہین مورخین مسیحی قایل ہین کہ دو سو چہتر[۲۸۶] اسی برس قبل از مجی مسیح کی کتب
عہد عتیق زبان عبرانی سے یونانی مین ترجمہ ہوین اور طولماوس بادشاہ مصر نے ستر یہودی عالم
اور بعض کے نزدیک بہتر احبار مصر مین جمع کئی اونہون نے کتب عہد عتیق مین تحریف کامل کی غیرون
کی حجت سے حق کو باطل کیا اور اس کام مین وہ سب متفق الرای تہی اور سیحی اکثر مواضعات محرفہ
پر مطلع ہین جیسا کہ پانچوین[۵] فصل سفر پیدایش مین عدد سنین مین تحریف کی ہے اور اسیطرح کتاب
دانیال کی نوین فصل مین جو اعداد مین تحریف کی ہے مار دنسطین یعنی اگستاین نے اپنی کتاب
کی پندرہوین مقالہ مین اسکی تصریح کی ہے اور قدماء علماء مسیحی اسکی بہی قایل ہین کہ نسخہ قصاعیہ مین
بہت جہوٹ طوفان درج ہے خصوصاً اسفار سلیمان علیہ السلام مین اور سبب اوسکا یہہ ظاہر کیا ہے کہ رب
اقیلا یہودی نے کہ مشہور بہ انکلیس تہا اوسنے بعد مجی مسیح کی تمام توریت موسیٰ کی نقل کے
اور رب یوشیا بن عزیال نے اسفار یشوع بن یونان اور سفر القضاۃ اور اسفار الملوک اور کتاب یرمیاہ
اشعیا اور باقی انبیاء کی کتب نقل کی ہین اور رب یوسف اعمی نے مزامیر اور سفر ایوب اور راعوث
و استیر و اسفار سلیمان نقل کین اور اسمین بہت اباطیل خلط کئی اور الفاظ بدلی اور زیادہ کئی اور
تاویلات کین اس امر پر بعض مفسرین بیبل بہی متفق ہین اور کتاب قسمیس قلیس مین بہی اس
قول کی تصدیق موجود ہے قطع نظر اس تغیر و تبدیل کی یہود نے تو یہہ غضب کیا کہ کتابین بر اسے
اور ادین تحریف کا دی آخر ی پنداری کی لوٹ ہوی ہے جو نمین سے خود مفسرین بیبل قایل ہین
کہ یہود نے اونیس[۱۹] الہامی کتابین صحیح حقہ مجموعہ عہد عتیق مین سے خارج کی ہین اول جنگنامہ محولہ
درس چودہوین[۱۴] باب اکیسوین[۲۱] کتاب شمار دوم کتاب المستقیم محولہ درس تیرہوین[۱۳] باب دہم کتاب
یوشع اور درس اٹھائیسوین[۲۸] باب اول کتاب دوم صموئیل سوم کتاب یاہو بن حنانی محولہ درس
چونتیسوین[۳۴] باب بستم اخبار الایام چوتہی کتاب سمعیا نبی محولہ درس پندرہوین باب بارہوین[۱۲] کتاب
دوم اخبار الایام پانچوین کتاب عدو غیب محولہ درس پندرہوین[۱۵] باب بارہوین کتاب دوم
اخبار الایام چھٹی کتاب ناتہون نبی ساتوین کتاب اخیاہ نبی آٹھوین مشاہدات عدو غیب کہ یہہ تینون
محولہ درس انتیسوین[۲۹] باب نہم[۹] کتاب دوم اخبار الایام ہین نوین[۹] کتاب اعمال سلیمان علیہ السلام محولہ درس

آتا ایسوین باب گیارہوین کتاب اول سلاطین دسوین کتاب شعیا کہ اوسمین حال عزیاہ بادشاہ
یہودا کا من اولہ الی آخرہ درج ہی محولہ درس بائیسوین باب چہٹی کتاب دوم اخبار الایام گیارہوین
کتاب مشاہدات اشعیا نبی محولہ درس بتیسوین باب بتیسوین کتاب دوم اخبار الایام بارہوین
کتاب تاریخ تصنیف صموئیل محولہ درس انتیسوین باب اونتیسوین کتاب اول اخبار الایام تیرہوین
یکہزار پانچ گیت سلیمان ع کی چودہوین کتاب سلیمان ع بیان خواص نباتات اور حیوانات مین
پندرہوین تین ہزار امثال سلیمان ع کی کہ منجملہ اوسکی کچہہ اب عہد عتیق مین موجود ہین چنانچہ تعداد
گیت اور وجود کتاب خواص اور تعداد امثال درس بتیسوین و تیتیسوین باب چہارم کتاب اول
سلاطین سی ظاہر ہی سولہوین مرثیہ یرمیاہ کہ علاوہ از نوحہ یرمیاہ نبی ع ہی محولہ درس پچیسوین
باب بتیسوین کتاب دوم اخبار الایام سترہوین کتاب بلوئیل محولہ درس اول باب اکتیسوین
کتاب امثال اٹہارہوین کتاب اجورین و فی محولہ درس اول باب تیسوین امثال کا انیسوین
مجموعہ چہہ کتابون موسی علی نبینا و علیہ السلام کا یعنی کتاب مشاہدات و کتاب پیدائش خورد
و کتاب معراج و کتاب الاسرار و کتاب تمثیت و کتاب الاقرار اگر یہہ چہون علیحدہ علیحدہ
شمار مین لائی جائین تو مجموعہ چوبیس کتابین ہونگی یہہ کتابین باتفاق علمای مسیحی صحیح اور الہامی
تہین اور چہہ کتابین انکی سوا اور ہین جو مسیحیون مین مختلف فیہ تہین کہ بعضی الہامی اور صحیح اعتقاد
کرتی تہی اور بعضی غیر معتبر جانتی تہی اور جعلی بتاتی ہین یعنی کتاب سوم عزرا و کتاب چہارم عزرا
و کتاب معراج اشعیا کتاب مشاہدات اشعیا و ملفوظات حقوق و زبور سلیمان ع لیکن علمای مسیحی
کی حمایت یہود ملاحظہ کیجیے کہ قسم اول کی کتابون کی جس جس درس مین حوالہ تہی اون درسون مین کچہہ
کچہہ انہون نی اصلاح فرمائی ہی کہ وہان سی کسو طرح کتب مفقودہ کا صاف و صریح پتا نہ لگ سکی
مگر مفسرین ہیل و دیگر علمای مسیحی مقر ہین کہ یہود نی یہہ کتابین پہاڑین اور جلادین کریزاستم
کہتی ہین کہ بعضی ایسی کتابون کی طرف درس تیسوین باب دوم متی مین اشارہ ہی
اپنی کتاب سوالات السوال مطبوعہ سنہ ۱۸۴۳ عیسوی واقع مطبع لندن مین ذیل سوال دوم لکہتی
ہین کہ کتابین محولہ درس تیسوین باب دوم متی نیست و نابود ہوئی ہین اسلئی کہ جو کتابین
انبیا کی اب موجود ہین کسی مین عیسی ع ناصری نہین کہلاتا اور کریزاستم اپنی ہوملی یعنی تفسیر
نوین متی مین تحریر فرماتی ہی کہ بہت پیغمبرون کی کتابین نیست و نابود ہوئی ہین اسلئی کہ یہود نی
غفلت بلکہ بی دینی سی بعضی کتابین کہو دین بعضی پہاڑ ڈالین بعضی جلادین اور یہہ بات کہ

نی تصدا کیہا ہین اور جلا ئین برحج اور غالبہی ہیلئی کہ حواری سایل بین عیسوی کی اون کتابون سی
سند کرتی تہی اس تعرض سی وہ کتابین نابود کین جیسا کہ فرماتی ہین کہ یہودنی بہت کتابین
عہد عتیق سی نکال ڈالین تا معلوم ہو کہ عہد جدید موافقت تامہ عہد عتیق سی نہین رکہتا ہی اور بلکی
کہ مقتدای علمای مسیحی ہی یہہ تحریر فرماتی ہین کہ شہادت مسیح علیہ السلام سی اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ عہد مسیح
مین یہہ کتابین موجود نہین نہ یہہ کہ اوس شہادت سی تصدیق ہو تعداد کتب دہر جملہ
ہر ایک نقطہ غور فرماییی کہ اگر تصدیق مسیح کی تعداد کتب ادرایات پر جائی جاوی تو لازم آتا ہی کہ
یا تہی حواری جہوٹی ہون کہ جن کتب کا وجود نہین اونکا حوالہ دین یا معاذ اللہ مسیح کی تصدیق غلط
ہو اور علمای مسیحی نہ تہی حواری پر نہ معاذ اللہ مسیح پر کذب جائز رکہین گی اور یہی کہتا ہون کہ یا
یہہ تسلیم کرو کہ یہودنی کتب مذکورہ بالا جلا دین اور معدوم کین یا تحریف ہو گئین ان کتب کی طرف
حوالہ ہی اونہین الحاقی مانو بہرحال تحریف سی تہی نجات نہو گی ہنری و اسکاٹ کی تفسیر الحفظہ
ہو اوس سی بخوبی واضح ہو گا کہ یہودنی قبل از مجی مسیح اور بعد از مجی مسیح کی اکثر کتب عہد عتیق کی
ضایع کین زبور سلیمان تو اتنک بعضی قدیمی نسخون مین موجود ہی ایسی نہایت تعجب ہی کہ ایک نقطہ
کی زیادہ یا کم کرنی کی مصداق تحریف محقق ہوتا ہی با وصف ضایع کرنی اکثر کتابونکی بعض صاحب
کیون اطلاق تحریف سی متامل ہین شاید پاس ادب مقتضی اسکو ہی مگر افسوس کہ مورخین اور مفسرین
میل نہ ہی کی اولیاء اور نبی با کمال پہ اطلاق کیا شاید مورخین اور مفسرین تنگ ظرف ہون اور یہہ
علما عالی حوصلہ اور با ادب کہ عفو پر زیادہ نظر رکہتی ہون یا یہہ کہ ان علما کو بہی ایسا ہی کام
مد نظر ہو اپنی بچانیکو پیش بندی کرتی ہون ہر چند اقوال علمای مسیحی سی ہزاروں دلایل نقلی تحریف کتب
عہد عتیق پر وارد ہو سکتی ہین مگر اہل اسلام کا دعوی اتنی مقدار سی بخوبی ثابت ہی اب زیادہ طول ضرور
نہین **مبحث دوم** تحریف کتب عہد جدید کی بیان مین اول جاننا چاہیی کہ علمای مسیحی کی نزدیک
انجیل لفظ یونانی بمعنی خوش خبری اور بشارت اور تعلیم کی انگلیون سی معرب کیا ہی اب بمعنی کتاب
کی مستعمل ہی جو باستعانت روح القدس براہ الہام حواری اور حواریونکی شاگردون نی لکہی وہ چار
انجیل ہین پہلی متی حواری کی دوسری مرقس تابعی کی تیسری لوقا تابعی کی چوتہی یوحنا حواری کی اور
اب عادت ہوئی ہی کہ حواریونکی اعمال اور اونکی رسایل اور مکاشفات یوحنا پر کہ اکثر سب مجموعہ ایک جلد
مین مجلد ہوتا ہی انجیل بولتی ہین اور اسی مجموعہ پر عہد جدید کا اطلاق کرتی ہین اہل اسلام اسمین تحریف ثابت
کرتی ہین اور علمای مسیحی وقوع تحریف سی انکار کر کی دعوی صحت و حفظ کا کرتی ہین اور وقوع تحریف اسمین محال بتاتی ہین

اب تشخیص اس امر کی ضرور ہی کہ آیا تحریف اس مجموعہ مین واقع ہی یا نہین بلکہ یہہ کتب محفوظ عن التحریف ہین
بعد دیکہنی ادلہ اہل اسلام وعذر علماء مسیحی کی تسیحی وقوع تحریف کا یقین کلی ہی اور ادلہ تحریف کتب قدماء
اہل اسلام مین بتفصیل موجود ہین اور علماء حال سی صاحب کتاب استفسار نی پانچوین استفسار سی تا استفسار
یازدہم بکمال بسط وتفصیل بیان کیی ہین علماء مسیحی جو فی زماننا برسر مباحثہ ہین جواب دلائل اہل اسلام سی عاجز ہو کر
یہہ عذر اخیر پیش کرتی ہین کہ یہہ کتابین باستعانت روح القدس بالہام ووحی لکہی گئی ہین انمین تحریف ممکن نہین
ہی اس تقریر کا بطلان مقدمہ سی ظاہر ہی اور یہہ امر ہی خیر منع مین ہی کہ جو باستعانت روح القدس لکہا جاتا
یا الہامی ہو اسمین تحریف ممکن نہو یا اینہمہ خالی مصادرہ سی نہین کہ اعادہ دعوی کا ہی تعہد امین معارضہ
کر سکتا ہون اس امر پر کہ کتب عہد جدید باستعانت روح القدس بالہام ووحی نہین لکہی گئی ہین اسلیی کہ انمین تحریف
واقع ہی اور جس مین تحریف واقع ہو بموجب تمہاری ادعا کی وہ کلام الہامی نہین ہی پس کتب عہد جدید کلام الہامی
نہین علماء مسیحی کی کتابین دیکہی سی تحریف حسب دعوی اہل اسلام بخوبی ثابت ہوتی ہی اور ادعاء صحت کتب عہد
جدید اور حفظ عن التحریف بالکل غلط اور مغالطہ دہی معلوم ہوتی ہی مورخین مسیحی اور مفسرین بہی اس امر کے
قایل ہین کہ اسلاف مسیحیون نی واسطی ترقی دین عیسوی کی بہت جعلسازیان کی ہین اور بہت کتابین جعلی
بنائی ہین ولیم میور صاحب کی تاریخ کلیسا کی دفعہ تیسوین اور ہارن صاحب کی تفسیر اس جعل کی مفسر ہی
حسب اقرار علماء مسیحی کی چوہتر کتابین حسب تفصیل ذیل مسیحیوں میں مختلف فیہ مین بعضی انہین الہامی اور صحیح مانتی
ہین بعضی غیر الہامی اور جعلی جانتی ہین وہ چوہتر کتابین یہہ ہین **منسوب** بطرف مسیح علی نبینا وعلیہ السلام
کی سات کتابین نامہ بنام اگبرس بادشاہ اودیسہ نامہ بنام بطرس و پولوس کتاب تمثیلات و وعظ
وہم کیت کہ مریدون کو خفیہ تعلیم کرتی تہی کتاب شعبدہ بازی و سحر کتاب سقط الراس مسیح و مریم ودایہ مریم
نامہ بنام لیو پاپس پادری شہر اریس کہ چہٹی صدی مین آسمان سی اورشلیم مین گرا تہا **منسوب**
بطرف مریم علی نبینا وعلیہا السلام کی آٹہہ کتابین نامہ بنام اگناشسس نامہ بنام سی سلیان
کتاب مسقط الراس مریم کتاب مریم ودایہ مریم تاریخ وحدیث مریم کتاب معراج مسیح
کتاب سوالات خورد و بزرگ مریم کتاب نسل مریم وانگشتری سلیمان **منسوب** بسوی یوحنا حواری
کی نو کتابین اعمال یوحنا انجیل دوم یوحنا حدیث یوحنا کتاب خانہ بدوشی یوحنا
نامہ بنام ہیدرو پاک وفات نامہ مریم تذکرہ مسیح و نزول انجیاباز صلیب مشاہدات دوم یوحنا
اداب نماز یوحنا **منسوب** بسوی پیطرس حواری گیارہ کتابین انجیل پطرس اعمال پطرس
مشاہدات پطرس ایضا مشاہدات پطرس نامہ بنام کلیمنس مباحثہ پطرس وایپن تعلیم پطرس وعظ پطرس

آداب نماز پطرس کتاب خانہ بدوشی پطرس کتاب قیاس پطرس منسوب بجانب اندریاہ حواری
دو کتابین ہین انجیل اندریاہ اعمال اندریاہ منسوب بجانب متی حواری کی دو کتابین انجیل طفولیت
آداب نماز متی منسوب بطرف فیلپ حواری دو کتابین ہین انجیل فیلپ اعمال فیلپ منسوب
بسوی ثوما حواری کی پانچ کتابین انجیل ثوما اعمال توما انجیل طفولیت مسیح مشاہدات توما
کتاب خانہ بدوشی توما منسوب بطرف برتولما حواری کی ایک کتاب ہی انجیل برتولما منسوب
بطرف یعقوب حواری کی تین کتابین ہین انجیل یعقوب آداب نماز یعقوب وفات نامہ مریم
منسوب بطرف متیاہ کہ بعد عروج مسیح عوض یہودا غدار داخل زمرہ حوارین ہوا تین کتابین ہین
انجیل متیاہ حدیث متیاہ اعمال متیاہ منسوب بطرف مرقس انجیلی تین کتابین ہین انجیل مصریان
آداب نماز مرقس کتاب پی شن برنباہ منسوب بطرف برنباہ دو کتابین ہین انجیل برنباہ
نامہ برنباہ منسوب بطرف تہی ڈیوس ایک کتاب ہی انجیل تہی ڈیوس منسوب بطرف
پولوس مقدس کہ دو برس بعد عروج مسیح کی ایمان لاکر داخل زمرہ حوارین ہوئی پندرہ کتابین ہین
اعمال پولوس اعمال تہکلہ نامہ بنام لاودکیان نامہ سوم بنام تہلنکیان نامہ سوم بنام کرنتہیان
نامہ کرنتہیان و جواب آن از پولوس مقدس نامہ بنام سینکا و جواب آن وثرن پولوس یعنی مکاشفات
مشاہدات پولوس ایضا مشاہدات پولوس انابی کشن پولوس انجیل پولوس وعظ پولوس
کتاب فسون مار پرسیت پطرس و پولوس اور رجرڈ منت صاحب مفسر بیل منجملہ چوہتر کتب مذکورہ
کی صرف دس کتب مفصلہ یعنی نامہ عیسیٰ بنام ابکرس نامہ عیسیٰ بنام لیوپاس پادری شہر
ایرپس جو چہٹی صدی مین آسمان سی اورشلیم مین گرا نامہ بنام اگناشس نامہ بنام کلیمنس
انجیل طفولیت انجیل یعقوب حواری نامہ برنباہ اعمال پولوس نامہ پولوس بنام لاودکیان
چہہ نامہ پولوس کی سینکا کو اور سوا انکی چہہ کتابین مفصلہ ذیل کو جعلی تصور کرتی ہین آئین عقاید حوارین
نامہ پولی کارب کا انجیل ولادت مریم انجیل نیقودیما شہادت تہکلہ یا تاریخ دوازدہ حواری تصنیف
آبدیاس اور علاوہ ان سب کی انجیل تی ٹی وی ٹی ادث میری مجولہ کتاب آسیہو ہی مختلف فیہ
ہی پس جس حالت مین کہ جعلسازی بدین درجہ ہے کہ جس قدر کتب عہد جدید مجموعہ مروجہ حال مین موجود ہین
اوس سی جو چند جعلی بنالی ہون تو دو چار باب ہر ایک کتاب مین ملادینی کیا حقیقت رکہتی ہین اور درستونکا تو کچہہ
شمار ہی نہین اور اثبات اس امر کا کہ دوسری انجیل متی معنون بانجیل طفولیت اور دوسری انجیل مرقس
مشہور بانجیل مصریان اور دوسری انجیل یوحنا کی جعلی ہین اور اناجیل اربعہ موجودہ مجموعہ کتب عہد جدید

مروجہ حال صحیح جعلی ہین بلکہ جملہ اکیاسی کتب مذکورہ بالا کا بی اصل اور غیر الہامی لایق اخراج از مجموعہ عہد جدید
ہونیکا ثبوت مسیحیونکو کبہی میسر نہوگا جیساکہ مقالہ اولی مین مفصل بیان ہوا اور علماء مسیحی کو امور
مفصلہ ذیل کو تبصریح بیان کرکے کتب موجودہ مجموعہ عہد جدید مروجہ حال کی صحت اسناد الی المنسوب
الیہم اور اکیاسی کتب مصرحہ بالا کی غیر صحت و کذب اسناد الی المنسوب الیہم کی وجہ ثبوت پیش کرنی مناسب
ہی بغیر بیان امور مفصلہ ذیل کی انکی جعلی ہونیکا دعوی مسموع نہوگا پہلی یہہ کہ بانی مبانی اس جعل کا کون
ہوا نام جعلساز یا ہر ایک کتاب مجعولہ کا ارشاد ہو دوسرے یہہ کہ کس بادشاہ کی عہد مین اور
کس سنہ مین جعلسازنی جعل بنایا تیسرے یہہ کہ کس ملک اور کس مقام مین یہہ جعلسازی کی اور خفیہ کی یا
علانیہ چوتہی یہہ کہ کس غرض سی یہہ جعل بنایا اور اس جعلسازی کا کیا ثمرہ پایا پانچوین یہہ کہ منجملہ مضمون
جعلی کی کون کونسا مضمون باطل ہی اوسی معین کرین اور کونسا صحیح چھٹی یہہ کہ جعلسازنی تن تنہا یہہ
جعل کیا اور بہی اوسکی ساتہہ متفق تہی اگر تہی تو اونکی نام ارشاد ہون ساتوین یہہ کہ پہلی پہل اس
جعلسازی پر کون مطلع ہوا اور کس زمانہ مین کسطرح کس دلیل سی آٹہوین یہہ کہ مطلع ہونی والون نے
جعلسازی کی اطلاع پاکر کیا تدارک کیا اور کیا تدبیر عمل مین لای نوین یہہ کہ بعد مرنی جعلسازوں کے او
جعلسازی پر اطلاع ہوئی یا اونکی مرنی کی بعد دسوین یہہ کہ اگر جعلسازکی زندگی مین اوسکا جعل کہلا
تو وہ ملزم ہوا اور اوسنی جعل سی اقرار کیا یا نہین ہی دسوین امور اکیاسی کتب مین سی ہر ایک کتاب کی
نسبت بیان کرین اور جواب مین تفصیل دیکہین کہ پہلی مرتبہ فلان شخص بانی مبانی جعل کا ہوا دوسرے
مرتبہ فلان شخص اور تیسرے مرتبہ فلان اور فلان کی بعد فلان شخص نے جعل کیا وہلم جرا یعنی اسامی جعلساز
ترتیب وار بتانی ہونگی اسیطرح جمیع امور مستفسرہ اب مین علماء مسیحی سی پوچہتا ہون کہ کتب عہد جدید مروجہ
حال ہدایت کیواسطہ کافی ہین یا نہین اگر کافی ہین تو جعلکی ضرورت نہین اور جو کافی نہین تو الہامی اور
کلام الہی نہین دوسری یہہ پوچہتا ہون کہ قبل از تالیف کتب جدید یہہ جعل ہوا یا بعد اگر قبل تو اونکا
جعلی کہنا بیجا ہی وہ نئی تالیف ہی بلکہ بعد مین احتمال جعلی کا اقرب الی الفہم ہی اگر نسبت تالیف کو با افتراء
جعلی فرماتی تو اس سی کتاب جعلی نہین کہی جاسکتی ہی بلکہ یہہ کہا جائیگا کہ فلان شخص کے تالیف کہنے
غلط ہی اور اگر بدون قید تالیف کی نسبت ہی تو بلاشبہ صحیح ہی اسلئے کہ منسوب الیہ کی ملفوظات ہین اس
مطابقت سی لبنتہ کی گئی اور اگر بعد تالیف کتب عہد جدید کی یہہ جعل ہوا تو کیا فایدہ ہی اسواسطہ کہ چند باب
یا آئین درس الحاق کرنی سی ہی جعلساز کا مطلب حاصل ہوتا اور جعلساز ضرور ہے کہ عاقل اور باعلم ہو
اور کوئی عاقل ایسی بیہودہ امر پر اقدام نکری گا پس دونو شقون پر جعل ثابت نہین ہوتا تیسرے

یہہ فرماو کہ اناجیل اربعہ کو باوصف اختلافات کثیر کی کہ علماء اہل اسلام نی اوسکی تشریح کی ہی اور کتاب
استفسار مین ہی بوجہ اتم موجود ہی علماء مسیحی نی کمیٹی کرکے مقبول کیا اور الہامی مانا اور اناجیل مفصلہ
بالا کو کس دلیل سے نامقبول فرمایا غایتہ درجہ یہہ کہ اون اناجیل مین بعض جا غیر الہامی ہوتی یا الحاق
یا تحریف کی قایل ہو جیسا کہ اناجیل اربعہ مین قایل ہوی ہین یا توجیہات رکیکہ اپنی اوقات ضایع کرتے
اور در پی تطبیق ہوتی جیسا کہ مار اوغسطین نی کیا ہی اور یہہ دو عذر کہ مولفین اناجیل متروکہ
صاحب الہام نہی اور یہہ کہ نسبتہ اونکی منسوب الیہم کیطرف صحیح نہین مسموع نہون گی جب تک کہ
مولفین اناجیل اربعہ کا صاحب الہام ہونا اور صحت نسبتہ ان اناجیل اربعہ کی منسوب الیہم کیطرف ثابت
نکروگی اگر یہہ عذر قبول کیا جاویگا کہ اناجیل متروکہ مبطل تثلیث بالتصریح ہین اور الوہیت مسیح
اور کفارہ اور مصلوب ہونا بالکل باطل کرتی ہین اور بشارۃ بحق نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم بتصریح اسم مبارک دیتی ہین اور قرآن شریف کی اکثر مطابق ہین اس قصور مین وہ
غیر مقبول ہوی ہین اور قریب تر اس عذر کی بلکہ یہی عذر علماء مسیحی کی کلام سی مستنبط ہوتا ہی دیکھو
ولیم میور صاحب نی دفعہ تیسویں مشنہ صفحہ ۹۷ پر جو حاشیہ نمبر تحریر کیا ہی اور دفعہ تیسواں مطبوعہ
صفحہ ۲۰۱ پر جو حاشیہ نمبر تحریر فرمایا ہی اشارۃ اسی عذر پر دال ہی پہلی نمبر مین نسبتہ اون
اناجیل کی تحریر فرمایا ہی کہ وہ اکثر قصون اور بی اصل کہانیون سی بھری ہوی ہین کہ اون مین
لغو باتین قران مین مندرج ہین مثل عیسیٰ کی پنگوڑی مین بات کرنی اور گیلی مٹی سی چڑیان بنا کر
جلانی کی انتہی بلفظہ اور دوسرے نمبر کا یہہ مضمون ہی کہ انہون کی بدعت کی خبر نبی آخر الزمان
کو پہونچی اوسی غلط سمجھ کر یہہ نئی بات ایجاد کی کہ مسیح کی مشابہ کو یہود نی مصلوب کیا یعنی یہہ امر
بدعت اصلی ٹھہرا کہ کفارہ مسیح کو باطل کرتا ہی اور عدم مصلوبی اور عروج مین یہہ قول قرآن سے
موافق ہے با وصف اس تعصب اور انکار تحریف کی اب اقوال علماء مسیحی کہ فی الحقیقت تحریف کتب عہد
جدید کا اقبال دعوی ہین ملاحظہ فرمائی ہارن صاحب وغیرہ مفسرین بیل نی درس ہفتم وہشتم باب
پنجم نامہ اول یوحنا کو محرف لکھا ہی اور آٹھہ مقام مین تحریف قبول کی ہی اگر جو بعضی مفسرین
کی اقوال مختلفہ جمیع کئی جاوین تو اونکی کلام سی قریب ستاون مقام کی محرف ثابت ہوسکتی ہین اور
اختلاف عبارات وسہو کاتبان وغیرہ امور بعض مفسرین کی نزدیک ایک لاکھہ پچاس ہزار اور
بعضون نی چالیس ہزار اور بعضون نی تیس ہزار اختیار کئی ہین اور ہر ایک کتاب عہدہ جدید
مین تقسیم تعیین آن اختلاف کی بخوبی کی ہی مثلاً انجیل متی مین تین ہزار علی ہذا القیاس

اور انجیلون مین اور دیگر رسایل عہد جدید مین اور ہر ایک درس مبدل اور کلمہ اور حرف محرف
اور متغیر کو اوسکی محل پر لکہا ہی اور بعض جا یہہ بہی ایما کیا ہی کہ اصل مین یہہ لفظ تہا یا یہہ لفظ
معلوم ہوتا ہی اور اسیطرح مختلف فیہ کو تحریر فرمایا ہی بلکہ بعض کتابین علماء مسیحی نی اس التزام
سی طبع کی ہین کہ جملہ اختلافات اونکی حاشیہ پر مطبوع ہین اگرچہ یہہ اختلافات بہی تحریف مصطلح
اہل اسلام و نیز تحریف لغوی کی ایک جزو ہی ہین لیکن اسوقت کی بعضی پادری صاحب نہین تحریف
مثل پادری فاندر صاحب کے
کہتی ہوی شرماتی ہین اور سہو کاتب نام رکہتی ہین یہہ بات اونکی دانائی سی بہت بعید ہی
اسواسطہ کہ اصل نسخہ ملہمہ سی مقابلہ کر کی اس اختلاف کو کیون رفع نکیا اور سہو کاتب کو صحیح کیون
نکیا برعکس اسکی علمای مسیحی نی مصلحۃً اختلاف اور زیادہ ہونی دیئے اور سہو کاتب
بدستور باقی رکہتی گئی یہان تک کہ ڈیرلاکہہ پر نوبت پہونچی اور ابہی کیا ہی جس قدر عملدارے
زیادہ ہوگی اختلافات اور سہو بہی اور زیادہ ہونگی شاید یہہ بہی خواص اور لوازم کتب الہامی سے
ہوگا کہ اوسمین جو کوی کچہہ کمی یا زیادتی یا اختلاف کری وہ بہی الہامی ہوجای کہ خارج نکیا جائی اور
شاید یہہ بہی معجزہ حواریون کا یا اہل کتاب کا ہوگا کہ باوصف تبدل کثیر اور تغیر وافر کی وہ کتب محرف
نکہلاوینگی اور طرفہ تر یہہ ہی کہ عبارات مختلفہ مین سی مختلفہ کی تمیز اور اصل عبارت کی تعیین نہین
بالاتفاق لعبد السلام
کرسکتی ہین یعنی بالیقین کہہ نہین سکتے کہ یہہ عبارت اصل ہی اور یہہ عبارۃ متصرفہ ہی اور باینہمہ سہو کاتب
کہتے ہین بہلا صاحب یہہ تو بتائی کہ کاتب نی کس لفظ کے عوض کونسا لفظ سہو
سی لکہا اور زیادہ تعجب یہہ ہی کہ بموجب اپنی اصول موضوعہ کی کیون نہین تعیین کرسکتی ہین اصل
موضوع یہہ ہی کہ جب کتب مقدسہ مین کوی دو عبارتین مختلف ہون تو جس کا مطلب صریح
ہو وہ متروک اور جسکا مطلب دقیق اور خلاف عقل ہو وہ مقبول ہوتی ہی اس نظر سی کہ اپنی کم
فہمی اور ناسمجہی سی بطور اصلاح عبارۃ سہل کسو نی ملادی ہو اور افسوس ہی کہ باوصف موجود ہونے
قدآس واطیکانوس اور قدکس الکسدرینوس اور قدکس افریمی کی کتب مقدسہ صحیح نہوین اور
اختلاف رفع نہوا بموجب اس اصل موضوع کی علمای مسیحی کو لازم ہی اس امر کا اقرار کرنا کہ مسایل
مشعر بالوہیت مسیح علی نبینا و علیہ السلام و مشعر تثلیث و کفارہ وغیرہ محالات عقلی کہ دلایل عقلی و
نقلی سی اونکا بطلان ظاہر ہی وہ سب الحاقی ہین جعلسازون نی اس قاعدہ کلیہ مسلمہ اور
تحریف مسیحیون کو سنکر با خود مقنن قانون ہذا نی یہہ محالات کتب عہد جدید و عہد عتیق مین شامل
کئی اور علمای مسیحی نی بباعث محال اور خلاف عقل ہونی کے اونہین تسلیم کیا اور الہامی جانا

علماء مسیحی براہ مہربانی دسنون امور مذکورہ بالا کی بیان بہی تشریح فرماوین اور بیان کرین کہ پہلے بانی مبانی اختلاف کا کون ہوا اور کس کتاب مین اور کونسی بات کونسی درس مین کونسی لفظ کے بدلی کونسا لفظ اور کس عبارت کی بدلی کس عبارت کو بنایا اور دوبارہ کونسا اختلاف واقع ہوا ایسی ہی طرح علی الترتیب سب اختلافات کو بیان کیجیے اور علی ہذا القیاس باقی امور مستفسرہ کی تصریح ہو جاوی اور واضح رہی کہ ان اختلافات کا اقبال کرنا عینہ تحریف مصطلحہ اہل اسلام کا اقبال دعوے ہی صرف اسی اقبال سے دعوی اہل اسلام کا بخوبی ثابت ہوا مگر علماء مسیحی خصوصاً مفسرین بیبل نے اُس سے بڑہ کر بہی اقبال کیا جیسا کہ اوپر اشارہ کیا اب اگر اسوقت کی بعض پادری صاحب اپنی اصطلاح مین تحریف کسواو چیز کا نام رکہین اور کہین کہ یہہ کتب مقدسہ مین واقع نہین تو یہہ نزاع نہین کچہہ مفید نہ اہل اسلام کی ثبوت دعوی کو کچہہ مضر ہی لیکن پہر بہی یہہ پوچہا جاوی گا کہ تحریف لفظ عربی ہی یا سریانی یا لاطینی یا چینی یا انگریزی نہین ہی اسکی معنی لغوی تغیر کی ہین جیسا کہ قاموس وغیرہ کتب لغت سے ظاہر ہی اور معنی مصطلحہ اہل اسلام بہی مطابق معنے لغوی کے ہین اب فرمایی کہ تحریف لغوی بہی آپ کے کتب مقدسہ عہد جدید مین واقع ہی یا نہین اگر ہی تو نزاع اور انکار بی فایدہ اور جو نہین تو شاید کتب عہد جدید بی بی تمیز خالدار کی وضو سے بہی زیادہ محکم ہین کہ ذرہ لاکہہ تغیر و اختلاف و تحریفات مصرحہ بالا سے بہی امین تغیر نہین آتا بلکہ جو کوئی ان کتابون مین جو کچہہ چاہی کری اور جو جی چاہی لکہدی بہ برکت کلام ربانی وہ بہی کلام ربانی ہو جایی اور تغیر نکلتا جایی اور کتب مقدسہ کی وثوق مین خلل نہ آئی

شعر

این وثاقت نشکند از ہیچ چیز ÷ چون وضوء محکم بی بی تمیز

خاتمہ

بیان حال مشترکہ کتب عہد عتیق و عہد جدید مین اس خاتمہ مین بلا تخصیص دونو عہد کی تحریف و خرابیون کا حال مذکور ہوگا یعنی بیبل کی بی اعتمادی اور قابل وثاقت نہونا مذکور ہوگا قبل از شروع فی المقصود کئی امر پر آگاہ کرنا ضروری ہی ایک یہہ کہ علمای اہل اسلام کتب عہد عتیق و عہد جدید مروجہ حال کے تحریف مین تنزلاً کلام کرتی ہین تحکم آنکہ تا بخانہ باید رسانید ورنہ اہل اسلام کتب مروجہ حال کو من اول الامر کلام الہی نہین مانتی بلکہ منسوب الیہم کا بہی تمامہ کلام نہین جانتی بلکہ منسوب الیہم کیطرف نسبتہ صحیحہ کی بہی منکر ہین جیسا کہ مقالہ اولی اور مقدمہ مقالہ ہذا مین مذکور ہوا اور ظاہر ہے کہ جب اہل اسلام نے انہین کلام الہی نمانا تو انمین تحریف کی بحث بی فایدہ ہی اہل اسلام و سن کتابین نیز کہ حضرت موسی اور حضرت داود و حضرت عیسی علے نبینا و علیہم السلام کو جناب الہی سے مرحمت ہوے

اور وہ بہی زمانہ اون دیار مین عہد اصنفت مین تحریف کا دعوی کرتی ہین دوسرے یہہ کہ اگر ایک کتاب
ایک وقت مین معدوم ہو تو اوس سے وجود ابتدائی نہین منتفی ہو سکتا ہی یعنی یون نہین کہہ سکتے
کہ یہہ کوئی چیز تہی ہی نہین غور فرمائی کہ بعض پادری صاحبون نی فی زماننا کتاب میزان الحق
تالیف کر کی چہپوائی بعد ملاحظہ جواب علماء اہل اسلام کی اوسکی اکثر مقدمات مبدل کر کی
دوسرے چہپوائی پہر اوسمین متعرض وایماء اہل اسلام نقصانات کثیرہ پائی تیسری مرتبہ زیادہ
تر انقلابات کر کی تیسری طبع کرائی کہ وہ اب تک مطبوع ہی اور مطبوعہ مرتبین اولین کی نیست و نابود کرنے مین
بدل و جان بہت کوشش کی ہی حتی کہ اب وہ کمیاب ہین دس بارہ سال مین بالکل معدوم
ہو جائینگی اوس سے یہہ لازم نہوگا کہ اون دونو کا وجود ابتدائی جاتا رہی اور ہر کوئی کہنی لگی کہ
یہی میزان الحق مروجہ حال مطبوعہ دفعہ ثالث میزان الحق ہی مطبوعہ مرتین اولین کوئی شی نہین
علماء اسلام کی صرف بنائی ہوئی بات ہی اسیطرح توریۃ وانجیل جو کلام الہی ہین اونکی عنقا صفت ہونے
سے اور مروجہ حال کی مشتہر ہونی سے یہہ لازم نہین ہی کہ وجود ابتدائی اونکا جاتا رہی اور غیر مسلم
ٹہری اور مروجہ حال کہ اونکی تراجم صحیحہ بہی نہین بلکہ ہزار چیز مل کر گویا مجموعہ کا عطر بنا ہی کلام
الہی ٹہرین تیسرے یہی یہہ کہ ہر خبیر و عاقل بلکہ صبی و غافل کے نزدیک اگر وجود مصنوع اور مفعول
ثابت و متحقق ہی اور فاعل اور زمان اور مکان اور علۃ غائی وغیرہ امور خارجی معلوم ہون تو
اس سے نفی علم مصنوع اور مفعول کی یا نفی کلی اوسکی لازم نہین آتی اگر یہہ امور خارجی بہی جانی
گئی تو زیادہ تفصیل حاصل ہوئی ورنہ اصل علم مین کچہہ خلل واقع نہین اور وجود اصلی کو مضرت نہین
مثلاً ایک پرانا مکان کسو جا بنا ہوا اور اوسکا بانی اور زمان تعمیر اور آلات اور علۃ غائی وغیرہ
امور خارجی معلوم نہون اور کسو کو اوسکا علم بمشاہدہ یا بتواتر حاصل ہو تو عدم علم امور خارجیہ
سے علم وجود اوس مکان کا نہین مرتفع ہوگا اور نہ وجود اوس مکان کا جاتا رہیگا اوسیطرح
جب وقوع فعل کا علم یقینی ہو تو امور خارجیہ کی لاعلمی سے وقوع فعل کا علم نہین مرتفع ہوگا اور
اسمین کچہہ تخصیص امور ماضیہ و حال کی نہین ہی بلکہ امور مستقبلہ مین بہی یہی حال ہی دیکہو قیامت
کا علم یقینی ہی حالانکہ وقت اور تمام امور خارجی پر کوئی نبی بہی مطلع نہین اس سے
انکار قیامت کا نہین ہو سکتا ہی چنانچہ علماء مسیحی بہی اس امر پر متفق ہین پس وقوع تحریف
کہ بدلایل قطعیہ معلوم بعلم یقینی ہی اگر اہل اسلام کو بعض امور خارجیہ کا علم نہو تو علم تحریف کا
مرتفع نہوگا ہان جو صاحب کہ امور خارجیہ کا علم شرط کرتی ہین اون پر بڑی دقت پڑے

کی علماء مسیحی اگر امور خارجیہ کا جاننا ضرور جانتی ہین تو اونہین انکار قیامت سی چارہ نہین اور میری
دنسون امور مستفسرہ سابق کا بیان کرنا اونہین واجب ہی اور اہل اسلام کو درباب تحریف
ان امور کا بیان ضرور نہین چوتہی یہہ کہ اصل عبرانی انجیل جو کلام الہی ہی اگرچہ وہ فی زماننا
عنقا صفت ہی مگر اوسی بعض علماء اہل اسلام نی دیکہا ہی پس علماء اہل اسلام الزاماً ان
اناجیل اربعہ کا انکار نہین کرتی ہین بلکہ تحقیقاً انکار ہی چنانچہ بعض علماء اہل اسلام نی نقل
کیا ہی حیث **قال** کان ولیا من اولیاء اللہ اسمہ شیخ محمود الشاشی وکان من اجداد خواجہ عبید
احرار قدس سرہما وہو کان کثیر العبادۃ وکان یحج عاما ویغزو مع الکفار عاما واتفق لہ انہ کان ذہب
للحج فورد فی بغداد فبلغ عند خلیفۃ بغداد رسالۃ من ملک روما فی اللغۃ العبرانیۃ وقد کان اللہ تعالی من
علی المحمود قدس سرہ بالہام سبعین لغۃ من لغات العالم وکان الخلیفۃ یتجسس للرسالۃ فانبہ الرجال انہ دخل
شخص فی بلد تکلم بالعبرانیۃ فطلبہ الخلیفۃ فقرأ قدس سرہ الرسالۃ عند حضور السفیر وکتب جوابہ فی غایۃ
الفصاحۃ فذہب السفیر الی ملکہ ونقل القصۃ وارتحل المحمود قدس سرہ الی الحج فلما رجع عنہ وذہب علی عادتہ المالوفۃ
بعد العام او بعدہ بعدۃ سنۃ الی الجہاد سمت الروم فعلی حسب الاتفاق الذی ہیئ علی اہل الاسلام فاسر المحمود
قدس سرہ فجی بہ الی الملک وکان السفیر المذکور حاضرا عندہ فعرفہ السفیر وقال للملک ان ہذا الرجل یحسن
العبرانیۃ فقال الملک للمحمود قدس سرہ انی اعطیک کتابا عبریا ہو امانۃ عندنا من الآباء مختوم بختم ترجمہ لنا
بلساننا فاجاب المحمود قدس سرہ فشرع فی ترجمتہ فلما طالعہ رأی انہ الانجیل المنزل من السماء وان الاناجیل
الاربعۃ المشہورۃ لیست بکلام اللہ تعالی بل ہی تواریخ عہد المسیح علیہ السلام جمعہا بعدہ رجال قال المحمود
قدس سرہ انی رأیت فی الانجیل المذکور ان احوال نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ والصحابۃ وسلم مذکور فیہ بما
یزید الی نصف الکتاب فی اوصافہ وحالاتہ بتقاریب مختلفۃ کما ان فی فرقاننا ذکر عیسی فی مقامات شتی
بتقاریب مختلفۃ فالمحمود قدس سرہ اتم ترجمتہ واعطی الملک لکن بعض ما فیہ ترجمہ لنفسہ وحفظہ عندہ فلما تم ترجمتہ
افقدہ الملک وقال لخدامہ خذوا ما عند المحمود من القراطیس المکنونۃ فاخذوا منہ وترکہ عریانا انتہی اور اصل
توریۃ موسی علیہ السلام کی معدوم ہونی کی علماء یہود اور نصاری بہی قایل ہین اور اتفاق رکہتی ہین کہ بعد معدوم ہو
عزرا نبی نی پہر جمع کی علیہ السلام تاہم بنی ہارون مین توریۃ صحیح کا وجود متحقق ہوا ہی جیسا کہ اقوال
آیندہ سی منکشف ہوگا اور تراجم مروجہ ہرگز اوسکی ترجمہ نہین ہین ایسی کہ جو آیتین اوسمین متحقق
ہوئی ہین ان تراجم مین اونکا وجود بہی نہین **قال** کعب الاحبار کان لابی سفر من التوریۃ یدخلہ تابوتا
ویختم علیہ فلما مات ابی فتحتہ فاذا فیہ ان نبیا یخرج فی آخر الزمان ہو خیر الانبیاء وامتہ خیر الامم ہم یشہدون

ان لا اله الا الله ویکبرون الله الله علی کل شرف ویصفون فی الصلوة کصفوفهم فی القتال قلوبهم مصاحفهم یاتون یوم القیمة غرا محجلین امة احمد وامته الحمادون یحمدون الله علی کل شدة ورخاء مولده مکة ودار هجرته طابة لایلقون عدوا الا وبین ایدیهم ملائکة معهم رماح یحنن الله علیهم کتحنن الطیر علی فراخها یدخلون الجنة تاتی ثلثة منهم فیدخلون الجنة بغیر حساب وتاتی ثلثة منهم بذنوب وخطایا فیغفر لهم وتاتی ثلثة منهم بذنوب وخطایا عظام فیقول الله سبحانه وتعالی اذهبوا بهم فزنوهم وانظروا الی اعمالهم فیزنونهم ویقولون ربنا وجدناهم قد اسرفوا علی انفسهم ووجدنا اعمالهم من الذنوب کامثال الجبال غیر انهم کانوا یشهدون ان لا اله الا الله فیقول الله سبحانه وعزتی وجلالی لااجعل من اخلص الشهادة لی کمن کفر انتهی پس واضح ہوا کہ اصل انجیل اور ترجمہ صحیح تورتیہ کا بعد نبی آخر الزمان صلی الله علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی موجود تھا مگر مخفی ومستتر تھا مہرین ہو کر بڑی احتیاط سے رکھی جاتی تھی اونکی اظہار کی اجازت نہتی اب یا وہ تلف ہوی ہون یا اوسی طرح اب بھی بعض جا مختوم اور بقفل مکتوم ہون ورانۃ ایک سے دوسری تک پہونچتی چلی آتی ہون اس امر چہارم کی لکہنے سے مجہی صرف یہی غرض ہی کہ بعض ناواقفین اہل اسلام کا شبہ بدین اظہار رفع کردن کہ کتب مقدسہ مروجہ حال منزل من السما نہین ہین بیجی علما بعض اوقات فرماتی ہین کہ اہل اسلام کی نزدیک یہی تورتیہ وانجیل مسلم اور انہین کو کلام الہی جانتی ہین لیکن بوقت مناظرہ براہ تعصب ان سے انکار کرتے ہین اور بعضی اہل اسلام ناواقف کہ جابجا قران شریف مین لفظ تورتیہ وانجیل پاتی ہین شبہہ کرتی ہین کہ شاید انہین تورتیہ وانجیل مروجہ حال کیطرف قران ناطق ہوا ور علما اسلام تعصبا انکار کرتی ہون اسکے دفع کو مینی یہہ تحقیق لکہی ہی اور اس تحقیق کا زیادہ اثبات اقوال آتیہ سے بہی ہوگا اب مقصود مین شروع کرتا ہون اور اقوال علما مسیحی اپنی مدعی پر نقل کرتا ہون تو ہنی بیس مورخ کتاب چہارم تاریخ کی باب ہجدہم مین لکہتا ہی کہ جسٹن شہید نی بمقابلہ طریفون یہودی کی چند پیشین گوییان ذکر کرکی کہا کہ یہودی نی انہین کتب مقدسہ سے نکال ڈالا ہی اور ڈالش نی اپنی کتاب کی جلد سوم مین لکہا ہی کہ مجہی شک نہین کہ جسٹن نی وقت مباحثہ طریفون یہود کی الزام اخراج عبارت کا یہود کو دیا اگرچہ بالفعل وہ عبارتین نسخہ عبری وسیپٹواجنٹ مین موجود نہین مگر جسٹن کی عہد مین اور ارنیوس کی زمانہ مین دونو نسخون مین موجود اور جزو کتاب تہین بالتخصیص وہ عبارت جو کتاب برمیاہ مین تہی اور گریب حاشیہ کتاب ارنیوس مین اور سلبر جیس حاشیہ کتاب جسٹن مین گمان کرتی ہین کہ جناب پطرس حواری کو وقت تحریر درس چہٹی باب چوتہی نامہ اول مین اسی پیشین گوئی کی طرف لحاظ تہا اور ہارن صاحب تفسیر بیل جلد چہارم تفسیر مین لکہتی ہین کہ جسٹن بمقابلہ طریفون یہودی دعوی کرتا تہا کہ عزرا نی

لوگون سی کہا تہا کہ طعام عید فصیح طعام خداوند ہماری مسیح کا ہی اگر خداوند کو اس طعام سی بہتر جانوگی اور
اوسپر ایمان لاؤگی تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اور جو اوسپر ایمان نہ لاؤگی اور اوسکا وعظ نہ سنوگے
تو تمپر غیر قومین استیلا کرینگی اور دای سیکر لکہتی ہین کہ یہہ فقرہ غالب ہی کہ باب ششم عزرا مین جو تہا
اور اکلیسون ہوگا اور ڈاکتر ای کلارک صاحب تین کی تو اال کی تصدیق کرتی ہین ان اقوال
سی جیسا کہ تحریف کتب عہد عتیق ثابت ہوتی ہی اوسیطرح نامعتمدی نسخہ عبری اور ترجمہ سبعینہ
کی کہ دو سو برس قبل از تولد مسیح بہتر احبارنی یونانی زبان مین ترجمہ کیا تہا متحقق ہوی خیر یک شد نہ
دو شد اب علماء مسیحی انکی صحت کا دم نہ مارین ہنری و اسکاٹ مفسر بیبل جلد اول تفسیر مین تصریح کرتے
ہین کہ اکسٹاین درباب تاریخ عمر بزرگان کہ مثلا ادم کی عمر عبری مین ایک سو تیس اور یونانی مین
دو سو تیس لکہی ہی علی ہذا القیاس اور وتکی عمر یہود پر الزام تحریف دیتا تہا کہ اونہون نی نسخہ عبری
مین تحریف کی ہی اور جمہور قدماء مسیحیونکی یہی رای تہی اور کہتی تہی کہ یہہ تحریف سنہ عیسوی
مین واقع ہوی لیکلرک اور میکالس وسمدر و شب اسٹاک وغیرہ علماء مسیحی اس بات کی قائل ہین کہ
ایوب محض اسم فرضی اور اوسکی کتاب محض افسانہ ہی بلکہ علماء یہود سی ربمانی وغیرہ بہی اسی بات
کا قایل ہے مگر یعقوب اپنی نامہ کی باب پنجم مین صبر ایوب کا حوالہ دیتا ہی اس سی لاعلمی یعقوب کی حال
ایوب سی ظاہر ہوتی ہی یہہ نامہ کی غیر الہامی ہونی کی دلیل شمار ہوگی این گل دیگر شگفت مدعی
سست گواہ چست بعض مفسرین انجیل باب اول انجیل متی کا ستر ہوان درس غلط بتاتی ہین
اور عذر کرتی ہین کہ یہہ بات سماعت پر موقوف تہی الہام سی تعلق نہین رکہتی تہی متی نی اسی بی الہام
لوگون سی پوچہہ کر لکہا ہو یہہ عذر من قبیل الفرار عن المطر والوقوف تحت المیزاب ہی اور مسلزم چند
شنایع ہی اول یہہ کہ جب جناب متی باوصف حواری ہونی اور قرب عہد مسیح کی اور صاحب الہام
ہونی اور مولف انجیل ہونی کی مسیح کا نسب نامہ صحیح نہ دریافت کرسکی تو علماء مسیحی کہ ان امور سی معرا ہے
ہین نسبتہ کتب کی منسوب الیہم کیطرف کسطرح بصحت دریافت کرسکتی ہین جب حواری کی تحقیقات غلط ہو
تو انکی تحقیقات اغلط ہونگی دوسری یہہ کہ حضرت متی کو اگر نسب نامہ صحیح معلوم نہو تو کیا معاذ اللہ
اسقدر علم و عقل بہی نہ تہی کہ تیرہ اور چودہ اور پندرہ مین امتیاز کرین ہان علماء مسیحی یہہ عذر کرسکتے
ہین کہ مثل اصول تثلیث کی یہہ تینون عدد بہی متحد بالذات ہین انکا بہید بہی کلام ربانی مین بیان نہین
ہوا تیسرے یہہ کہ جب حضرت متی نی اس امر سمعی مین غلطی کی تو دا امور سماعی مین بہی احتمال
خطا جاری ہی اس صورت مین اونکی بات کا اعتبار نرہا اسواسطہ کہ اکثر امور مندرجہ انجیل متعلق بسمع

دوسری مین اب یہہ فرماتی ہین کہ جناب متی کی خطا اور غلطی کا اقبال سہل ہی یا تحریف قبول کرنی آسان ہے
ان صاحب وغیرہ بعض مفسرین بیبل اقرار کرتی ہین کہ درس ہفتم و ہشتم باب پنجم نامہ اول یوحنا مین
تحریف واقع ہوی اور عہد جدید مین قریب ساٹھہ مقام کی من جانب مفسرین اقبال تحریف پایا جاتا ہے
شاید علماء مسیحی جو منکر تحریف ہین اونہون نی باصطلاح خود تحریف کا کسی اعتماد اور صحت کا ساری
فلک ٹہرایا ہوگا اسیواسطی باصرار تمام فرماتی ہین کہ بیبل مین تحریف واقع بلکہ ممکن نہین گنبس برسٹر
روم اور دیونیشس کتاب مشاہدات یوحنا کو سرن تہس ملحد کی تصنیف اور اوسکا کلام بتاتی ہین
نہ یوحنا کا اور چوتہی صدی مین کونسل لوڈیسیا نی بہی کتاب مشاہدات یوحنا کو تسلیم نکیا اور سب
کتب عہد جدید کو تسلیم کیا اور یوسی بیس اور سرل اور تمام کلیسا یروشالم نی اس کتاب کو رد کیا
لیکن کلیمنس اسکندریانوس و ترتیلین و ارجن و سابی پرن نی کتاب مشاہدات کو بہی الہامی قبول
کیا شاید اوسی اصول موضوعہ بموجب یعنی خلاف عقل اور مضامین تخیلہ درج ہونی سی ان اقوال سے بہی
بطلان اور مجعولیت کتاب مشاہدات کی واضح ہوی ویسی ہے یہہ بہی ثابت ہوا کہ کونسل لوڈیسیا کی
جس مین تشخیص صحت اور غیر صحت کتب کی واقع ہوئی تہی رد اور منسوخ ہوی اور ملحد کا کلام بہی تو
محکمہ اپیل مین الہامی مقرر ہوا اور باعث منسوخی رای اہل کونسل کی کتب مروجہ حال کی بہی صحت
لائق اعتبار نرہی اسلئی کہ اگرچہ یہہ منسوخی بطور ترمیم فرض کیجای مگر اہل کونسل کی رای مین غلطی
پائی گئی ڈاکٹر کریز بیک انجیل متی مین تین سو ستتر ۳۷ سہوایات و الفاظ تسلیم کرکی بدعتیون کا تصرف
ظاہر کرتی ہین اونمین سترہ بہت گران اور تیس ۳۰ گران یعنی اول سی گرانی مین کم اور باقی خفیف
ملاحظہ ڈاکٹر کنی کاٹ صاحب یہہ فرماتی ہین کہ اگر تمام عبارۃ محرفہ خارج کیجاوی تو کسی مسئلہ معتد بہ دین
عیسوی مین کوی نقصان لازم نہین آتا اور اگر تمام عبارت ملحقہ داخل کیجاوی تو کوئی مسئلہ معتد بہ دین
زیادہ نہین ہوتا یہہ عجب لطف ہی کہ سخت تصرفات بہی موجب خلل نہون بلاتشبیہ یہہ ایسی بات ہی
جیسا کوئی عزت بدکردار آدمی بعد رسوای اور سزا پائی او تشہیر اور ضرب و شلاق و تعذیر کی کہا کرتے
ہین کہ اس سی کیا ہوا ہماری عزت مین کچہہ خلل نہین آیا بخیر علماء مسیحی تحریف کا اقبال دعوی گذرانین
خلل کا انکار کیجاوین لیکن اس حالتمین اس بات کا ہیدا ارشاد ہو کہ اسی مجموعہ عہد جدید مروجہ حال
کی مومنین باہم کیون اختلاف کرتی ہین کہ کاتہلک کا اعتقاد مخالف لوتہریون کی ہے اور ایک
دوسری کی تکفیر کرتا ہی علی ہذا القیاس اور فرق کثیرہ اور انہین کتابون سی وہ فرق کثیرہ پیدا
ہوی اور موجب اختلاف بظاہر یہی ہی کہ ہر ایک فرقہ کی کتابین اکثر مقامات مین عبارۃ اور الفاظ

مین مجلف ہین علما مسیحی علی الخصوص مورخین تسلیم کرتی ہین کہ مسیح کی تعلیم کا مطلب اونکی حواریون
نی بہی بالکل و بتمامہ نہین سمجہا اور اونکا ایمان دنیوی نعمتون مین اور فایدون کی امید مین لگا تہا
اور سست تہا ولیم میور صاحب نی بہی دفعہ تیرہوین تاریخ کلیسا مین اسکی تصریح کی ہی مگر یہہ
فرماتی ہین کہ بعد لینی روح القدس کے وہ سمجہہ گئی اہل اسلام کی نزدیک لینا
روح القدس کا ممنوع نہ سمجہنا حسب اقرار بحالہ رہا اور علما مسیحی یہہ فرماوین کہ جب مسیح کے
مخصوص شاگرد باوصف کمال مصروفیت مسیح کی اور کثرت صحبت اور خدمت کی باوجود فصاحت
لسان و بسط بیان کی اصل مطلب سمجہی تو حواریونکی شاگرد کیونکر سمجہی اور مترجمون کو کسطرح سی لگا
مطلب غیر لغت کا مفہوم ہوا کہ اونہون نی کسو وقت مین روح القدس بہی نہین لی بسبب لاعلمی اصل
لغت کی اور بی استعدادی یا کم توجہی یا بددیانتی کی مترجمون نی جو چاہا تحریر کیا پہر بعضی دینی اصلاح
ہوئی پہر اپنی نفسانی خواہشون کی موافق تغیرات دیتی رہی یہان تک کہ وہ ایک نئی چیز ہوا جیسا
کہ اربانوس شامن نی بیبل مطبوعہ ۱۶۲۵ عیسوی کی مقدمہ مین یہہ امور تبصریح لکہی ہین یعنی حالتین
کہ مترجمونکا یہہ حال اور اصلاح دینی والون کا یہہ نقشہ اور روح القدس کے وہ صورت اور تغیرات کا
وہ ڈول ہو کہ کلام الہی کچہہ کا کچہہ ہو وی دعوی صحت اور وثوق کا بلاشبہہ برجای خود ہے علما
مسیحی دعوی کرتی ہین کہ حسب اشارات انجیل کی ثابت ہی کہ اہل بدعت اور پیغمبر کاذب باطل تعلیم
دینی والی آوینگی حواریون کی خط سی ظاہر ہی کہ اونہین کیوقت مین اہل بدعت شروع ہوئی اور بعد
وفات حواریونکی وہ تعلیم بڑہ گئی دیکہو ولیم میور صاحب نی بہی تاریخ کلیسا کی دفعہ چوتیسوین مین
اس امر کی تصریح کی ہی اب ہر ایک شخص یقین کر سکتا ہی کہ بدون درج ہونی انجیل کی وہ تعلیم کاذب
کب لایق اعتماد ہو سکتی ہی پس ضرور ہوا کہ بدعتیون نی کتب عہد جدید مین تحریف کی اور وہ باطیل مندرج
کئی یہان تک کہ اصل دین مسیحی نیست و نابود ہوا اور ہر ایک نی اپنی رای کی موافق قواعد مقرر کئی کہ کوئی
فرقہ کسو نام سی اور کوئی کسو لقب سی ہر ایک بستی مین مشہور ہوا مثلاً کوئی کا تہلک اور کوئی
کونگریگیشنلست اور پرسبٹیری چ اور کوئی ایپسکوپالیای اور کوئی باپسٹ اور کوئے
کو یکری کوئی میتہودستی وغیرہ جیسا کہ جلد ثالث تاریخ ڈاکٹر ٹیلر صاحب سی مفصل واضح ہوتا ہے
اور سولہوین صدی مین مارٹین لوتہر صاحب نی فرقہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد ڈالی تصریح ان اختلافات
اور انکی عقاید خلافی کی خارج از بحث ہی مگر بی اعتمادی بیبل کی واسطی اسیقدر کافی ہی علما مسیحی
باتفاق مدعی ہین کہ بعضی مسیحی جو فیلسوفون کیطرح بحث کرتی تہی اونہون نی تیسری صدی مین یہہ

دستور جاری کیا کہ ایک کتاب حسب اپنی خواہش کی تالیف کر کی کسو حواری یا معروف اسقف کی
نام سی رواج دی اور کئی سو برس تک رومی کلیسا مین یہہ دستور جاری رہا آب مین پوچھتا ہون کہ
رواج اِس دستور کا تمہاری اقرار سی ثابت اور موقوفی کا ثبوت تمہاری ذمہ باقی ہی اور بھی بموجب
تمہاری اِس اقرار کی سب کتب عہد جدید مروجہ حال لعین ہذہ الاحتمالات بی اعتبار ٹہرتی ہین معہذا
علمای مسیحی غور فرماوین کہ جن اناجیل کی مضامین مطابق قرآن مجید کی ہین اہل اسلام اونکی مجعولیت
کب تسلیم کرینگی بلکہ اناجیل اربعہ مروجہ حال کہ اکثر جا مخالف قران مجید ہین انکو بسہولت مجعول
مان لینگی علاوہ اسکی قدیمی فرقہ مسیحیونکا کا تہلک ہی رُوما مین اِس فرقہ کا بڑا اقتدار ہوا اور فرقہ
پروٹسٹنٹ تخمیناً تین سو برس سی پیدا ہوا ہی پس جس حالت مین کہ فرقہ قدیمی نی ایک دستور جاری کیا ہو
اور اوسکی اجرا مین کمال سعی کی ہو تو اس فرقہ حادث یعنی پروٹسٹنٹ سی کہ اونکی نزدیک بدعتی بلکہ کچھہ
اور ہین وہ دستور بند نہین ہو سکتا ہی پس درباب موقوفی دستور انکا قول نامقبول اور
سعی نامشکور ہی بالجملہ بی اعتباری کتب عہد جدید کی مرتفع نہین ہوتی غرضکہ یہہ تین قول اخیر یعنی
صرف واسطہ اثبات بی اعتباری میل کی وارد کئی ہین اور التزاماً تحریف کی بھی مثبت ہین تلک عشرۃ
کاملۃ علمای مسیحی کبھی کبھی خواہش اس امر کی کرتی ہین کہ نبی آخر الزمان کا کیا ذکر یہود نی تحریف کیا اور
کتب مقدسہ سی نکالا اسلئی خاص بپاس خاطر علمای مسیحی کی بطریق ایجاز و اختصار کی بطور مشتی نمونہ
از خرواری تھوڑا ذکر یہود کی اِس تحریف خاص اور بی دینی کا کیا جاتا ہی **روی** ذہب ابن منبہ
انہ قال قرأت فی کتاب اللہ المنزل علی شعیا من نبی اسرائیل ان قم فی قومک فقل یا سماء اسمعی و یا
ارض انصتی لان اللہ سبحانہ یرید ان یقص شان نبی اسرائیل انی ربیتہم بنعمتی واثرتہم بکرامتی واخترتہم
لنفسی وانی وجدت نبی اسرائیل کالغنم الشاردۃ التی لا راعی لہا فرددت شاردتہا وجمعت ضالتہا
وداویت مریضہا وجبرت کسیرہا وحفظت سمینہا فلما فعلت ذلک بطرت فتناطحت کباشہا فقتل
بعضہا بعضاً فویل لہذہ الامۃ الخاطئۃ وویل لہؤلاء القوم الظالمین انی اقسمت یوم خلقت السموات
والارض قضاءً حتماً وجعلت لہ اجلاً مؤجلاً لا بد منہ فان کانوا یعلمون الغیب فیخبرونک متی حتمتہ وفی ای زمان
یکون فانی مظہرہ علی الدین کلہ فیخبرونک متی ہذا ومن القیّم ومن اعوانہ وانصارہ ان کانوا یعلمون فانی
باعث بذلک رسولا من الامیین لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا قوال بالہجر والخنا
اسددہ لکل جمیل واہب لہ کل خلق کریم واجعل السکینۃ علی لسانہ والتقوی ضمیرہ والحکمۃ منطقہ والصدق
والوفاء طبیعتہ والعفو والمعروف خلقہ والحق شریعتہ والعدل سیرتہ والاسلام ملتہ ارفع بہ من الوضیعۃ

واغنى به من العيلة واهدى به من الضلالة والف به بين قلوب متفرقة واهواء مختلفة واجعل امته
خير الامم ايمانا لى وتوحيدا لى واخلاصا بما جاء به رسولى الهمهم التسبيح والتحميد فى مساجدهم وصلواتهم
ومنقلبهم ومثواهم يخرجون من ديارهم واموالهم ابتغاء مرضاتى يقاتلون فى سبيلى صفوفا ويصلون
لى قياما وركوعا وسجودا ويكبرونى على كل شرف ربهم ان الليل لله النهار ذلك فضلى اوتيه من اشاء
وانا ذو الفضل العظيم انتهى يهه كتاب حزقيل عليه السلام كى هى يهود نى مقام بشارت مين تحريف كى

وروى ان عمر رضى الله عنه قال لكعب الاحبار يا كعب ادركت النبى صلى الله عليه وسلم
وقد علمت ان موسى بن عمران تمنى ان يكون فى امته فلم تسلم على يده ثم ادركت ابا بكر وهو خير
منى فلم تسلم على يده ثم اسلمت فى ايامى فقال يا امير المؤمنين لا تعجل على فانى كنت
اتثبت حتى انظر كيف الامر فوجدته كالذى هو فى التورية فقال عمر رض وكيف هو فيها قال كعب
فى التورية ان سيد الخلق والصفوة من ولد آدم يظهر من جبال فاران من منابت القرظ من الوادى
المقدس فيظهر التوحيد والحق ثم ينتقل الى طيبة فيكون حزوبه وايامه بها ثم يقبض فيها فيدفن بها
قال عمر رض ثم ماذا قال ثم يلى من بعده الشيخ الصالح قال ثم ماذا قال ثم يموت تبيعا قال عمر رض ثم ماذا
قال ثم يلى القرن الحديد فى لفظ صدع من حديد قال عمر رض وادفراه ثم ماذا قال كعب ثم يقتل شهيدا
قال عمر رض ثم ماذا قال كعب ثم يلى صاحب الحياء والكرم قال عمر رض ثم ماذا قال كعب ثم يقتل مظلوما قال
عمر رض ثم ماذا قال كعب ثم يلى صاحب المحجة البيضاء والعدل السواء صاحب الشرف التام والعلم الجام قال عمر
ابو الحسن على قال كعب ثم يقتل شهيدا قال عمر رض ثم ماذا قال كعب ثم ينتقل الامر الى الشام قال عمر رض
حسبك يا كعب ومثل هذا يروى عن الاسقف الذى ساله عمر رض عن الخلفاء الدفر بالدال المهملة النتن
والحديد وذر وانما قال عمر رض وادفراه تواضعا اخبر عن ذكر الحديد بمحاسن صفاته وشدة باسه وذكر
نتنه وقول من قال ارادوا ذلاه ليس صحيحا ولا يادى الى صحته وشبهة انتهى اكثر ابواب كتاب
اشعياء مين يهه مضمون درج هى ليكن اخير بشارت مين تحريف كى هى

وروى الواقدى عن ثعلبة بن ابى مالك القرظى ان عمر رض سال ابا مالك وهو ابو ثعلبة هذا وكان من احبار
اليهود فقال اخبرنى بصفة النبى صلى الله عليه وسلم فى التورية فقال ان صفته فى التورية بنى
هارون التى لم تبدل ولم تغير احمد من ولد اسمعيل بن ابراهيم وهو آخر الانبياء وهو النبى العربى
ياتى بدين ابراهيم الحنيف يتزر على وسطه ويغسل اطرافه فى عينيه حمرة وبين كتفيه خاتم النبوة
ليس بالقصير ولا بالطويل يلبس الشملة ويجتزئ بالبلغة ويركب الحمار ويمشى فى الاسواق

سیفه علی عاتقه لایبالی من لقی من الناس معه صلوة لو کانت فی قوم نوح ما ہلکوا بالطوفان ولو کانت
فی قوم عاد لما ہلکوا بالریح ولو کانت فی قوم ثمود لما ہلکوا بالصیحة مولده بمکة ومنشاءه وبدا نبوته
بہا ودار ہجرته بیثرب بین لابتی حرة ونخل وسبخة وہو امی لا یکتب ولا یقرأ المکتوب وہو الحماد
یحمد اللہ علی کل شدة ورخاء سلطانه بالشام وصاحبه من الملائکة جبرئیل یلقی من قومه
اذی شدیدا ثم یدال علیہم فیحصدہم حصدا یکون له وقعات بیثرب یکون لہا له ولہا
علیه ثم له العاقبة معه قوم ہم الی الموت اسرع من الماء من رأس الجبل الی اسفله فی صدورہم
اناجیلہم وقربانہم دماؤہم لیوث النہار رہبان اللیل یرعب عدوہ منه من مسیرة شہر یباشر
القتال بنفسه حتی یجرح ویکلم لا شرطه ولا حرس ولا حرس اللہ یحرسه انتہی اسیطرح کی اور بہت
روایات ہین اخبار سے کہ بعد اسلام کے اونہون نے صاف اقرار کیا ہے کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ
علیه وسلم باسمه الشریف وجمیع صفاته الکاملة توریت مین مبشر بہ ہین اسیطرح بعض زبور وانجیل
کہ ابہی تک اونکی نسخہ بعض یہود پاس محفوظ ہین باسمه الشریف وصفاته الکاملة بشارة موجود
ہے چنانچہ یہہ زبور منجملہ اونکی ہے یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیک من اجل ذلک ابارک علیک
فتقلد السیف فان بہاءک وحمدک الغالب بورکت کلمة الحق فان ناموسک وشرائعک مقرونة
بہیبة یمینک سہامک مسنونة والامم یخرون تحتک کتاب حق جاء اللہ من الیمن والتقدیس من جبل
فاران وامتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسه وملک الارض ورقاب الامم انتہی اور ایک زبور یہہ
ہے **لقد انکشفت** السماء من بہاء احمد وامتلأت الارض من حمده انتہی اب یہود نے ان
سب مقامون مین بخوبی تغیر وتحریف کی ہے اور واضح رہے کہ اہل کتاب قبل از ولادت نبی آخر
الزمان صلی اللہ علیه وآله واصحابه وسلم بتصریح اسم مبارک اور جملہ علامات کی توریت ودیگر
کتب انبیا سے بعثت کی خبر دیتے تہے اور تعیین مواقع اور مواضع بشارة کی کرتے تہے بعد ظہور
نبی آخر الزمان صلی اللہ علیه وسلم یہود نے بعض کتب برے تلف کین اور بعض سے
وہ مقامات نکال ڈالے اور ابواب وآیات کتب مین تصرفات کئے اور یہی باعث ہے نشان ابواب
کا اور زبورونکا کتب مروجہ حال سے مطابق نہین ہو سکتا ہے میرا دل تو نہین چاہتا ہے مگر
بمجبوری تہوڑا حال مسیحیونکا بہی لکہتا ہون تاکہ یہہ اپنی نسبت شاکی نہون کہ ہمین کیون چہوڑ گئے
رُوِیَ ان امیر المومنین علیا رضی اللہ عنه نزل بالبلیخ الی جنب دیر فاتاه قیم الدیر
فقال یا امیر المومنین انی ورثت عن ابائی کتابا قدیما کتبه اصحاب المسیح علیه السلام فان شئت

قراءته عليك قال نعم هات الكتاب فجاء بكتاب فاذا فيه الحمد لله الذي قضى فيما قضى وسطر فيما سطر
انه باعث في الاميين رسولا منهم يعلمهم الكتاب والحكمة ويدلهم على سبيل الجنة لا فظ ولا غليظ ولا صخاب
بالاسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح امته الحمادون لله في كل هبوط ونشز وصعود
يذلل السنتهم بالتكبير والتهليل ينصره وينهم على كل من ناواه انتهى **وروى** ان ابا ذويب
قال دخلت في سياحتي وبرافقت لراهب القيم عليه اعندك فايده قال نعم لك يا عربي
قلت هاتها فاخرج الى ورقة فيها اربعة اسطر فذكر انها من الكتب المنزلة ففي السطر الاول
منها يقول الجبار تبارك وتعالى انا الله لا اله الا انا وحدي لا شريك لي والسطر الثاني محمد المختار
عبدي ورسولي والسطر الثالث امته الحمادون امته الحمادون والسطر الرابع عاره الشمس
عاره الشمس عاره الشمس انتهى **روى** محمد بن الديال عن بعض الانصار انه قال اوحى الله
الى عيسى عليه السلام يا عيسى اسمع قولي واطع امري يا بن الطاهرة البكر البتول فاني خلقتك من
غير فحل وجعلتك آية للعالمين فاياي فاعبد وعلي فتوكل وخذ الكتاب بقوة وفسره لاهل سوريا
وبلغ من بين يديك اخبرهم اني انا الله البديع الدايم الذي لا يزول صدقوا النبي الامي الذي يبعث
في آخر الزمان صاحب الجمل صاحب النساء الكثير الازواج القليل الاولاد نسله من المباركة التي مع
امك في الجنة له منها ابنة لها فرخان يستشهدان دينه الحنفية وقبلته يمانية وهو رحمة للعالمين
له حوض ابعد من مكة الى مطلع الشمس فيه آنية مثل نجوم السماء وله لون كل شراب الجنة وطعم
كل ثمار الجنة من شرب منه شربة لا يظما بعدها يصف لله قدميه كما تصف الملائكة تخشع له
قلبه النور في صدره والحق على لسانه تنام عيناه ولا تنام قلبه له تدخر الشفاعة وعلى امته تقوم
الساعة انتهى واضح ہی کہ قدمار مسیحی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بحث
تعدد ازواج مطہرات کی کہ نسبت داؤد و سلیمان علیہما السلام کی کچھ بھی نہیں کلام
کرتی ہیں اور اپنی تئیں مورد اوس غضب الہی کا ٹھہراتی ہیں جو سفر رابع یعنی سفر العدد توریت کے
بارہویں باب میں ہارون اور مریم کی نسبت لکھا ہوا ہی اسی سبب سی کہ اونہوں نی کلام
کیا تھا حضرت موسی علیہ السلام پر جب اونہوں نی امراۃ حبشیہ سے نکاح کیا تھا
روی عن عبد الله بن عباس رض ان كتاب النبي صلى الله عليه وسلم لما بلغ قيصر ملك الروم
جمع بطارقته وعظماء دينه وعرض عليهم الاسلام فانكروا ذلك انكارا شديدا فقال لهم قيصر انما
اردت به اختباركم فقد علمت الآن حفظكم لدينكم فقام راهب عظيم القدر فيهم فقال ايها الملك انك

تعلم ان ہذا العربی ہو النبی الذی بشر بہ عیسی علیہ السلام وانہ راکب الجمل الذی یجیئ بعد راکب الحمار مولدہ
بمکۃ ومہاجرہ طابۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون وذکر کلاما طویلا فی ہذا الفن انتہی

۵ روی الواقدی ان ہرقل کان بعث الی النجاشی بشمامسۃ یقرؤن علیہ الانجیل وغیرہ وکان
النجاشی من اعلم الناس بکتب اللہ سبحانہ فی عصرہ فاذا تعلموا ما یریدون رجعوا الی ہرقل وبعث
غیرہم للقراءۃ علی النجاشی وان قیصر قال یوما للعلماء دینہ اہہنا احد ممن قرأ علی النجاشی قالوا
نعم عشرۃ من الشمامسۃ فاحضرہم ثم سألہم عن اعلمہم فاشاروا الی احدہم فخلا بہ وقال لہ الا تخبرنی
عن النجاشی قال بلی ایہا الملک انا اخبرک من کل من عندہ بعد مقام اربعۃ اعوام وقد عرفت امرہ
کلہ فعن ای شیء یسأل الملک من امرہ قال قیصر ہل تذکر ہذا العربی الذی یقول انہ نبی قال
نعم انہ وضع الانجیل امامہ ولیس عندہ غیری فقرأ احمد النبی الامی العربی یرکب البعیر ویجبر
الکسیر یخرج من مکۃ الی یثرب وہو خیر الانبیاء یتقدم فیما بین عیسی والساعۃ فمن ادرکہ
واتبعہ رشد ومن خالفہ ہلک وانت تعلم ہذا انبالہ وحضرت اصحاب محمد ﷺ یتکلمون عندہ فخاطبہ
ابن عم محمد ﷺ خطابا ابکاہ حتی ابل لحیتہ بدموعہ ثم قال اشہد انہ النبی العربی الذی بشر بہ عیسی
المسیح علیہ السلام وہو خیر الانبیاء فقال قیصر صدق النجاشی ولولا انی اضن علی ملکی ولا
تابعنی الروم ان خالفت دینہم لاظہرت تصدیقہ وسیظہر دینہ علی منتہی الخف والحافر ثم
قال للشماس علی ای دین انت قال لولا ان اکرہ خلاف الملک لاتبعت محمدا ﷺ فقال لہ
قیصر لا تخفنی واکتم امرک عن الروم وتوجہ الی حیث شئت او اقم فقال الشماس انی لارید اللحاق
بہ قال اذہب فذہب متوجہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان بالبلقاء اخذہ قوم فبلغ
ذلک قیصر فکتب الی عاملہ بالبلقاء ان اطلب الذین قتلوا عبدی فاقتلہم بہ فطلبہم فظفر بہم فقتلہم
ثم قتلہم

۶ روی عن عبد اللہ بن مالک انہ قال قدمت الیمامۃ فی خلافۃ عثمان رضی اللہ
عنہ فجلست فی نادی حجر وبہ قصبۃ الیمامۃ فقال رجل فی النادی بینا انا یوما عند ہودہ ذی التاج
اذ دخل حاجب ہودہ فقال لہ ہذا راہب الشام یعنی دمشق یستاذن علیک فاذن لہ فدخل
فرحب بہ ہودہ وتحادثا فقال لہ الراہب ما اطیب بلاد الملک فقال ہودہ اجل ہی ریف العرب
واضحۃ بلادہا قال الراہب اتت بلاد محمد ﷺ ہذا الذی یدعو الناس الی دینہ من بلاد الملک قال
ہودہ یومنا قریب بشیر قد جاءنی کتابہ یدعونی فلم اجبہ الی ما سأل فقال الراہب لم
قال ضننت بملکی وخشیت ان یذہب اذا صرت تبعا لہ فقال الراہب لو اتبعتہ لملکک والخیر لک

في اتباعه فانه النبي الذي بشر به عيسى عليه السلام ووصفه في الانجيل بصفته فقال هوده الراهب
فما لك لا تتبعه قال اجد في احده واحب الخمر وسو بجرمها فقال هوده ما ارى في الا تتبعه وسائله ان يقر على
ملكه لقد وعد في رسوله بذلك ثم امر كاتبه فكتب الى النبي صلى الله عليه وسلم كتاباً وبعث اليه رسوله بهدية و
شعر قومه بذلك فاتوه وقالوا ان تبعته خلعناك فارتجع الرسول ورفض ما كان عزم عليه ولبث الراهب
عنده في كرامته وكان يفد عليه كل عام ثم ظعن الراهب الى الشام فلقيته عند ظعنه فقال له احق ما ملت
لهوده في امر محمد قال نعم فاتبعه قال فرجعت الى اهلي فتجهزت واتيت الى النبي صلى الله عليه وسلم
واخبرته بما سمعته وامنت به واما هوده فكان قد اتى ملك الروم قيصر وتوجه وملكه على قومه وكان
يتعهد بالصلاة النفيسة كل عام فمن ذلك وفد عليه الراهب المذكور وقيل ان الذي ملكه وتوجه كسرى
انتهى اور اسيطرح كى روايات بكثرت موجود هين پس اس بيان سے واضح ہوا كه كتب عهد عتيق مين اور نيز
انجيل مين بتصريح تام نبي آخر الزمان صلعم كى بشارات موجود تهين جب يهود اور مسيحيون نى ديكها كه باوجود تصريح
ہونى اسم مبارك اور اوصاف مشہوره كى ايمان نه لانا موجب طعن خلق ہى براه نفسانيت وتعصب
يا كتب مشتمله بشارات مذكوره عن اصله تلف كين يا ترتيب ابواب وآيات خراب كركى آيات بشارات
بالكل يا اكثر نكالين مگر بباعث لاعلمى بعض صفات كى بعض آيات مثل بشاره راكب الجمل بحي بعد راكب
الحمار وغيره كچهه اول آخر سى تحريف هوكر باقى رهى تهين اور بعضى شايد سالم بهى رهى هون ديكهو ابو
يحيى بن عيسى طبيب كى كتاب كه اول عيسائى تهى بعد شرف اسلام كى رد مذهب مسيحى مين كتاب لكهى هى
اوسمين خوب دينداري مسيحيونكى ظاهر كى هى اور نيز يهه حال بهت هى كم لكها هى اگر علماء مسيحى زياده
خواهش كرينگى تو جواب الجواب مين بهت لكهونگا بالفعل صحيح صرف انصاف او سخن شناسى علماء
مسيحى كا امتحان منظور هى اسواسطى اسى مقدار په اكتفا كيا هى اب علماء مسيحى كى عرق ريزى اور كمال
سعى اور كوشش درباب صحت وصون وعدم تحريف كتب مقدسه غير صحيح حال كى پادري صاحبون نى
جو باقتداى قسيس فلپس كى درباب انكار تحريف تقرير كى هى او صون وحفظ پر استدلال كيى هين اور
مينى پادرى صاحب زمانه حال كى رسايل سى جمع كى لى تهى اور انكى عبارت سى اخراج كيى هين اور بعض
كتاب قسيس فلپس مين مفصل ومصرح ديكهى هين مجموعه ونتايج چند امور مين اونمين پهله امر درباب انكار
عن التحريف هين اول يهه كه يهود او عيسائيون كى نسبت يهه جو تحريف كى كهتا هون مين بى دينى
اور خواهش نفسانى اور طمع دنياوي اور رغبت شراب خوارى وديگر اشياء حرام مثل خوك وعداوت
نبى لاحق اور ترويج اپنى بدعات كى باعث سى جيسا كه اسى مقاله مين اچهى بخوبى لكها هى سب مراتب ثابت

کرچکا ہون دوسری یہہ کہ بانی اس تحریف کا یہود مین کون ہوا اور عیسائیون مین کون ہوا کہتا ہون اجمالاً
یہہ بات بہی اوپر بتا آیا ہون تفصیلاً مگر نام اپنی مفسرین سی پوچہو کہ اہل اسلام کی پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پہلی اونہون نی یہود کی تحریف پکڑی اور الزام تحریف کا دبا اور نیز عیسائیون کے
جعلسازی پکڑی اور روما مین جو رواج پاگئی تہی اوسیر آگاہ ہوی اور درپی موقوفی ہوئی تیسرے یہہ کہ
کس زمان اور مکان مین یہہ فعل واقع ہوا کہتا ہون مین مجمل یہہ بات کو بہی اوپر بتا آیا ہون مفصل
اپنی علما سی پوچہو چوتہی یہہ کہ اول کس کتاب مین کون کونسا درس اور لفظ مبدل اور محرف
کیا کہتا ہون مین اجمالاً اسی بہی اوپر ذکر کر آیا ہون مفصل اپنی علما سی پوچہو یا جو اصل کتابین مختوم
چہپی ہوئی یہود کی اور تمہاری پاس رکہی ہین اونسی مقابلہ کر کی معلوم کر لو اور اکثر اختلافات مسلمہ
او منظور مسیحیان یعنی تحریف غیر خفی بعضے کتابونکی حاشیہ پر بہی چہپی ہین اور جس نسخہ مین کہ ساتہ
زبان کا ترجمہ واحداً بعد واحد ایک زبان کی ترجمہ کی ایک سطر کی بعد دوسری زبان کی ترجمہ کی
سطر و ہکذا ساتون سطرین ساتون زبانکی ترجمہ کی طبع ہوی ہین اوسمین اگر ملاحظہ فرمائی گا اور
اوسکا مقدمہ نظر شریف سی گذری کا بہت خوش ہوجئی کا بالجملہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم کی بعثت سی پہلی تمہاری علمائی درباب تحریف جو پکڑی ہین اونہین سی پوچہو اونکا اظہار رکہو
اور وجہ ثبوت طلب کرو پانچوین یہہ کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
بشارت اور ذکر کس کس کتاب کس کس باب سی نکالا کہتا ہون مین کہ جن کتب مین اکثر بشارات اور ذکر پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اون کتابونکو علماء یہود ومسیحی نی بالکل مجموعہ بیبل سی نکالا
باب اور آیات کس شمار مین رہی چنانچہ اکثر اون کتب اور ابواب کی تفصیل اوپر لکہہ آیا ہون
چہٹی یہہ کہ نبی آخر الزمان صلعم کی وقت مین کونسی توریت اور انجیل رایج تہی اوسکی نشاندہی کرو
کہتا ہون مین توریت بنی ہارون کی اور ہرقل اور نجاشی والی انجیل مگر وہ بہی محرف ہوگئی تہی اور
ہوتی جاتی تہی وہ بہی اب مشہور نہین اگر ہوگی تو مختوم اور مقفل کتاب توریت بنی ہارون پاس اور
انجیل روما کی کتب خانہ یا حبشہ مین رکہی ہوگی یا بکثرت تبدل اور تشکلات سی وہ بہی اور چیز ہوگئے
ہوگی یہہ غور فرمائی کہ سنہ ۱۶۲۵ عیسوی مین بکمال تصحیح وسعی وکوشش بابا اربانوس ثامن کی جو بیبل
مطبوع ہوی مترجمونکی بدولت وہ تو باقی نرہی روز بروز نیا ایک مضمون ایجاد ہو کر ترجمہ ازسر نو
ہوتا ہی اور تحریف اور صلاح قرار واقعی ہوتی جاتی ہی اور جو مواضع ابطال تثلیث اور ثبوت نسخ و
تحریف اور بشارات نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ والہ وسلم دست برد محرفین سی بچی تہی اونکی اب

خبر لیجاتی ہی اگر کسو کو اسمین شبہہ ہو تو جملہ تراجم عربی و فارسی و اردو و انگریزی و عبری و لاطینی و یونانی
وغیرہ قدیم و جدید کو باہم مقابلہ کرکی اپنا شبہہ رفع کری بارہ سو ستر برس پہلی کی جو کتاب رایج
تہی مسیحیونکی بدولت وہ بعینہ اگر باقی نرہی تو کیا عجب ہی لیکن یہہ سبیل جواب رایج ہی بحثیہ یہہ
ہرگز نہتی اگر علماء مسیحی اسکی مدعی ہین تو زبانی باتین نہ بنائین وجہ ثبوت گذرانین متعہذا اگر مین توریت
اور انجیل قلمی ہر وجہ قدیم نسخہ کہنہ نشان دون تو لازم ہی کہ علماء مسیحی اوسی بالکل تسلیم کرین اوسمین
کچہہ حجت نکرین اور اسی طرح اکثر آیات محرفہ او بشارات مخرجہ کی بہی نشان دہی کر سکتا ہون لیکن جو
پہر بہی انکار کرین اور حجت کئی جاوین تو مطالبہ بی فایدہ ہی اگرچہ درحقیقۃ علماء مسیحی کو اوسکی انکار
کا حوصلہ نہین اسلئی کہ جو کتابین علماء مسیحی نی اختیار کی ہین اور جن بشارات معینہ بحق مسیح علی
نبینا و علیہ السلام کی اخراج کی مدعی ہین اونکی پاس اوسکی کون سی دلیل ہی جو مجہسی اونہین کے
مگر علماء مسیحی بعض اوقات ہٹ دہرمی سی جو چاہتی ہین فرمای جاتی ہین سوا اسکی یہہ جہوٹہی باتین
علماء مسیحی پر منقلب ہوتی ہین اسلئی کہ انکی قدما تحریف یہود کی قایل ہوی ہی استفسار اونسی کرتا ہون کہ
یہود نی کیون کی اور کسنی کی اور کب اور کہان اور اول کس کتاب مین کی اور مسیح ع کی بشارۃ کس کس
کتاب سی نکالی اور مسیح ع کی وقت مین کون سی توریت رایج تہی قطع نظر اسکی مین شروع اس مبحث مین
بیان کر چکا ہون کہ جب وقوع باوجود فعل کا یقین ہو تو لازم نہین کہ ان امور خارجیہ کا بہی علم ہو پس
اگر کوئی بالکل ان امور خارجیہ سی لاعلمی ظاہر کری تو جرم تحریف مین خلل نہین آتا اور یہہ استدلال
ہین درباب حفظ و صون عن التحریف اول یہہ کہ قبل ظہور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
کی کوئی فایدہ تحریف کا نہین اور بعد ظہور نبی آخر الزمان صلعم کی تحریف دشوار اور بلا موجب
ہی کہتا ہون مین یہی استدلال علماء مسیحی پر مقلوب ہے کہ قبل ظہور مسیح ع کی تحریف اور نیز جعلیات کا
فایدہ نہین اور بعد ظہور کی دشوار اور بلا موجب ہی جو تم جواب دو وہی اہل اسلام کیطرف سی قبول
کرو اور حل یہہ ہی کہ قبل ظہور نبی صلعم کے باعث بددیانتی یا بطمع دنیاوی و رشوت ستانی جہوٹہی مسئلے
بتاتی اور کتابین بتاتی تہی اور علامات بعثت مین تحریف اسواسطی کرتی تہی کہ نبی موعود پر یقین نہ آوے
اور استفسار مسایل مین وہی لوگ مرجع خلایق رہین اور رشوت ستانی کرتی رہین اور بعد ظہور اور
بعثت نبی کی واسطی تحریف کرتی رہی کہ نبی کی اقوال کتب الہی کی مطابقت سی معرا رہین اور اپنی
ملتیون کو بہکایا کرین کہ یہہ نبی موعود نہین ہی اسلئی کہ مخالف کتاب الہی کی فرماتا ہی اور بعد بعثت
کی کوئی وجہ دشواری تحریف کی نہین دیکہو مین اوپر ثابت کر آیا ہون کہ قبل از بعثت اور بعد

بعثت کے تحریف واقع ہوی بالجملہ باختیار دونو شقون کی جواب سہل ہی اور حسن وخوبی استدلال کی
یہی ہی کہ جملہ شقوق پر جواب ہو سکی دوسرا استدلال یہہ کہ تحریف محال ہی اسلیے کہ تحریف تمام نسخون
منتشرہ عالم کی بعید از عقل اور تحریف بعض کے غیر مفید کہ بعض صحیحہ سے صحت ہو سکتی ہی کہتا ہون مین اول
یہہ استدلال مسیحیون پر منقلب ہی کہ تحریف تمام نسخون کتب عہد عتیق کی اور نیز انتشار تمام نسخ جعلی کا
تمام عالم مین بعید از قیاس اور تحریف بعض کی اور نیز انتشار بعض مقامون مین غیر مفید فما ہو جوابکم
فہو جوابنا اور ثانیا بطور حل کی کہتا ہون مین کہ تحریف کل نسخون مین دفعۃ واحدۃ فی زمان واحد نہین ہوی
بلکہ بتدریج بحکم بادشاہ سب علمار کی سعی سے ہوی یا یون کہو کہ ابتدا مین نسخ کم تہی دفعۃ سبکو محرف
کرنا دشوار نتہا یا یہہ کہو کہ جب واقعات ملوک مین نسخ تلف ہوی اور کم رہی جب او نمین تحریف کی
یا یہہ کہو کہ جب ایک نسخہ مترجم یا مولف ہوا او سمین تحریف کی اور وہ محرف سبکے اصل ٹہرا یا
شق ثانی اختیار کرین کہ بعض نسخون مین تحریف کی اور فی الحقیقۃ غیر مفید ہی کہ نسخ مختلفہ موجود ہین اور
باعث فساد نیت صحت کی عوض غلط اور محرف کرتی گئی اور ایسی ہی اسباب سی ایک لاکہہ
پچاس ہزار اختلاف کی عہد جدید مین نوبت پہونچی ذرا یہہ فرمائی کہ علمار مسیحی نی کیون اسقدر
اختلاف کو طول دیا صحیح کرکی اختلاف کیون دور نکیا غرضکہ ہر شق پر اسکا بہی جواب سہل ہے
اور یہہ بہی حسن استدلال سی ہی تیسرا استدلال یہہ کہ اگر تحریف واقع ہوی تہی تو وقت اسلام
علمار یہود اور نصاری کی اہل اسلام نی مقامات محرفہ کیون صحیح نکئی کہتا ہون مین یہی دلیل
عیسائیون پر وارد ہی کہ اگر کتب عہد عتیق مین تحریف تہی تو وقت ایمان علمار یہود کی کیون صحت
نکی اور کتب تلف شدہ اور آیات خارج شدہ کو عہد عتیق مین کیون شامل نکیا اور یہی کہتا
ہون مین کہ مسیحیون نی خود اپنی کتابین اپنی علمار سی پوچہہ کر کیون صحیح نکین ڈبرلا یہہ اغلاط تک
کیون نوبت پہونچائی اور حل یہہ ہی کہ اہل اسلام جب کلام الہی منزل علی موسی و
عیسی علیہما السلام کی بقا کی بحیثیتہ کذائی اور جس طرح نازل ہوا تہا اوس طرح موجود رہنی کے
قایل ہی نتہی پہر درپی تصحیح ہونا ضرور نتہا معہذا جب کتب سابقہ کی احکام منسوخ ہوی اور قرائت
اور تلاوت اور انفصال مہمات مین وہ بکار آمد نہین تو اونکی صحت فعل عبث تہا اگرچہ مقامات
محرفہ پر بعد اسلام کی احبار اور رہبان و قسیس نی اہل اسلام کو اطلاع بہی کی اور علاوہ اسکی ہم
کہہ سکتی ہین کہ جملہ کتب سماوی کی تصحیح اور مسوخات حذف ہو کر اہل اسلام کو جناب الہی سی
قران شریف عطا ہوا چنانچہ یقین کہ اللہ تعالی خود صحت فرماکی بواسطہ اپنی نبی آخر الزمان کے

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک کتاب عطا فرمای تو عیاذاً اونکی تصحیح مین بی فایدہ سعی
کیون کرتی دیکہو علماء مسیحی نی تصحیح سی کیا پہل پایا وصف می کی عوض صحتہ کے زیادہ غلط بنایا
اور اختلاف پڑیا چوتہا استدلال یہہ کہ خلافت حضرت عمر ابن رضی اللہ عنہ اہل اسلام نی یہود اور
نصاری پر فتح پائی اور سب کتب خانہ پر قابض ہوی اونہون نی کتب محرفہ کو کیون صحیح نکیا بلا
تصحیح سبکو کیون جلا دیا کہتا ہون مین سب جواب استدلال ثالث کی اسمین جاری ہین اور
علاوہ اوسکی کہتا ہون نہین کہ باعث غلطی کی وہ سب جلانی ہی کی قابل تہین کوئی نسخہ اونمین
صحیح اور اصل نتہا اور اگر اوس زمانہ مین کوئی نسخہ صحیح واصل مختوم ومخفی رکہا ہوگا تو اوسی
یہود اور نصاری نی وقت فتح اسلام کی خود جلایا ہوگا کہ اہل اسلام کی ہاتہہ دست آویز نہ آوی
اور ہماری شرایع پر مطلع نہون اور قطع نظر ان امور کی کہتا ہون مین کہ بعد خلافت حضرت عمر رضی کے
یہود اور نصاری کو تحریف کرنی سی کون روکنی والا تہا جو اوسوقت کی تصحیح کام آتی اور اب
کیا باز آتی ہین پانچوان استدلال یہہ کہ جب تک اہل اسلام کوئی نسخہ پیش نکرین اور ادعا نکرین
کہ یہہ صحیح ہی اور غیر محرف جبتک اونکا دعوی مسموع نہین کہتا ہون مین یہہ کونسی قاعدہ مناظرہ مین
داخل ہے اور یہہ استدلال کس قسم کا کہلاوی کا یہہ ایسی بات ہی کہ جیسی کوئی مقروض قرضخواہ کو کہی
کہ جبتک تو بیل کا انڈا مجہی نہ دکہاویگا جبتک تیرا قرض ادا نکرونگا ای صاحب یہہ کیا بات ہی اگر اہل اسلام
آپ کو پرانا نسخہ قلمی دکہا دین تو آپ اوسی مسلم رکہین گی اور اصل یہہ ہی کہ اہل اسلام نسخہ صحیحہ غیر محرفہ
کو عنقاصفت جانتی ہین اور یہی بات مسیحیون سی ہم کہہ سکتی ہین کہ جبتک علماء مسیحی کوئی نسخہ توریت
کا صحیح اور سندی اور نیز عہد جدید کا صحیح سندی بخط مسیح علیہ السلام یا حواری پیش نکرین گی یہود
اور نیز جہلا ازونکی نزدیک اونکا دعوی نامسموع ہوگا اور حل یہہ ہی کہ اہل اسلام کو کتب منسوخہ کے
جمع اور حفاظت کرنی سی کیا غرض تہے کہ اپنی پاس رکہتی اور یہی سبب امور مذکورہ بالا یعنی بدریائی
وحد وغیرہ کی جب کتب مقدسہ مین خرابیان واقع ہوین تو اعتماد صحتہ سب نسخون سی مرتفع ہوا اور
اہل اسلام کو صحیح اور سندی اور غیر محرف جانکر کوئی نسخہ رکہنا ضرور نہوا اور جو علل خرابی ابتک موجود
ہین بلکہ روز بروز متزاید ہین اسلئی ہمکسو کو صحیح نہین لیہ سکتی ہین چہٹا استدلال یہہ ہی کہ آیات
قرانی وجود توریت و انجیل پر ناطق ہین اور اہل اسلام اون پر ایمان لانی کی مامور ہین اور سوا ان
کتب مقدسہ مروجہ حال کے کوئی توریت وانجیل اور نہین اور یہہ بلاشبہہ صحیح اور محفوظ عن التحریف ہین
ورنہ اہل اسلام مامور بایمان نہوتی پس اگر مامور بایمان نہونا تسلیم کرتی ہین تو غیر محرف ہونا ہی تسلیم کرین

اور اول مسلم ہی پس ثانی لازم ہی کہتا ہون نہین آولا یہی استدلال مسیحیون پر عاید ہی کہ وہ مامور بایمان
کتب عہد عتیق ہین پس ضرور ہوا کہ غیر محرف مانین و اللازم باطل کما اشتباہ سابقا فالملزوم مثلہ ثانیاً
یہہ کہ آیات قرانی سی وجود توریتہ و انجیل اور عطا ہونا اونکا موسی اور عیسی علی نبینا و علیہما السلام کو
ثابت اور متحقق ہی نہ یہہ کہ وہ بجنسہ باقی ہین اور اہل اسلام اس امر مین مامور بایمان نہین کہ ہر زمانہ
مین اونکو غیر محرف اور صحیح جانین اور اونکی احکام پر عمل کرین جیسا کہ اسی مقالہ مین اسکی تشریح کر چکا ہون
سو جیسی اہل اسلام مامور بایمان وجود توریتہ و انجیل ہین ویسی ہی مامور باعتقاد تحریف ہین آیات
قرانی جس طرح اس امر پر دال ہین کہ اللہ تعالی نی توریتہ اور انجیل موسی و عیسی علیہما السلام کو عطا کین ویسے
ہی اس امر پر ناطق ہین کہ اونمین تحریف ہوی پس استدلال عن اصلہ لغو و ساقط ہی اور یہہ دعا مسیحیون کا
کہ ان کتب مقدسہ مروجہ حال کی سوا اور کوی توریتہ اور انجیل نہین بموجب اقرار علماء مسیحی کی بہی لغو اور بے
اصل محض ہے دیکہو علاوہ کتب مروجہ کی کسقدر کتب منجملہ عہد عتیق اور عہد جدید کی خصوصاً اناجیل
حسب تصریحات علماء مسیحی کی اوپر ثابت کر آیا ہون بعد ملاحظہ ان سب اقوال کی جو در باب تحریف مینی
نقل کئے ہین اگر اسوقت کی کوی پادری صاحب کہسیانی ہو کر یہہ فرماوین کہ ہماری بعض مفسرین اور
متقدمین اگرچہ تحریف کی قایل ہوی ہین مگر ہم اونکی قول کو اپنی حق مین حجت نہین جانتی ہمارا ایمان
خاص اوسی پر ہی جو بسبل مروجہ حال ہین صحیح ہی تو اونکی خدمت مین میرا یہہ التماس ہی کہ مین خاص
ہر ہر فرد کی عندیات سی بحث نہین کرتا ہون بلکہ جمہور مسیحیون کی عقاید سی مجہی بحث ہی اور سب علماء مسیحی سے
بدون تخصیص رومن کاتہلک اور پروٹسٹنٹ وغیرہ کی میرا کلام ہی شخص خاص کو اختیار ہی جیسا چاہی
اپنا اعتقاد ٹہراوی مگر اجمالاً مینی اور تفصیلاً علماء متقدمین و متاخرین اہل اسلام نی مثل کتاب استفسار
کی خاص بآیات کتب عہد عتیق و عہد جدید کی بہی تحریف ثابت کی ہی اس عذر کو بہی کوی محل باقی نہین
رہا اور واضح رہی کہ بعد اثبات تحریف کی اہل اسلام کو علماء مسیحی سی زیادہ تطویل مباحثہ کی ضرورت
نہین اسلیی کہ اثبات تحریف بمنزلہ ملا دو پیازہ کی گالی کی ہی کہ جس قدر دنیا کی باتین ہین سب اوسمین
داخل ہین کوی چیز اوس سی خارج نہین اہل اسلام ہر مسئلہ اختلافی مین مسیحیون کو بدلیل ثبوت تحریف
رد کر سکتی ہین لیکن واسطی اتمام حجت کی علماء مسیحیون کی اصول مسلمہ پر بطور تنزل مقالات آیندہ
مین گفتگو کرتا ہون و ہو یہدی الی الرشاد و ستر العصمۃ و السداد **تیسرا مقالہ**
اس بیان مین کہ کتب سماوی اور کلام الہی مین نسخ ممکن ہے یا نہین اور واقع ہوا ہے یا نہین
اس مقالہ مین ایک مقدمہ اور دو مبحث اور ایک تنبیہ ہی **مقدمہ** بیان معنی نسخ مین جاننا

چاہیئی کہ نسخ باصطلاح اہل اسلام عبارت ہی حکم عملی شرعی مطلق کی مدت انتہا بیان کرنی سے
پس اخبار اور امور قطعیہ عقلیہ اور حسیہ مثل قصہ موسی ع و فرعون اور وجود واجب اور وجود نہار اور
حرارت نار محل نسخ نہیں ہین بلکہ محل نسخ صرف اوامر و نواہی عملی مطلق ہین کہ مقید بقید دوام اور
ابدی اور موقت بوقت معین نہون اور محتمل الوجود و العدم ہون اس حالت مین امر یا بیان باسد اور نہی
عن الشرک اور احکام مفید بابدیت مثل و لا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا اور احکام موقت مثل فاعفوا
واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ بہی محل نسخ سی دور ہین پس محل نسخ منحصر ہوا اور امر اور نواہی مطلقہ
مین اور اہل اسلام وقوع نسخ کی یہہ توضیح کرتی ہین کہ علم الہی مین یہہ مقرر تہا کہ فلان حکم مشکل کذا
فلان وقت تک باقی رہیگا بعد اوس وقت معین و معہود کی یا زیادہ شی ممل ہوگا یا باطل ہو جاوینگا
ہوگا یا بحکم دیگر مخالف اول مبدل ہوگا اور یہہ زوال یا تبدیل فی الحقیقۃ بیان ہی مدت بقای حکم
اول کا کہ اس سی ظاہر ہو جاتا ہی کہ حکم اول کی مدت تمام ہوئی جیسا مثلا حرمت سبت سے
کہ بعد بعثت مسیح ع اٹہ گئی جاتی رہی اس سے معلوم ہوا کہ مدت حرمت سبت کی تا زمان بعثت مسیح معین و
معہود تہی اہل اسلام دعوی کرتی ہین کہ کلام الہی مین نسخ بامعنی ممکن بلکہ واقع ہی اور علمای
مسیحی فرماتی ہین کہ ممکن نہین تو وقوع کہان آور دلیل لاتی ہین کہ اگر حکم اول بمقتضای حکمت و مصلحت
تہا تو اوسکا باطل کرنا جہل اور حکم ثانی خلاف حکمت ہی اور جو بمقتضای حکمت و مصلحت تہا بلکہ حکم
ثانی بمقتضای حکمت و مصلحت ہی تو حکم اول بمقتضای جہل و بی حکمتی تہا بہر حال نسخ مستلزم محال
ہی یعنی جہل و بی حکمتی کو اور مستلزم محال کا محال ہی کہتا ہون مین اولا یہہ استدلال منقلب ہوتا ہے
شریعت اور کتاب پر کہ شریعت اور کتاب اول بمقتضای حکمت تہی یا نہین اگر تہی تو شریعت اور کتاب
ثانی جہل و بی حکمتی ہی ورنہ شریعت و کتاب اول جہل و بی حکمتی ہی پس لازم آتا ہی کہ شریعت مسیحی اور انجیل
باطل ہو جائیگی کہ اول یعنی شریعت و کتاب موسوی مسلم و مجمع علیہ ہی آور ثانیا بطور حل کہتا ہون کہ
یہہ استدلال باطل ہی کئی وجہ سی اول یہہ کہ مستدل نی اپنی استدلال مین نسخ کو معنی ابطال
لیا ہی نہ بمعنی مصطلح اہل اسلام اور دونوں مین آسمان و زمین کا فرق ہی پس بمقابلہ اہل اسلام
یہہ استدلال لانا خالی از غفلت نہین اور لطف یہہ ہی کہ خود علمای مسیحی وقوع نسخ بمعنی ابطال
کی قایل ہوئی ہین جیسا کہ آتا ہی آور واضح ہوتا ہی کہ باصطلاح علمای مسیحی نسخ بمعنی ابطال ہی دوسرے
یہہ کہ ہم کہتی ہین کہ حکم اول بمقتضای مصلحت اور حکمت اوس وقت کی تہا نہ بمقتضای مصلحت دایمی
اور حکم ثانی بمقتضای مصلحت اور حکمت اس وقت کی ہی پس کسو شق پر جہل اور بی حکمتی اللہ کے

لازم نہین آتی تیسری یہہ کہ جب حکم اول علم الہی مین موقت ہوا اور وقت اور مدت بیان نہوے
تو اوس حکم کی مصلحت وقت اور حکمت بہی وقت معہود تک ملحوظ تہی پس ایسی حکم کی زوال سے
جہل اور بی حکمتی نہین لازم آتی بالجملہ ملازمت تام نہین **مبحث اول** اس بیان مین کہ کتب
عہد عتیق مین نسخ ممکن اور واقع ہی علماء مسیحی دعوی کرتی ہین کہ انجیل ناسخ احکام توریۃ نہین
اسواسطی کہ مسیح نی فرمایا ہی کہ مین واسطہ نسخ شریعت عہد عتیق کی نہین آیا ہون اور یہہ فرمایا ہی کہ آسمان
و زمین زایل ہو جاوین گی اور ایک ہمزہ اور ایک حرف ناموس کا زایل نہو گا جبتک کہ کل واقع
نہو جو کوئی عہد عتیق کا ایک حکم صغیر بہی کم کری وہ آسمانی بادشاہت مین صغیر ہوگا جیسا انجیل
متی کے پانچوین فصل کی اٹہارہوین و انیسوین درس مین مصرح ہی اب مجہی تشخیص اس امر کی
کی ضرور ہوئی کہ انجیل سی کوئی حکم توریۃ کا منسوخ ہوا ہی یا نہین کتب عہد عتیق و عہد جدید کی دیکہنے
سی معلوم ہوا کہ کتب عہد عتیق صاف باواز بلند فریاد کرتی ہین کہ انجیل نی ہماری احکام منسوخ بلکہ
باطل کئی طلاق اور کثرۃ ازدواج اور قصاص الجزا اور رجم زانیہ اور حرمت اکل خنزیر وغیرہ احکامات
کو بالکل نسخ کیا ہی حتی کہ حرمت سبت کو بہی باطل کیا اور احکام ابدی کا بہی کچہہ لحاظ نرکہا اور
احکام عید کی بہی مراعات نکی جیسا کہ جناب پولوس مقدس درس پندرہوین باب دوم نامہ سوم
افسی مین فرماتی ہین ترجمہ اردو مطبوعہ سنہ ۱۸۳۹ عیسوی اپنا جسم دیکی دشمنی کو یعنی شریعت کی عملی حکمون
کو دور کیا تا کہ وہ صلح کرواکی دونو سی آپ مین ایک نیا مخلوق بناوی نسخہ عربی مطبوعہ سنہ ۱۸۱۱ ع
چودہوین درس سی ملاحظہ ہو المسیح ہو سلامنا الذی صنع الفریقین کلاہما واحدا ونقض وسط
حائط سیاج العداوۃ ببشریتہ وابطل شریعۃ الوصایا بمعتقداتہ لیبرا ذاتہ الاثنین انسانا واحدا جدیدا
[اور باطل کیا شریعت موسی کو اپنی اعتقاد کے ردسے]
اصانعا سلما ویصالح بینہما کلیہما بجسد واحد لصالحنا الله بالصلیب وقتل العداوۃ بذاتہ انتہی
اور علماء مسیحی نی اٹہارہوین اور انیسوین درس فصل پنجم انجیل متی کی کئی طرح معنی کہی ہین مفسرین تخصیص
کرتی ہین پیشین گوئیون کی ساتہہ اور یہی بات ظاہر ہی لفظ جبتک کہ کل واقع نہو کا صاف اور
صریح اسپر دال ہی اگر تخصیص پیشین گوئی نہو تو جبتک کہ واقع نہو بی محل ہی اور یہی یہہ لفظ کہ
ایک ہمزہ ناموس کا زایل نہوگا اپنی جا پر نہین رہیگا بلکہ ہارن صاحب وغیرہ مفسرین یہہ
فرماتی ہین کہ عہد عتیق کی بعض احکام بعض سی منسوخ ہوئی جیسا کہ باب ستروان قوانین کا دسوین
درس سی کہ حکم ذبح پر مشتمل ہے بارہوین باب کتاب استثنا کی درس پندرہوین اور بیسوین
بائیسوین سے منسوخ ہوا اور قیس فلیس نے یہہ معنی مقرر کئے ہین کہ احکام

عہد عتیق مین ۳ قسم ہین ایک وصایا ریاضتہ دوسری وصایا دنیویہ یا قضا دیہ تیسری وصایا
خدمیہ یعنی خدمت ہیکل مقدس قسم اول یعنی وصایا ریاضیہ مسیح نی نسخ نہین کی بلکہ اونکو کامل کیا
یعنی عدم نسخ مخصوص ہی بوصایا ریاضیہ اور دو قسم اخیر قابل نسخ ہین پس قسیس فلیس ان مضمون
سی گویا تطبیق دیتی ہین متی کی انجیل اور پولوس کے نامہ مین اور بعضی پادری صاحب فرماتی ہین
کہ احکام عہد عتیق دو قسم ہین ایک بمنزلہ مغز دوسری بمنزلہ پوست قسم اول منسوخ نہین ہو سکتی
قسم ثانی قابل نسخ ہین اور بعضی پادری صاحب کہ بغایت درجہ منکر نسخ ہین بی اختیار بلا لحاظ پس
(یعنے پادری فانڈر صاحب)
وپیش یہہ فرماتی ہین کہ احکام عہد عتیق دو قسم ہین ایک ظاہری دوسرے باطنی قسم اول مسیح کے
آنی سی اسطرح منسوخ ہوی کہ اونکی پاسداری ضرور نہوی مگر احکام ثانی یعنی باطنی بدستور رہی بالجملہ
سب علماء مسیحی کی نزدیک درس اٹھارہوان و انیسوان فصل پنجم انجیل متی کا مخصوص بعض احکام کے
اور نسخ کا اقبال دعوی ہی اور جو سترہوین درس فصل مذکور ہین تہ دل سی غور کیجیے تو نسخ مصطلح اہل
اسلام کو بابطال نسخ بمعنی ابطال خود حضرت مسیح نی ارشاد فرمایا ہی دیکھو فصل مذکور کی سترہوین
درس مین فرماتی ہین کہ مین نسخ شریعت کو نہین آیا بلکہ تکمیل ناموس کو آیا ہون اور بملاحظہ معنی
مصطلح اہل اسلام واضح ہی کہ تکمیل بہی منجملہ افراد نسخ ہی زیادہ تطویل کی ضرورۃ نہین رہی کہ خود
کلام مسیح سی دعوی اہل اسلام ثابت ہوا اور نسخ مسلمہ مسیحیان باطل ہوا

مبحث دوسرا اس بیان مین کہ انجیل مین نسخ ممکن اور واقع ہی یا نہین اہل اسلام دعوی کرتی ہین
کہ انجیل کی بعض حکم منسوخ ہوی علماء مسیحی فرماتی ہین کہ نسخ انجیل محال ہی اس لیے سی کہ اکیسوین
باب تیسوین درس انجیل لوقا مین مسیح کا قول ہی کہ آسمان و زمین ٹل جاوینگی لیکن میری باتین نہین ٹلینگی
اور واسطہ تقویۃ اس استدلال کی سند کرتی ہین تیئیسوین درس باب اول نامہ پطرس کے
کہ مضمون اوس درس کا یہہ ہی یعنی تولد تازہ پایا تخمہ فانی سی بلکہ تخمہ غیر فانی سی کہ عبارت ہی کلام
خدا سی کہ تا ابد زندہ و باقی ہی پس بموجب اس درس کی جانا ہی کہ کلام خدا دائما رہی منسوخ نہو کہتا ہون
یہہ استدلال کئی وجہ سی باطل ہی ایک یہہ کہ تشریح اسی مضمون کی چوبیسوین باب چونتیسوین اور پینتیسوین
درس انجیل متی مین خود مسیح نی فرمائی ہی اور یہہ مضمون متعلق پیشین گوئی درباب علامات قیامت
اور اپنی نزول سی کیا ہی جیسا کہ اسی چوبیسوین باب کی اوپر کی درس صاف صاف گواہی دیتی ہین
اور ڈ وائلی اور رچرڈ منت مفسر اپنی تفسیر مین اسی امر کی شہادت ادا کرتی ہین اور ڈین اسٹانہوپ
فرماتی ہین کہ آسمان و زمین کہ نسبت اور سب چیزون کی قابل تبدیل نہین ہین وہ استقرار مین مستحکم

نہین ہین جیسی میری پیشین گوئیان دربارہ ان امور کی مستحکم ہین کہ یہہ سب محو ہونگی اور میری پیشین
گوئیان مبدل نہون گی اور ایک شوشہ انمین کا یعنی پیشین گوئیان مذکورہ کا مطلب سے
تجاوز نکریگا دوسرے یہہ کہ درس مذکور انجیل لوقا کا مماثل ہی درس [۱۸] اٹھارہوین باب [۵] پنجم
انجیل متی کا اور درس نامہ پطرس کا مشابہ ہی درس [۸] آٹھوین باب [۴۰] چالیسوین کتاب اشعیا کو کہ بدین
مضمون ہی گھانس پژمردہ اور پہول افسردہ ہونگی لیکن کلام ہماری خدا کا ابداً قایم رہیگا پس درس
مذکور انجیل متی کا اور یہہ درس صاف باواز بلند پکارتی ہین کہ احکام توریۃ منسوخ نہین ہوسکتی حالانکہ
احکام توریۃ منسوخ ہوی پس جیسی توجیہات ان دونون درسون کی کروگی ویسی ہی اس درس مستدلہ اور
مقوی کی کرو اور نیز بعض توجیہات مخصصہ کیطرف مبحث سابق مین اشارہ کیا ہی تیسری یہہ کہ آسمان
و زمین ابہی تک برقرار ہین ایک تارہ بہی نہین ٹوٹا اور مسیح کی احکام بہ برکت تعلیم جدید پولوس
مقدس کی ٹل گئی اور بدل گئی اور باطل ہوی غور فرمای کہ بعد منسوخی بعض احکام توریۃ کی حرمت ذبایح
اصنام اور دم اور مخنوق کی باتفاق حواریونکی باقی رہی تہی جیسا کہ فصل [۱۵] پندرہوین اعمال الرسل سے
ظاہر ہی پولوس مقدس نی انکی حرمت بہی نسخ فرمای صرف زنا کی حرمت باقی رکہی اگر وہ بہی نسخ
فرماتی تو مذہب مین زیادہ تر وسعت ہوتی اور بہت لوگ عیسائی ہونی پر رغبت کرتی چنانچہ یہہ نسخ
درس [۱۴] چودہوین باب چودہوین نامہ رومیہ سی آشکار ہی کہ کوئی چیز از خود ناپاک نہین ہے
بالکہ جو کوئی کہ ناپاک جانی اوسی ناپاک ہی اور درس [۱۵] پانزدہم باب اول نامہ تیتیس مین فرماتی ہین کہ
پاکون کو ہر چیز پاک ہی اور بی ایمانون کو کوئی چیز پاک نہین اس درس سی جیسا کہ حلت ہر چیز کے
کہانی پینی کی ثابت ہوی انبیاء سابق حتی کہ مسیح کی بڑی طہارت اور پاکی بہی متحقق ہوتی ہے
کہ وہ اکثر جانورون کو ناپاک او حرام جانتی تہ [illegible] کہاتی تہی نہ کہانی دیتی تہی اور اسی درس کے مطابق
درس سولہوین باب دوم نامہ قلسیان مین ا[illegible]اد فرماتی ہین ترجمہ فارسی مطبوعہ سنہ ۱۸۱۶ عیسوی
ہیچکس شمارا در بارہ خوراکی یا آشامیدنی یا در خصوص عیدہا یا ہلال یا سبتہا مجرم نسازد کہ اینہا
اظلال اشیاء آیندہ بودند کہ حقیقت آنہا مسیح است لیکن جناب پولوس مقدس سی یہہ امور کچہہ
مستبعد نہین ہین کہ الہام ایسی امور کو مقتضی ہی دیکہو حکم ختنہ کہ توریۃ مین بہت موکد اور
ابدی ہی اور خود جناب مسیح کی ختنہ ہوی جیسا دوسری فصل انجیل لوقا سی ثابت ہی اوسکی
حق مین رسالہ اہل گلتیہ یعنی غلاطیہ کی فصل پانچوین مین فرماتی ہین بلکہ دہمکاتی ہین ترجمہ عربیہ
سنہ ۱۸۱۱ عیسوی ہا انا بولص اقول لکم انکم ان اختتنتم فلن ینفعکم المسیح شیاً اور ایسا ہی کچہہ

اس نامہ کی فصل ششم مین ارشاد ہی بالجملہ اس بیان سی بخوبی ثابت ہوا کہ جمیع احکام انجیل سوا زنا
کی جو بعد نسخ احکام توریۃ کی باتفاق حواریان واجب العمل تہی جناب پولوس مقدس نی باطل اور
نسخ اور درہم برہم کئی بلکہ سوا اسکی ملاحظہ کرنا چاہئی کہ خود جناب مسیح نی بعض اپنی حکم آپ ہی بدلی ہین
دیکہو درس چہٹا باب دہم انجیل متی کا کہ مسیح نی حواریونکو حکم دیا ہی کہ سامریونکی شہر مین نجاؤ بلکہ بکریون
گمشدہ اسرائیل پاس جاؤ پہر درس پندرہوین باب سولہوین مرقس مین مسیح نی انہی حواریان فرمایا
کہ تمام جہان مین جاو اور سب خلق کو اس خوشخبری کی منادی سناؤ ملاحظہ ہو کہ پہلا حکم دو طرح بدلا
ایک یہہ کہ منع سامریونکی شہر کا رفع ہوا دوسری یہہ کہ شریعت مسیحی مخصوص بہ بنی اسرائیل نہ رہکی عام ہوئی
علماء مسیحی جو استدلال کہ مقدمہ مین مذکور ہوا براہ مہربانی اوسی یہان بہی جاری فرمائین لیکن کیا عجب کہ
علماء مسیحی بیحکمتی یا جہل کا التزام کرین اسواسطہ کہ پولوس مقدس نی اللہ تعالی کی نسبت ان باتون کا
اشارہ کیا ہی دیکہو باب ہشتم نامہ عبرانیین کا فرماتی ہین کہ جو چیز عیب دار اور ضعیف اور بیمصرف ہی
وہ باطل اور زایل ہوتی ہی اور کتب عہد عتیق کو ضعیف اور عیب دار قرار دیکر فرماتی ہین کہ اگر عہد اول
بیعیب ہوتا تو کوئی جا واسطہ نئی عہد کی مطلوب نہوتی ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۶ عیسوی فلو کان العہد
الاول غیر معترض علیہ لم یوجد للثانی موضع لانہ قد اعترض وقال لہم ان الرب یقول ان الایام آتیۃ
اعنی ایام التی اعاہد فیہا اہل بیت اسرائیل واہل بیت یہودا عہدا جدیدا لا یوافق العہد الذی عاہدت اباہم
جملہ لا یوافق العہد الذی عاہدت اباہم پر غور ہو کہ کسطرح نسخ توریۃ پر دلالۃ صریح کرتا ہی اور مینی مقدمہ
مین معارضۃ جو استدلال نقل کیا ہی اسپر کیسا وارد ہوتا ہی اور ترجمہ عربیہ مطبوعہ سنہ ۱۸۱۱ عیسوی لندن
ذلک العہد الاول لو کان عاریا للعیب لما کان التمس موضع العہد الثانی اور درس اخیر اس باب کا یہہ ہی
فبقولہ جدیدا فقد عتق الاول والشی المعتق والشیخ قریب الاباذہ پس غور فرمائی کہ یہہ درس مطابقہ عہد عتیق
اور شریعت موسیٰ کی کیا مدح کرتی ہین اور التزام شارع اور عہد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کی کیا علم و حکمت
ظاہر کرتی ہین سبحان اللہ اطلاق نسخ مصطلح اہل اسلام سی اسقدر انکار اور اطلاق عیب دار اور بیمصرف
اور بیفایدہ شی کچہہ باک نہین کرتی بلکہ جو احکام انجیل کی مبدل ہوی جناب پولوس مقدس اونہین بہی
ایسا ہی جانتی ہونگی اسی باعث سی اونہون نی جملہ انجیل درہم برہم کرکی خلاف انجیل نئی تعلیم دی
بہر حال نسخ کا وجود انجیل مین حسب وجوہات مرقومہ بالا ثابت ہوا زیادہ تطویل کیا ضرور ہی ۲۳ و تیسوان
درس باب اول نامہ پطرس ہرگز عدم نسخ پر نہین دال ہی بلکہ وہ قدم کلام الہی پر دال ہی اور قدم
مستلزم عدم نسخ نہین ہی جیسا کہ ظاہر ہی تتمہ واسطی رفع مغالطہ عوام کی جاننا چاہئی

کہ اہل اسلام کی نزدیک انجیل خاص اوس کتاب کا نام ہی جو مسیح علی نبینا و علیہ السلام کو اللہ تعالی
نی عطا کی اور وہ بذاتہ ایک کتاب مشتمل بر احکام اعتقادی و عملی و قصص و اخبار و وعظ و نصایح و بشارات
بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم و پیشین گوئیان ہی مگر مسیحیون مین بیس کتابین مصرحہ
بالا باسم انجیل مشہور ہین اور علاوہ اونکی اور بہی ہونگی اور باہم مختلف فیہ ہین کوئی فرقہ کسو کو صحیح مانتا ہی
کوئی کسو کو جعلی جانتا ہی جیسا کہ دوسری مقالہ مین مفصل مذکور ہوا منجملہ اون بیس انجیلون کی فرقہ رومن
کاتہلک اور پروٹسٹنٹ نی انجیل متی حواری اور مرقس لوقا تابعی اور یوحنا حواری کی جملہ چار انجیلین معتبر
رکہہ کر داخل مجموعہ عہد جدید کین اور سولہ انجیلین مصرحہ مقالہ دوم خارج رکہین اور بطور توسع کی اعمال
الرسل او نامہ حوارین و کتاب مشاہدا یوحنا پر بہی اطلاق انجیل کا کرتی ہین جب کہ نسخ انجیل اور نیز
نسبت جناب پولوس مقدس کی خلاف تعلیم انجیل کی تعلیم دینی ثابت ہوئی اور بموجب وعدہ الہی منسوخ عہد
و مسلمہ مسیحیونکی کہ اگر ہم حواری یا فرشتہ سماوی انجیل یا تعلیم دوسری تمہاری پاس پہونچاوی اوسپر
لعنت ہی تو مسیحیون پر بڑی دقت پڑی کہ انجیلین چار ہین اور جناب پولوس مقدس اپنی کام مین
ناچار ہین اسکی دفع کی خیال کبہی کبہی بوقت مباحثہ لسانی بطور مغالطہ دہی عوام کی بعض علماء
مسیحی یہہ عذر فرماتی ہین اور منادی یون بہکاتی ہین کہ چارون انجیلین ایک چیز ہی اور کلام حوارین
یعنے وہ یہ درس کہ انجیل کی منادی کرتے اور وعظ کہتے پہرتے ہین ۱۲
اور رسایل پولوس مقدس مندرجہ عہد جدید سب انجیل و کلام الہی ہی پس کلام پولوس مقدس کا یعنی
انجیل ہی اسی خلاف تعلیم انجیل کہنا درست نہین اور یہہ جو کہتی ہین کہ احکام انجیل تا قیامت رہینگے
اس سے یہہ مراد ہی کہ احکام اخیر انجیل کی تا قیامت رہینگی وہ مبدل او منسوخ نہونگی واسطہ رفع
کرنی اس مغالطہ کی مین تنبیہ کرتا ہون اولا یہہ عذر بدتر از گناہ ہی اسلئے کہ تعدد انجیل مسیح کی ہی اور مین
تعدد متصور نہین معہذا تعدد انجیل کہ حوارئین کی کلام سی معین ہوی بدین عنوان کہ اگر ہم حواری یا فرشتہ سماوی
اسواسطی کہ تمام کلام کا نام انجیل ہے جو مجموعہ عہدی ہی اصل سے ۱۲
انجیل یا تعلیم دوسری الی آخرہ اوسمین کلام پولوس مقدس داخل نہین ہو سکتا کہ وہ اوسوقت تک
ایمان نہ لائی تہی بلکہ بعد عروج مسیح کی وہ ایمان لائی اور چار انجیلون کا ایک ہونا اور باوجود اختلاف
کثیر کی اتحاد کا قایل ہونا ممنوع مگر یہہ کہ مثل مسئلہ تثلیث یہہ بہی خارج از عقل ہو دوسری یہہ کہ اب
پولوس مقدس پر یہہ امر لازم رہا کہ انہون نی خلاف احکام انجیل مصرحہ مسیح اور متفق علیہ حوارئین کی
تعلیم دی اور یہہ اقبال دعوی نسخ کا ہی تیسری یہہ کہ احتمال کتاب واحد کا احکام متناقضہ متضاد
پر لازم آتا ہی چوتہی یہہ کہ معاذ اللہ روح القدس کا حافظہ یاد دہی صاحبزنکا حافظہ سی بہی کم ہو کہ مسیح
کی زبان سی کچہہ اور متی کی زبان سی کچہہ کہی اور پولوس مقدس مین جب تشریف لیجادی تو کچہہ اور

اور یہی فرمادی ایک حواری مین حلول کر کی ایک چیز حلال کرین دوسری حوارے مین
جا کر حرام ٹھہراوین کبھی ایک چیز کے حرمت قرار کہین کبھے حسب رغبت
دوسری حواری کی اوسی کی حرمت دور کرین کبھی مسیح کی زبان سی نسخ توریۃ کی ممانعت
کری کبھی پولوس مقدس کی زبان سی احکام توریۃ باطل کری یہہ امر بہی کچہہ اختلال جو اس سے
کم نکلتا جاوےنگا اب نتیجہ اس تنبیہ کا یہہ ہی کہ علماء مسیحی قران شریف پر یہہ حرف رکہتی ہین کہ اسمین
احکام مخالف انجیل ہین اور نسخ انجیل محال ہی تو احکام مخالف باطل ہوی اور جو مشتمل ہو باطل پر
وہ کلام الہی نہین اگرچہ یہہ تقریر بعینہ انجیل پر منقلب ہوتی ہی کہ توریۃ کلام الہی ہی اور انجیل کی بعض
احکام مخالف توریۃ ہین اور نسخ توریۃ حسب تصریح انجیل کی محال ہی پس احکام مخالف باطل ہوی اور
جو مشتمل ہو باطل پر وہ کلام الہی نہین پس انجیل ہی کلام الہی نہین لیکن جب ہمنی وقوع نسخ کلام الہی خصوصا
انجیل مین بدلایل مذکورہ بحث ثانی بخوبی ثابت کیا تو اس تقریر کی باطل کرنیکی ضرورۃ باقی نرہی
اور قران شریف پر کچہہ حرف نہین آسکتا ہی صرف توہمات لاطایلہ ہین چہندا یہہ بحث بہی اپنی محل پر آوے
گی **چوتھا مقالہ** اس بیان مین کہ الوہیت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام والوہیت روح القدس
ممکن ہے یا محال اسمین دو بحث اور ایک خاتمہ ہی **بحث اول** متعلق بالوہیت مسیح اول یہہ
جاننا چاہیی کہ اہل اسلام حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور رسول اولی العزم جانتے
ہین اور یہہ اعتقاد رکہتی ہین کہ حضرت مریم کی رحم مطہر سی بی باپ کی پیدا ہوی صرف اللہ تعالی کی قدرت
کاملہ سی کہ اللہ تعالی کی کلمہ کن سی رحم مطہر حضرت مریم مین صورت انسانی قبول کر کی وجود مین
آی پس حضرت عیسی من جمیع الوجوہ اللہ کی خاص بندی ہین ہرگز وہ اللہ نہین ہین اور علماء مسیحی
یہہ اعتقاد کرتی ہین کہ حضرت عیسی مین دو جہتین ہین ایک جہتہ روحانیت اور دوسرے جہتہ جسمیۃ
من جہتہ الروحانیۃ وہ اللہ ہین اور من جہتہ الجسمیۃ وہ انسان اور پیغمبر ہین لیکن یہہ بہی کہتی ہین کہ
اللہ اور مسیح جدا جدا ذاتین نہین ہین تا کہ شرک لازم آوی بلکہ یہہ اعتقاد کرتی ہین کہ اللہ اور مسیح ایک
ہی ذات ہین اور سجدہ عبادت کا مسیح کو جایز ہی اور اطلاق اللہ کا مسیح پر حقیقۃ ہی اور استاد اور
معلم اور اشراف اور حکام اور حکماء پر مجازا آیا ہی اور اس مطلب پر کسو دلیل عقلی سی استدلال نہین کرتے
ہین بلکہ دلایل عقلی کو اثبات اس مطلب مین قاصر جانتی ہین صرف اشارات کتب مقدسہ سی استدلال
کرتی ہین اور اثبات اس مطلب کا کلام ربانی پر منحصر رکہا ہی مار ایرناوس فرماتی ہین کہ دو نام
ہرگز نہین خاص ہوی ہین کتب مقدسہ مین سوا اللہ کی اور کسو کی واسطہ بحالت اطلاق کی ایک اللہ

دوسرا رب بعد اوسکی لفظ العلے مطلقاً واجب نہین مگر واسطی اکیلی اللہ کی بعد اوسکی ملک المجد اور
ملک الملوک اور رب الارباب یہہ سب اسما بہی غیر اللہ پر نہین اطلاق کیی جاتی اور کتب مقدسہ مین مسیح
پر اطلاق ان اسما کا آیا ہی پس معلوم ہوا کہ مسیح الہٰ ہی اور بعض علماء مسیحی نامہ اہل قرنتس سے اس
مطلب پر استدلال کرتی ہین اسطرح سی کہ درس ۱۹ اول اور ۲۱ اکیسوین باب پنجم مین ہی کہ خدا مسیح
مین ہوکر دنیا کو اپنی طرف پہیرتا ہی اور بعضی اور جملو سی مثلاً یہہ کہ جو مسیح کو پہچانتا ہی خدا کو پہچانتا ہے
اتحاد ذات سمجہتی ہین اب مجہی تشخیص اس امر کی ضرور ہوی کہ آیا مسیحیونکا دعوی اور استدلال راستی اور
صحت سی مناسبت رکہتا ہی یا سچ کی پاس نہین پہٹکتا ہی بعد تشخیص واضح ہوا کہ یہہ قول علماء مسیحی کا
بالکل باطل اور تصدیق وحدانیت سی عاطل ہی بچند وجوہ اول یہہ کہ دو جہتین مخترعہ علماء مسیحی مخصوص
بہ مسیح نہین ہوسکتی ہین حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام مین بہی یہہ دونو جہتین موجود ہین بلکہ ہر ایک
آدمی بہی موجود ہین کہ کوی آدمی روح سی خالی نہین اور فرشتہ تو بالکل جہتہ الوہیت ہی کی رکہتے
ہون اور ماریناوس کا قول بی اصل ہی اسواسطہ کہ تخصیص اسم اور شی اور اطلاق بطور مجاز شی دیگر
دیکہو کتب مقدسہ مین انہین الفاظ کا اطلاق حکام اور استاد اور معلم اور اشراف اور مطیع پر بکثرت آیا ہی
خصوصاً اللہ اور یہواہ کہ اسم ذات ہی انہین لوگون پر بولا گیا ہی بلکہ شیطان پر بہی اطلاق ہوا ہی
یہہ سب اطلاق مجازی ہین نہ حقیقی اور تخصیص بحقیقۃ علی البعض ترجیح بلا مرجح ہی اور ہر ایک کو
نسبت ہر ایک کے اختیار ایسی تخصیص کا حاصل ہی کوئی ملحد چاہی شیطان کی ساتہہ تخصیص کرے
اور اگر اتحاد ذاتی تسلیم کرنی سی شرک مرتفع ہوتا ہی تو چاہیئی کہ ان سب پر بہی اطلاق حقیقی مان کر
اتحاد ذاتی کی قایل ہوجاو ان سب پر اطلاق مجازی کہنی کی کیا وجہ ہی دیکہو کتاب حزقیال کا چودہوان

باب ترجمہ عربیہ ۱۸۱۱ عیسوی والنبی اذا اضل وتکلم انا الرب اضللت ذلک النبی وامد ویدی

علیہ وابیدہ من وسط شعبی اسرائیل وآخذ ظلامتہ کظلم السائل وکظلمہ یکذا یکون للنبی کہلا یضل

بیت اسرائیل عنی ولکیلا یتدنسون ایضا بجمیع زلاتہم ویکونون لی شعبا وانا اکون لہم آلہا یقول اذونای
الرب اور ایسا ہی اٹہائیسوین باب اس کتاب مین اور تیتالیسوین باب کتاب اشعیا نبی مین مصرح ہی پس
اس نص صریح سی صاف واضح ہی کہ آیات سندہ مسیحیان من قبیل متشابہات ہین جیسا کہ اور متشابہات
مین مجاز کی قایل ہوتی ہین اور تاویل کرتی ہین انہین بہی علماء مسیحی مجاز کی قایل ہون
اور تاویل کرین اور باب تاویل ومجاز اگر مسدود ہی تو کہین بہی تاویل نکرین اور اللہ کی مجسم
اور تغیر وغیرہ امور خلاف الوہیت کی قایل ہون اور جو آیات کہ در باب کثرۃ اولاد یعقوب علی نبینا و

وعلیہ السلام بمقدار ریگ بیابان اور ستارہای آسمان مشعر ہین ونیز جو آیات درباب سیلان شیر
وشہد کی مشعر اور جو آیات کہ بہ بلندی قلعہا آسمان تک مشعر ہین اونہین بہی معانی ظاہرہ پر کہین
اور براہ مہربانی دکہاوین کہ کس ملک مین شیر اور شہد کی ندیان اور دریا بہتی ہین اور کون سی قلعہ
آسمان تک بلند ہین اور سفر دوم اسفار صموئیل کی بائیسوین[۲۲] باب اور سفر اول اسفار الملوک
کی بائیسوین[۲۲] باب اور اوسکی امثال مین بہی کچہہ تاویل نکرین اور اپنا دین اپنی ہاتون برہم کرین
بالجملہ جو آیات کہ خلاف بدیہہ عقل ہون اون مین تاویل کرنی واجب ہی جیسا کہ الکاشن وجربن وغیرہ
بتاویل صحیح الوہیت مسیح کی منکر ہین اور باب پنجم نامہ قرنتس سی ہرگز الوہیت نہین نکلتی ہے بلکہ
حلول وظرفیت نکلتی ہے کہ اوس سے علماء مسیحی بہی منکر ہین اور بعض جملون مذکورہ سے
بہی الوہیت نہین ثابت ہوتی ہی اسلئی کہ ہر رسول کا پہچاننا خدا کا پہچاننا ہی اسلئی کہ اللہ
کی شناخت رسول ہی کے سبب سے حاصل ہوتی ہی پس استدلال بی اصل محض ہی **دوسرے**
مبحث متعلق بہ الوہیت روح القدس علماء مسیحی روح القدس کو یعنی روح خدا لیتی ہین اور کہتے
ہین کہ روح القدس انبیا اور ایمان دارون پر آتا ہی اور حاجم پر بہی [illegible] کرتا ہی اور اوس پر
اطلاق روح الصدق ہوتا ہی یعنی روح راستی و روح فم اللہ یعنی دہن خدا کا بہی اطلاق
کرتی ہین اور فرماتی ہین کہ اوسنی اللہ اور مسیح یعنی اقنوم اول اور ثانی سی تولید پائی ہی اور وہ
بہی الہ ہی یعنی متحد بذات الہی مثل اتحاد مسیح کی اور اہل اسلام کی نزدیک روح القدس سی مراد یا
جبرئیل علیہ السلام ہی یا مطلق فرشتہ یا فرشتہ موکل علی الارواح اور لغۃً روح بمعنی مفصلہ مستعمل ہے
فی القاموس الرُوح بالضم ما بہ حیوۃ الانفس ویونث والقران والوحی وجبریل وعیسی علیہما السلام
والنفخ وامر النبوۃ وحکم اللہ تعالی وامرہ وملک وجہہ کوجہ الانسان وجسدہ کالملائکۃ انتہی اور
قدس بمعنی پاک کی ہی فی القاموس القدس بالضم وبضمتین الطہر اسم ومصدر وجبل عظیم بنجد
والبیت المقدس وجبرئیل کروح القدس انتہی اور یہی استعمالات مفسرین کی نزدیک ہین
فی البیضاوی وایدناہ قویناہ وقری آیدناہ بروح القدس بالروح المقدسۃ کقولک حاتم الجود
ورجل صدق اراد بہ جبرئیل وقیل روح عیسی علیہ السلام ووصفہا بہ لطہارتہ عن مس الشیطان
او لکرامتہ علی اللہ ولذلک اضافہا الی نفسہ او لانہ لم تضمہ الاصلاب والارحام الطوامث او لا
نجیل او الاسم الاعظم الذی کان یحیی بہ الموتی وقرا ابن کثیر القدس بالاسکان فی جمیع القران
انتہی پس اہل اسلام کہتی ہین کہ روح القدس منجملہ مخلوقات ہی کہ اللہ تعالی نی حضرت عیسی کو اوس

جمع طامث الطامث الحائض
قال فنفخنا فیہ من روحنا الآیۃ

قوة دی اور بعضون نی یہہ بہی گمان کیا ہی کہ مراد روح القدس سی روح عیسیٰ یا انجیل یا اسم اعظم ہے
مگر یہہ قول ضعیف ہی جیسا کہ بیضاوی نی بلفظ قیل اشارہ کیا ہی اب نہی تشخیص اس امر سے
چاہیی کہ آیا الوہیت روح القدس کی ممکن ہے یا محال بعد تشخیص کی واضح ہوا کہ موجب معنی مختار اہل اسلام
کی یعنی فرشتہ کی قطعاً روح القدس کی الوہیت اور اتحاد بذات باری تعالی محال ہی اور علماء مسیحی
اگر روح کو بمعنی حیوة لین اور صفات الہی کو عین ذات مانین تو اسپر اہل اسلام انکار شدید نہین کر سکتی
ہین لیکن علماء مسیحی کہ تولید روح القدس کی اب اور ابن سی قایل ہین اور روح القدس کی واسطے
ایک مخصوص کام قرار دیتی ہین یہہ امر بدیع ارادہ حیوة الہی و اتحاد ذاتی کو ہی اس صورت مین کہ
تولید مستلزم حدوث ذاتی کو ہی اور تخصیص اور تعین کام کی مستلزم تعدد ذوات کو ہی روح کو معنی
حیوة لینا او عین آلہ کہنا مستلزم شرک کو ہی اور اتحاد دو شی کا کہ اونکی خواص اور لوازم مختلف
ہون محال ہی **خاتمہ** بعض پادری صاحبون کی تقریر کی بیان مین بعضی پادری صاحبون کی دشمنون
کو خدا نخواستہ ہذیان یا سرسام ہوا یا روح القدس لی اور الہام ہوا کہ طرح طرح کی بولی بولنی لگے
اور عجیب عجیب اسرار کہولنی لگی اب تو ماشاء اللہ نئی نئی انداز سی کہلتی ہین او مزی مزی سی چہکتی ہین
کہ یہود مسیح کی الوہیت کی قایل ہین اور اسی اعتقاد پر مایل ہین صاحب کتاب منیة الامم مطبوعہ
سنہ ۱۸۵۴ عیسوی صفحہ ۴۴ و ۴۵ مین اس تقریر کو بہت بسط و تفصیل سی تحریر فرماتی ہین اور
اپنا صدق دعوی بزور علمیت جتاتی ہین سب کا خلاصہ یہہ ہی کہ یہود یہہ نہین کہتی کہ مسیح خدا کی
برابر نہین بلکہ اس امر کی قایل ہین مگر اوس مسیح کی مبعوث ہونی کی منکر و متامل ہین اور یہہ
فرماتی ہین کہ ہم انگریز زبان عبری سی ناواقف ہین ہماری قول مین لوگ کہہ سکتی ہین کہ انہون نے
فریب و دغل کیا اور خلاف معنی پر آیات کو حمل کیا یہود کہ اہل زبان ہین اور کتب عہد عتیق عبری یعنی
اونہین کی زبان مین بیان ہین اور اونہین کی مفسرین نی یہہ مضمون نکالا ہی اونکی گواہی اسبات مین
بہت معتمد و مقبول ہی اور واسطہ ثبوت تفسیر مروجہ مسیحیون کی وہی گواہی وجہ موجہ اور دلیل معقول ہے
ای سبحان اللہ ان پادری صاحب کی علم و عقل و تبحر و فضل کا کیا کہنا ہی کہ یہود کو مشرک بتاتی ہین
اسواسطی کہ اونکی نزدیک مسیح کو خدا کی برابر بتاتی ہین نہ عین و متحد بالذات تقریر کرتی ہین جیسا کہ
اپنا عقیدہ تحریر کرتی ہین ان پادری صاحب کی کلام سی واضح ہوا کہ یہود دو اقنوم کی قائل ہین
اور اقنوم ثالث سی جاہل اسواسطہ کہ التزام شرک سی اونہین انکار ہی اور وحدانیت پر کمال اصرار ہے
پہر تعدد ذوات یا دو ذات الہی کا اونکی نزدیک محال اور بلاشبہ مستحیل جانتی ہونگی یا در امتیاز ذاتی

مسیح اور آلہ مین شرک مانتی ہونگی اور یہود بجہت تصدیق وحدانیت در باب اعتقاد تثلیث مسیحیون کی
نسبت جو کچہہ کہتی ہین اوسکی دہوم ہی اور ہر ایک صغیر وکبیر برنا و پیر کو معلوم ہی پس اعتقاد
الوہیت مسیح کی نسبت یہود کی طرف انہین پادری صاحب کا کام ہی اور جو یہہ امر خلاف نقل و مخالف
واقع و بدیہہ عقل ہی اس سبب سی گمان کرتا ہون کہ یہہ پادری کا الہام ہی لیکن ان پادری صاحب
نی اقنوم ثالث کو کیون باقی چہوڑا اور روح القدس سی کیون مونہہ موڑا لازم تہا کہ الزام و اتہام
اعتقاد تثلیث بہی اونہین پر لگاتی اور وہی عذر یعنی تخیل عدم بعثت مسیح یہان بہی بتاتی جہوٹ
بولنی پر آئی تہی تو صرفہ کیا تہا یہود پر بہتان باندہا تو پورا باندہنا تہا دو چار مفسرین یہود کا نام بہی لکہنا اور
اونکی تفسیر کی عبارت کا نقل کرنا ضرور تہا اور ان صاحب کی دور اندیشی سی یہہ کیا کچہہ دور تہا تا کہ
عوام زیادہ مدح کرتی اور یہود بہی نہ مکرتی اور بعض آیات مستندہ بہی لکہنی لازم تہی اور وجہ دلالت
و استنباط بہی بیان کرنی واجب و متحتم تہی خیر انہون نی نلکہی انکی عوض مین لکہون اور وجہ دلالت
و استنباط بہی مین بتا دون تا کہ پادری صاحب کا دل مجہہ سی ناراض نہو اور میری اطاعت پر کسو طرح
کا اعتراض نہو دیکہو یوئیل کی کتاب کا دوسرا باب ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ و تعلمون انی وسط اسرائیل و
اقول انا و انا الرب الہکم ولیس ایضا سواہ و لا ینخزی شعبی الی الابد جیسا کہ تین مرتبہ لفظ قدوس ایک
درس مین آنی سی مسیحیون کی نزدیک تثلیث نکلتی ہی اسیطرح شاید تکرار لفظ انا سی بزعم یہود اثنینیت
مستنبط ہوتی ہی ان پادری صاحب کو لازم ہی کہ جو جو تفسیر یہود نی کی ہی اوسکی پابند رہین کہ وہ
اہل زبان ہین اور در باب مسیح بہی انکار کرین کہ انکی اساتذہ یعنی یہود نی کتب مقدسہ کی معنی صحیح
سمجہی ہین اور در باب تعین بعثت مسیح بہی اونہین کی معنی معتبر رکہین کہ اونہون نی وہی معنی
معمول علیہ رکہی ہین اور یہہ جو میرا عین دعوی ہی کہ علما مسیحی کتب عہد عتیق کی معنی صحیح نہین سمجہہ
سکتی ہین بلکہ انکی مفسرین بہی جا بجا بہکتی ہین شکر ہی کہ میری اس دعوی کا ان پادری صاحب
کو اقرار ہی اور اپنی اور نیز جملہ انگریزون کی نا فہمی کا اصالۃً و وکالۃً اظہار ہی لیکن مجہی تعجب یہہ ہی کہ
کیا ان پادری صاحب کی نظر سی انجیل بہی نہین گذری اور کسو یہودی سی ملاقات بہی نہین ہوئی
کہ ہر ایک یہود کو صراحۃً اور نیز اناجیل اربعہ مین منشا عداوت یہود صرف توہم دعوی الوہیت ہی
اور یہی صلیب کی علت ہی **پانچوان مقالہ** اس بیان مین کہ اطلاق ابن اللہ کا مسیح پر حقیقۃً درست
ہی یا نہین اہل اسلام کہتی ہین کہ ابن بمعنی مولود کی ہی اور اطلاق ابن اللہ کا کسو پر درست نہین ہی
پس حضرت عیسی کہ خود انجیل مین اپنی تئین بلفظ ابن الانسان تعبیر کرتی ہین بلا شبہہ درست

نہین اور اگر وجود اس اطلاق کا انجیل مین ہی تو بطریق مجاز نہ حقیقۃ اور علماء مسیحی مدعی ہین کہ یہ اطلاق
ابن کا بمعنی مولود مسیح پر حقیقۃ درست ہی اور اس مطلب پر بہی کوئی دلیل عقلی نہین پیش کرتی ہین بلکہ
دلیل عقلی سی دست کش ہوکر حصر کتب مقدسہ کرتی ہین اور اس دعوی کی یون توضیح کرتی ہین کہ اطلاق
ابن کا مسیح پر بمعنی متعارف جیسا کہ انسان پر اطلاق کرتی ہین کہ زید بن عمر ہی کفر اور ضلالت ہی اور
یہہ قایل ہونا کہ تولد مسیح کا اللہ سی ایسا ہی جیسا کہ انسان سی انسان یا حیوان سی حیوان تولید
پاوی گمراہی اور بی دینی ہی بلکہ اللہ اور مسیح مین ایک ایسا علاقہ ہی کہ وہ باپ اور بیٹی کی لفظ سی ادا ہوتا
اور بلفظ اب اور ابن تعبیر کیا جاتا ہی اور بلفظ تولید اوسی تلفظ کرتی ہین اور یہہ تولید روحانی ہی نہ
جسمانی اور حقیقت اس علاقہ ابنیت اور تولید کی اللہ نی اپنی کلام مین بیان نہین کی پس مسیح مین
دو جہتہ سی تولید ہی ایک تولید روحانی وہ من اللہ ہی کہ اوسکی سبب ابن اللہ کہلاتی ہین دوسری
تولید جسمانی وہ من بطن مریم ہی کہ اوسکی سبب ابن الانسان اور ابن مریم کہلاتی ہین اب شخص اس
امر کی ضرور ہی کہ آیا لفظ ابن اللہ کا اطلاق بابن معنی حقیقۃ مسیح پر درست ہی یا نہین اور کتب مقدسہ اس اطلاق
کی اجازت دیتی ہین یا نہین اور مجازاً محل بحث نہین اسلئی اطلاق مجازی کا انکار اہل اسلام کو ضرور
نہین اور غیر مسیح پر بطریق مجاز اطلاق ابن اللہ کا مسیحی خود قبول کرتی ہین میری نزدیک کتب مقدسہ
سی اطلاق بطور حقیقۃ ہرگز نہین ثابت ہوتا ہی بلکہ جو الفاظ کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی حق مین
وارد ہین وہی الفاظ بعینہ اور انبیا کی حق مین بہی وارد ہوی ہین دیکہو سفر اول اخبار الایام کا ستر ہوان
باب کہ حضرت سلیمانؑ کی حق مین فرمایا ہی ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ عیسوی دہو یبتی لی بیتا و اثبت کرسیہ
الی الابد وانا اکون لہ ابا وہو یکون لی ابنا و خیراتی لا ازیلہا عنہ کما ازلتہا عن غیرہ اور یہی
مضمون اٹہائیسوین باب مین موجود ہی اور دیکہو یعقوب علیہ السلام کی حق مین سفر خروج کے
چوتہی باب مین موجود ہی ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ عیسوی فقل لہ کذا قال اللہ ابنی بکری اسرائیل
یعنی پہلوٹہا میرا اسرائیل ہی اور داود علیہ السلام کی حق مین دیکہو مزمور ثانی ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱
عیسوی الرب قال لی انت ابنی وانا الیوم ولدتک اور اسیطرح کی اطلاق کتب عہد عتیق مین نسبت
اور انبیا کی بہت موجود ہین اگر یہہ اطلاق مستلزم ابنیت حقیقی کو ہو تو اقنوم تین سی بہت زیادہ
ہونگی اور یہہ سب بہی حقیقۃ ابن اللہ کہلاوین مگر علماء مسیحی یہہ عذر پیش کرین کہ ان سب سی
بہی مراد مسیح ہین اگرچہ بظاہر خطاب سلیمان اور اسرائیل اور داود علیہم السلام کی طرف ہو اور بلفظ
انت تعیین شخصے بہی ہو اور مجموعہ ان جملہ ابنا کا متحد بہ مسیح ہی جیسا کہ مجموعہ تین اقنوم کا ایک اللہ ہی

ویسا ہی مجموعہ ان جملہ ابنا کا ایک ابن ہی اور یہہ بہید بہی مثل تثلیث نہین معلوم ہوسکتا کتب
مقدسہ سی ابن بمعنی عبد و مطیع و اصطفا و تلمذ کی نظر ہوتا ہی دیکہو اون درس تیسوین فصل
انجیل متی کا و لا تسموا احدا علی الارض ابا لان اباکم واحد اعنی الذی فی السموات و لا تسموا اساتید
لان استاذکم واحد اعنی المسیح اگر ابن کا اطلاق ان سب پر حقیقی مانو تو خلاف عقاید مسیحیونکی ہی اور
جو اورون پر مجازی اور مسیح پر حقیقی تو تخصیص بلا مخصص ہے اگر سب پر مجازی مانو بظاہر درست ہے
گو پہر بہی خالی سو ادب سی نہین باقی رہا کلام تولد روحانی مین یہہ بہی بالکل باطل ہی اسواسطہ
کہ اس تقدیر پر لازم آتا ہی کہ سب ملائکہ کا تولد روحانی ہو اسلیئی کہ ملائکہ کو جسم مصطلح نہین پس منحصر
رہی گا اونکا تولد تولد روحانی مین اور اسیطرح ہر انسان مین جسم اور روح ہی پس چاہیئے
کہ ہر ایک آدمی من حیث الجسمیۃ اپنی مان باپ سی تولد پاوی اور من حیث الروح اللہ تعالی سے
اور حضرت حوا تو خاص بنت اللہ کہلاوین کہ اونہون نی نر سی تولد پایا اور مخرج معلومہ سی نہین
نکلین اور خون معلومہ ہی اونکی غذا نہوا اور رحم مین تشریف نرکہی اور حضرت آدم تو خاص الخاص
ابن اللہ ہون پس تخصیص مسیح کی کیا ہی بلکہ لازم آتا ہی کہ روح القدس کو بہی ابن اللہ کہنا درست ہو
لیکن جایز ہی کہ مسیحی اسکا التزام کرین او کہین کہ ابن اللہ اور ابن المسیح کہنا ممنوع نہین گو صراحۃ
متقدمین نی یہہ اطلاق نہ کیا ہو حاصل یہہ ہی کہ یہہ علاقہ بلفظ خلق صاف ادا ہوسکتا ہی بلفظ
ابن ادا کرنا اور تولید روحانی کا قایل ہونا مستلزم شنایع مذکورہ ہی

پہلا مقالہ

اس بیان مین کہ تثلیث کو عقل جایز رکہتی ہی یا محال جانتی ہی اور کتب مقدسہ سی نکلتی ہی یا نہین
اسمین ایک مقدمہ اور تین مبحث اور ایک خاتمہ ہی **مقدمہ** توضیح مفہوم تثلیث مین عقیدہ
اجماعیہ مسیحیونکا یہہ ہی کہ اعتقاد ایک خدا کا تثلیث مین اور تثلیث کا وحدۃ مین چاہیئے اور ان تینون
کا جدا جدا نہ سمجہنا چاہیئی بلکہ تینون کا لاہوت ایک ہی اور کہتی ہین کہ اللہ مین تین اقنوم ہین ذات
علم حیوۃ ذات کو اب علم کو ابن حیوۃ کو روح القدس کہتی ہین اور تینون کو واجب الوجود اور جلال
اور مجد مین متشابہ اور متحد مانتی ہین اور تشریح اس مسئلہ کی یون کرتی ہین کہ جیسا عرض مین مہیۃ
اور کینونۃ کی سوا ایک تیسری حالت ہی کہ اوسی بلفظ حلول تعبیر کرتی ہین اسیطرح جوہر مین مہیۃ
اور کینونۃ کی سوا تیسری حالت اور ہی کہ اوسی بلفظ قیومیۃ تعبیر کرتی ہین اور زبان لاطینی مین
اوسکا نام سوبسطنصیا اور یونانی مین ہیبسطاسیس اور عرب اوسی قیومیۃ اور قیام اور
قوام کہتی ہین اور کبہی اصل اور اساس اور عماد کہتی ہین اور شخص ناطق کی قیومیۃ کو اقنوم کہتے ہین ؛

اور الله مین اقنوم شی اضافی اور نسبی ہی نہ حقیقی یہہ تقریر اس مسئلہ کی علماء مسیحی کرتی ہین جیسا کہ
کتاب قسیس فلیبس سے واضح ہی اور مین جانتا ہون کہ اقنوم لفظ عربی نہین جیسا کہ قاموس اور صحاح
سی واضح ہی قال الجوہری الاقنوم الاصل احسبہا انہا رومیہ وقیل انہا یونانیہ الخ وسموا الامور الثلثہ
اصولا لانہا اصول الالوہیتہ بعد اوسکی علماء مسیحی یہہ تقریر کرتی ہین کہ الله ایک طبیعہ اور ایک جوہر ہے
اور جوہر اوسکا قیوم ہی ساتھہ تین اقنوم کی اقنوم اول اب ثانی ابن ثالث روح القدس اقنوم اول
مصنوع اور مخلوق اور مفعول اور مولود نہین وہ اپنی ذات سی جاہد ہی نہ منشق غیر مولود اور اقنوم اب اوبیہ
اور فاعلیہ ہی اقنوم ثانی اب سی مولود ہی عقل اور حکمت سی اسی واسطہ ابن کو حکمہ اور کلمہ اور صورہ اور تمثال
کہتی ہین اور جو چیزین کہ صفت کمال اور ابن کی فضل پر دال ہین مثل حکمہ اور معرفہ کی وہ واجب ہین اب
مین واسطہ اقنوم ابن کی اقنوم ثالث پیدا ہوا اب اور ابن سی یعنی اونکی ارادی سی اور اب
اور ابن کا ارادہ واحد ہی اور وہ دونو ایک چشمہ ہین اور اقنوم ثالث کو اسلئی روح القدس
کہتی ہین کہ وہ منشق ہی گویا وہ محبت ہی اور محبت گویا ہیئتہ ہی یا ثوران یا ہیجان ارادہ کا ہی
اور اب نہین ہی ابن اور ابن نہین ہی اب اور روح القدس نہین اب اور ابن اور اب اور
ابن نہین ہین روح القدس بلکہ آپس مین متمیز ہین اور باوجود اسکی کہ اقانیم ثلثہ مین تمیز
موجود ہی لیکن باہم کسو اقنوم اور لاہوت الہی یا طبیعت الہی مین تمیز نہین ہی بلکہ ہر واحد اقانیم
ثلثہ سی شی واحد ہی متحد ساتھہ طبیعت الله کی اور تمیز حاصل ہوتی ہی باعث مقابلہ بعض
اقانیم کی ساتھہ بعض کی نہ بہ نسبتہ طبیعہ الہی کی اور اقانیم ثلثہ مین سی کوئی مولف اور مرکب نہین
ہی بلکہ ہر واحد مفرد بسیط ہی اور اب عالم اور عاقل ہی اور ابن اوسکی صورۃ علمیہ اور عقلیہ ہی
اور علماء مسیحی ولادۃ سی ارادہ کرتی ہین انبثاق یعنی ظہور فی الخارج یا خروج زندہ کا زندہ سی اور
یہہ اعتقاد کرتی ہین کہ مسیح مین دو طبیعتین ہین ایک طبیعت الہی یعنی لاہوتی دوسری طبیعت
ناسوتی اور ان دونو طبیعتونکا اقنوم واحد ہی وہ اقنوم الله یا اقنوم ابن الله کا ہی اور الوہیت ابن کی
باپ کی طرف سی ہی اور انسانیت مان کیجانب سی اور دونو ایک شی کہلاتی ہین یعنی مسیح علی نبینا
وعلیہ السلام اور لاہوت نی مسیح کی جسم مین حلول نہین کیا بلکہ جسم کو استعمال مین لایا اور
جب خلق مین اختلاف پڑا اور انبیا کی اطاعت مخلوق نی نکی اب نی چاہا کہ سبکو ہلاک کرے
اور عذاب دی ابن نی معارضہ کر کی کہا کہ مجھی جانی دی مین مخلوق کو سمجھاونگا پس مجسم ہو کر مخلوق
پاس آیا اور تمام رنج اوٹھائی اور علماء مسیحی نی اضافات اور نسب کی یہہ تشریح کی ہی کہ الله مین

چار اضافتین ہین فاعلیۃ التولید یا ابوۃ آب مین مفعولیۃ التولید یا بنوۃ ابن مین فاعلیۃ الانبثاق آب اور ابن مین معاً اسطرح کہ گویا دونو منبوع واحد ہین اقنوم ثالث کی مفعولیۃ الانبثاق روح القدس مین یعنی اقنوم ثالث مین اور فرماتی ہین کہ اللہ مین چار خواص ہین دو مختص بہ آب ہین ایک خاصہ یہہ کہ جاعل ہی یعنی غیر منبثق اور غیر مولود دوسرا خاصہ ابوۃ ہی اور ایک مختص بہ ابن ہے یعنی بنوۃ اور ایک مختص بروح القدس یعنی انبثاق اور تسمیہ اقانیم ثلثہ کا باقنوم اول اور ثانی اور ثالث بموجب مدارج اور ترتیب خروج کی ہی اور اقانیم تین سی کم یا زیادہ نہین ہوسکتی ہین ایسی نسبتین اور خواص چار سی متجاوز نہین ہوسکتی ہین لیکن حواریون کی وقت سی باہم اختلاف تہا ایک عقیدہ پر سب عیسائی متفق نہتی ابیونیین و قیرنیتوس و بولس الشمشاطی و فوطین یہ صحیح اعتقاد کرتی تہی کہ مسیح فقط انسان ہی اللہ نہین اور نہ معاً انسان اور اللہ ہی بلکہ بسبب اعمال صالحہ کی اللہ کی نزدیک فضل اور بزرگی پائی اور اصحاب مانیس اس بات کی قایل تہی کہ مسیح ابن اللہ ہی انسان نہتی بجسد حق بلکہ مثل انسان دکہائی دیتی تہی اور فی الحقیقۃ جسم انسانی تہا اور ولنطینوس گمان کرتا تہا کہ مسیح کی واسطہ جسد حق [illegible] فی الحقیقۃ جسم تہا لیکن اونہون نی وہ جسم اپنی کواری مان سی یعنی حضرت مریم سی نہین حاصل کیا تہا بلکہ وہی جسم آسمان سی لائے تہی اور لولینا ریہہ خیال کرتی تہی کہ اللہ کی کلمہ سی کچہہ تہوڑا جسم بن گیا تہا اور اریوس یہہ کہتے تہی کہ مسیح کو جسم تہا اور عوض نفس کی کلمۃ اللہ اونکی جسم مبارک سی متعلق تہا اور فاثولیقی یعنی یونانی یہہ اعتقاد کہتی ہین کہ مسیح مین دو طبیعتین ہین لاہوتی اور ناسوتی جیسا اوپر مینی مفصل بیان کیا اور کہتی تہی کہ ہمنی قبول کی قوۃ آب سی اور حکمۃ ابن سی اور عقافۃ روح القدس سے
قال تیریان الاسقف القدیس قبلنا القوۃ من الاب والحکمۃ من الابن والعقافۃ من روح القدس والاب نختارنا والابن نحبنا وروح القدس تجمع وتوحد الاب اعطانا الابدیۃ والابن اعطانا شبہ صورتہ وروح القدس اعطانا الصحۃ والحرارۃ ونحن نکون فی الاب ونعیش فی الابن وبروح القدس نتحرک ونستفید اور بعد اختلافات مذکورہ بالا کی مسیحیون نی یہہ قانون ایمان ایجاد کیا مجمع نیقیہ و قسطنطنیہ مین قانون الایمان الذی الفہ مجمع نیقیہ و مجمع قسطنطنیہ نومن باللہ واحد اب ضابطہ الکل خالق السماء والارض وکلما یری ولا یری وبرب واحد یسوع المسیح ابن اللہ الوحید المولود من الاب قبل کل الدہور الہ من الہ نور من نور الہ حق من الہ حق مولود غیر مخلوق مساو بالاب فی الجوہر الذی بیدہ کل شی الذی من اجلنا نحن البشر ومن اجل خلاصنا نزل من السماء وتجسد من

بروح القدس ومن مریم العذراء وصار انسانا وصلب عنا علی عہد بیلاطس النبطی وتالم ومات وقبر وقام من بین الاموات فی الیوم الثالث جیسا ہو مکتوب وصعد الی السماء وجلس عن یمین الاب وایضاً سیاتی بمجدہ العظیم لیدین الاحیاء والاموات الذی لیس لفنا لملکہ ونومن بروح القدس الرب المحیی المنبثق من الاب والابن المسجود لمجد مع الاب والابن الناطق بالانبیاء وبکنیسۃ واحدۃ مقدسۃ جامعۃ قاثولیقیہ رسولیۃ واعترف لمعمودیۃ واحدۃ بمغفرۃ الخطایا وارجی قیامہ الموتی وحیاۃ الدہر الآتی آمین انتہی اور مسیحیونکا کلمہ شہادۃ کہ اوسپر نجات منحصر ہے لیکن ماطیروس اور شماس کیراکوس ارمنی کی نزدیک صرف زبان سی کہنا نجات کی واسطی کافی ہی معانی کا نہ سمجھنا نجات کو نہین مانع ہی مگر اورون کی نزدیک بغیر سمجھنی معانی کی نجات نہوگی وہ عقیدہ یہہ ہے

عقیدہ اجماعیہ اعتقاد ایک خدا کا تثلیث مین اور تثلیث کا وحدۃ مین چاہیئے اور ان تینون کو شخص جدا جدا یا تین جنس الگ الگ نہ سمجھنی چاہیئے کہ باپ اور بیٹا اور روح القدس واجب الوجود ہین اور لاہوت باپ کا اور لاہوت بیٹی کا اور لاہوت روح القدس کا ایک ہے اور جلال متشابہ اور مجد ابدی ہی اسلئی باپ اور بیٹا اور روح القدس ماہیۃ مین ایک دوسری کی مانند ہین اور باپ کی کوئی علۃ نہین اور بیٹی کی کوئی علۃ نہین اور روح القدس کی کوئی علۃ نہین اور باپ محدود نہین اور بیٹا محدود نہین اور روح القدس محدود نہین اور باپ ازلی ہی اور بیٹا ازلی ہی اور روح القدس ازلی ہی نہ اسطرح کہ ازلی تین ہون اور غیر محدود تین ہون یا غیر معلول تین ہون بلکہ غیر معلول ایک ہی اور غیر محدود ایک ہی اور ازلی ایک ہی اور باپ قدرۃ والا اور بیٹا قدرۃ والا اور روح القدس قدرۃ والا نہ اسطرح کہ قدرۃ والی تین ہین بلکہ قدرۃ والا ایک ہی اور باپ آلہ اور بیٹا آلہ اور روح القدس آلہ نہ اسطرح کہ تین آلہ ہون بلکہ ایک اللہ ہی اور باپ رب ہی اور بیٹا رب ہی اور روح القدس رب ہی نہ اسطرح کہ تین رب ہون بلکہ ایک رب ہی اور ہم جس طرح اعتقاد رکھتی ہین کہ ہر ایک امنین اللہ ہے اسیطرح اجماع مذہب کا لحاظ کر کی تین اللہ یا تین رب نہین کہہ سکتی کیونکہ باپ عمل اور خلقت مین کسی سی صادر نہین ہوا اور بیٹا فقط باپ سی ولادت مین صادر ہوا نہ عمل اور خلقت مین اور روح القدس باپ اور بیٹی سی صادر ہوا ایجاد مین نہ عمل اور خلقت مین پس باپ ایک ہی نہ تین اور بیٹا ایک ہی نہ تین اور روح القدس ایک ہے نہ تین اور ان تینون مین کوئی مقدم اور متاخر اور بڑا اور چھوٹا نہین بلکہ تینون ازلی اور ہم مثل ہو کر باہم موافقت رکھتے

ہین پس توحید تثلیث مین اور تثلیث توحید مین پوجی جاوی پس طالب نجات کا اعتقاد تثلیث کا رکہے
اور اعتقاد اپنا کامل کری اس بات سی کہ رب ہمارا عیسیٰ مسیح نجات ابدی کی لئی مجسم ہوا ـ
کیونکہ دین مضبوط یہہ ہی کہ ہم اعتقاد رکہین اور اقرار کرین کہ رب ہمارا عیسی خدا کا بیٹا
اللہ اور انسان ہی اللہ ہونا اوسکی باپ کی طرف سی ہی اور اس لحاظ سی کہ سب عالم سے
پہلی مولود ہوا اور انسانیت اوسکی مان کی طرف سی ہی اور اس لحاظ سی ہی کہ عالم ناسوت
مین پیدا ہوا اور وہ پورا خدا اور پورا انسان ہی صاحب نفس ناطقہ اور بدن حیوانی کا کہ ابت
سکہی ہی لاہوت مین مماثل باپ کی ہی اور ناسوت مین اوسکا بنایا ہوا اور وہ اللہ اور انسان
ہی مگر دو نہین بلکہ دونو ایک مسیح ہی اور وہ ایک ہی اور لاہوت نے جسم مین حلول نہین کیا
بلکہ جسم کو استعمال مین لایا اور اون دونومین اتحاد شخصی ہی جیسا کہ مجموع بدن اور نفس ناطقہ
کا انسان ہوتا ہی ایسا ہی مجموعہ اللہ اور انسان کا ایک مسیح ہی اور وہ ہماری نجات کی لئی مبتلا
ہوا اور جہنم مین گیا اور تیسری دن مردون مین سی اوٹہہ کر آسمان کو عروج کیا اور خدای
مقتدر کی داہنی ہاتہہ پر بیٹہا اور وہان سی جزا دینی کو پہر آوی گا اوسکی آنی کی وقت
سب مردہ اپنی بدنون کی ساتہہ زندہ ہونگی اور اپنی اعمال کی جزا پاوین گی نیک لوگ
حیات ابدی کی اور بد لوگ آتش دایمی کی پس یہہ اعتقاد اجماعی ہی بدون اسپر ایمان لانی کے
نجات نہین ہوسکتی اور جلال باپ اور بیٹی اور روح القدس کا جیسا کہ ازل مین تہا ویسا ہی اب ہی
اور ویسا ہی ابد تک رہیگا آمین اور مارطبروس یہہ اعتقاد کرتی تہی کہ جب مسیح مجسم ہوا سب عوارض
انسانی اوٹہانی پڑی پس اسلئی جہنم مین جاکر عذاب پایا بعد اوسکی نکلا اور اپنی ساتہہ اون سب لوگون
کو جو اوسکی پہلی جہنم مین عذاب پاتی تہی نکال لایا اور مار اثاناسیوس نی یہہ قانون ایمان ایجاد کیا

قانون الایمان لمار اثاناسیوس کل من اراد خلاص نفسہ فوجب علیہ اولا ان یعتقد
بایمان الکاثولیقی لان من لم یحفظ الایمان الکاثولیقی سالما صحیحا فلا بد لہ ان یہلک ابدا اما الایمان
الکاثولیقی ہذا ہو ان نکرم الہا واحدا بالتثلیث والتثلیث بالتوحید بغیر تخلیط الاقانیم بغیر تفصیل الجوہر انما
آخر ہو اقنوم الاب وآخر ہو اقنوم الابن وآخر ہو اقنوم روح القدس لکن الاب والابن وروح القدس
لاہوت واحد لہم مجد مساو ویا لہا وہم لہم ازلیا کیف ہو الاب کذلک ہو الابن کذلک ایضا روح القدس
الاب غیر مخلوق الابن غیر مخلوق وروح القدس غیر مخلوق الاب غیر ممسوح الابن غیر ممسوح وروح القدس
ایضا غیر ممسوح الاب ہو ازلی الابن ہو ازلی روح القدس ایضا ہو ازلی فاما لیس ہم ثلثۃ ازلیین

بل ازلیا واحدا کمثل ما لیس هم ثلثة غیر مخلوقین ام ثلثة غیر ممسوحین بل واحداً غیر مخلوق و واحداً غیر ممسوح
کذلک الاب ضابط الکل الابن ضابط الکل و روح القدس ایضا ضابط الکل ولکن لیس هم ثلثة ضابطی الکل
بل واحد ضابط الکل کذلک الاب هو الاله والابن هو الاله و روح القدس هو الاله لکن لیس هم ثلثة آلهة بل هم الها
واحداً کذلک الاب هو رب والابن هو رب و روح القدس هو ایضا رب ولکن لیس هم ثلثة ارباب بل
ربا واحدا لان کما اننا نلتزم بالحق المسیحی ان نقر بان کل واحد من الاقانیم الثلثة هو الاله و رب وکذا نمتنع
بالایمان الجاثلیقی ان نقول انهم ثلثة آلهة ام ثلثة ارباب ثم الاب لیس هو من احد لا مصنوعا لا مخلوقا
ولا مولودا الابن من الاب وحده لیس مصنوعا ولا مخلوقا بل مولودا روح القدس هو من الاب ومن الابن
لا مصنوعا منهما ولا مخلوقا ولا مولودا بل منبثقا فالاب هو واحد لا ثلثة آباء والابن واحد لا ثلثة ابناء و روح القدس
هو واحد لا ثلثة ارواح قدس وهذا الثالوث لیس فیه شیء اول ام آخر ولا شیء اکبر ام اصغر لکن الاقانیم
الثلثة جمیعهم متساوین فی الازلیة وفی الجوهر فکما قد ذکرنا فی الجمیع ینبغی لنا ان نکرم التوحید بالتثلیث
والتثلیث بالتوحید فمن یرغب فی خلاص نفسه فلیعتقد هکذا بالثالوث المقدس ثم واجب ایضا
علی البشر لادراک الخلاص الابدی ان یومن بتجسد ربنا یسوع المسیح ایمانا امینا فالایمان الامین ؛
المستقیم هو ان نومن ونقر بان یسوع المسیح ربنا ابن الله هو آله وانسان آله من جوهر الاب مولودا
قبل کل الدهور انسان من جوهر الام مولودا فی الدهر الها تاما وانسانا تاما قیوما من نفس ناطقة وجسدا
بشری مساویا للاب باللاهوت اصغر من الاب بالناسوت واذا کان هو معا الها وانسانا فمع ذلک
لیس هو اثنین بل هو مسیح واحد فانه واحد لا بتحویل اللاهوت جسدا بل اتخاذ الناسوت الی الله
واحد الکلیة لا باختلاط الجوهر بل لتوحید الاقنوم لان کمثلما النفس الناطقة والجسد هما انسان واحد کذلک
الاله والانسان هما مسیح واحد الذی تالم لخلاصنا وهبط الی الجحیم ثم فی الیوم الثالث قام من بین
الاموات صعد الی السموات وجلس عن یمین الله الاب الضابط الکل ومن هنالک سیاتی لیدین
الاحیاء والاموات وعند مجیئه یجب علی جمیع الناس ان یقوموا احیاء باجسادهم ویحسبوا باسباب
اعمالهم والذین عملوا الاعمال الصالحة یصعدون الی الحیوة الابدیة والذین صنعوا الشر یطرحون الی النار
الابدیة فهذا هو الایمان الجاثلیقی الذی لو لم یومن احد به ایمانا امینا ثابتا فلا یمکنه ان یدرک ؛
الخلاص فهذا هو قانون الایمان الذی رتبه مار اتاناسیوس انتہی اہل اسلام تثلیث سے منکر ہیں
اسے محال بالذات بتاتے ہیں اور ان جمیع تقاریر مسطور بالا کے مطالب دلیل عقلی اور نقلی کا کرتے
ہیں اور میری غرض اس توضیح اور تشریح اور نقل اقوال علماء مسیحی سے یہ ہے کہ اکثر مسیحی باوصف

ادعای علم وفضل ودعوی تبحر کی بعض امور عقاید وقوانین مذکور سی کہ نجات اوسی منحصر ہی لاعلم
ہین وقت ایرادات اہل اسلام کی صاف انکار کرجاتی ہین مثلاً بعضی پادری صاحب بہ شد ومد انکار
(صاحب رافع البہتان)
کرتی ہین کہ مسیح واصل جہنم نہین ہوا یہہ مسیحیون پر افترا ہی لیکن یہہ نہین سمجہتے کہ یہہ افترا قدما مسیحیون
نی باندہا دیکہو کتاب تبیین فلیبس کے کہ وہ اقوال رسلات سی نقل کرتی ہین کہ مسیح بعد صلیب کے
(یعنی مناظرات)
جہنم مین گئی اور آگ سی جہنم مین عذاب پایا اہل اسلام کی نزدیک قطعی یہہ افترا ہی اور بلاشبہ
باطل ہی لیکن تمہارا ایمان یہی ہی مین کیا کرون اور بعضی پادری صاحب فرماتی ہین کہ مسیح جہنم
(صاحب میزان الحق وحل الاشکال)
مین نہین بلکہ ہادس مین گئی اور یون توضیح فرماتی ہین کہ ہادس وہ جا ہی جو اصل آسمان اور
جہنم کی بیچ مین ہی مسیح بعد ملعون ہونی کی العیاذ باللہ اوسمین گئی نہ جہنم مین اور اوس مقام پر
جہنم کا اطلاق کیا ہی قطع نظر بطلان ان تقریرون کی حسب منقولات سابقہ عبارہ عربیہ مین پوچہتا
ہون کہ بموجب شہادت انجیل اور تمہاری ایمان کی العیاذ باللہ مسیح ملعون ہوی تو جو ملعونون کی جا کیا
سکان ہی وہان گئی اور تمہاری اقوال سی ظاہر ہی کہ ملعونون کا مقام جہنم ہی نہ ہادس وغیرہ پس
سعی بی فایدہ ہی اور بعضی پادری صاحب یہہ فرماتی ہین کہ مسیح بلاشبہ جہنم مین گئی معاذ اللہ
من ذلک لیکن نہ عذاب پانی بلکہ اپنی عظمت دکہانی کو مین بہت تعجب کرتا ہون ان توجیہات کی
معنی سی شاید انکی نزدیک ملعون لوگ جہنم مین اپنی عظمت دکہانی جاتی ہونگی اور جہنم انکی نزدیک
دار عقاب نہوگا بلکہ دار نمایش عظمت ہوگا اور شاید ملعون ہونا بہی مسیحیونکی نزدیک بڑی عظمت ہے
اور ظاہر ہی کہ ملعون کو بجز ذلت وخواری وملعونی کی کوئی اور صفت عظمت نہین ہی پس ملعونی ہی کو
صفت عظمت گنو دیکہو مارطبروس وغیرہ کا قول جو مینی اوپر ذکر کیا وہ قایل ہین کہ مسیح عذاب
اوٹہانی جہنم مین گئی اور بعضی پادری صاحب فرماتی ہین کہ مسیح جہنم مین کفارہ کا مسئلہ سمجہانی
گئی تہی یعنی جہنم والون کو آگاہ کیا کہ مینی صلیب پر مرکی اور مین اپنی جان دی کر گناہون کا کفارہ
ہوا اور اس فدیہ سی گناہ کو اور شیطان کو اور جہنم کو مغلوب کیا اور ایماندارون کی واسطی کالعدم
کیا ہی اور بعضی پادری صاحب فرماتی ہین کہ مسیح ہادس مین گئی مگر ہادس سی مراد عالم ارواح
لیتی ہین جو یہہ اقوال ہی منقولات سابقہ سی باطل ہین اور ان خرافات کی ابطال کو زیادہ دریے
ہونا تضیع اوقات ہی اسلئی زیادہ لکہنا ضرور نہین بہلا اس قدر نہین سمجہتی کہ اگر مسیح گناہونکا
فدیہ وکفارہ ہوی تو گناہگارونکو آپ ہی معلوم ہوا ہوگا اور اسیطرح سی عالم ارواح مین انکی
ارواح جا سکتی تہی بجسمہ جہنم وعالم ارواح مین جانا بی معنی ہی معہذا اس تقریر سی واضح ہوتا ہے

کہ مسیح کی بعثت نسبت زندہ ومردہ یعنی جہنمی اور عالم ارواح بہی تہی اور سب جا جانی اور تعلیم دینی
اور وعظ کی مامور تہی شاید تثلیث کا مسئلہ بہی وہین سمجہا آئی ہونگی دنیا والون کو سمجہانا باقی رہ گیا
دنیا والون نی یہہ مسئلہ جہنمیون سی سند کیا ہوگا اور اسیطرح علماء مسیحی اور امور کا انکار کرتی ہین اور
اسیطرح سی متزلزل ہوتی ہین سب کا یہان ذکر کرنا خلاف مبحث ہی اسلئی یہان نہین بیان
کرتا ہون اب غور کرنی چاہیی کہ مسیحیون نی بی فایدہ قیود لاطایلہ قوانین ایمانی مین زیادہ کی ہین
اور ناحق ایک ایک بات کو مکرر سہ کرر اولٹ پہیر سی بیان کرنا اختیار کیا ہی اصل مسئلہ ان قیودات
سی کچہہ مبدل اور متغیر نہین ہوا اور کوئی قید کسو ایراد کو واقع نہین بلکہ ان قیودات نی باب منع
اور بہی واسع کیا اور ان امور معتقدہ مین سے کسو پر علماء مسیحی دلیل نہین لاتی بی دلیل قیود لگانا
اور نیا مضمون تراشنا فعل عبث اور نقش بر آب ہی اور یہہ بات کہ اس قدر اسقف اور مقدس
قسیسون نی یہہ قوانین بنای اور قیود لگائین کبہی مسموع نہین ہوگی جب تک کہ دلیل سی مدلل
نکرین اور حال یہہ ہی کہ علماء مسیحی اقرار کرتی ہین کہ مسئلہ تثلیث کا خارج از عقل ہی صرف باشارہ
انجیل اس مسئلہ کا اعتقاد رکہتی ہین مین یہہ پوچہتا ہون کہ اگر یہہ مسئلہ خارج از عقل ہی تو علماء مسیحی
کسلیئی عقل سی اس مسئلہ کی توضیح کرتی ہین اور قیود لگا کر اپنی تئین دقت مین ڈالتی ہین ابتداء
کیون نہین کہتی کہ ہم اس مسئلہ کو خارج از عقل جانتی ہین اسلئی کچہہ توضیح و تشریح نہین کر سکتی جہان کے
سمجہانی کو تمثیلین دیکر اور قیدین لگا کر توضیح بخوبی کرین گی اور جب ہر طرف سی اعتراض وارد
ہونگی تو فرماوین گی کہ یہہ مسئلہ خارج از عقل ہی ہم اسکو بیان نہین کر سکتے حیف کی بات ہے
کہ علماء مسیحی نی العیاذا باللہ حضرت مریم کو داخل دایرہ الوہیت کیون نکیا اور چار اقنوم کسلئے
نمانی اب و زوجہ ابن و روح القدس ذات یا وجود کا نام اب علم وحکمۃ کا نام ابن حیوۃ کا نام
روح القدس رکہا زوجہ کا نام راحت و سرور رکہتی اور زوجیت روحانی کی قایل ہوتی یعنی
یہہ کہتی کہ علاقہ زوج اور زوجہ مین ایسا ہی کہ اوسی بزوجیت تعبیر کرتی ہین یعنی پیدا ہونا لڑکی کا بے
استعانت انسانی روح القدس کی صدقہ سی اور باقی تمام تقریرین اسمین جاری کرتی بلکہ جناب
پولوس مقدس کو بہی داخل حیطہ الوہیت کر کی ایک اقنوم اونکی زیادہ کرتی اور اوسکا نام
تلمیذ رکہتی اور یہہ توضیح کرتی کہ ایسا تلمذ نہین جیسا انسان کو انسان سی ہوتا ہی بلکہ وہ
تلمذ روحانی ہی کہ بلا محاذات جسم بطور خاص بطفیل روح القدس حاصل ہوا اور اسی ہم یہ تلمذ
روحانی تعبیر کرتی ہین اور باقی تقریر سابق بعینہ اسمین جاری فرماتی اور پانچ اقنوم مان کر وحدہ

فی التخمیس کا اعتقاد کرتی بلکہ اگر سب حواریون کو بہی آ تسلیم کرکی اتحاد ذاتی کا اقرار کرتی تو ان
حواریون کو شکوہ نرہتا اسواسطہ کہ ابن اللہ کا اطلاق اون پر بہی آیا ہی ایک ابن کی واسطہ
اقنوم فرض کرنی باقی بیٹون کو باپ کی زندگی مین اس فیض سی محروم رکہنا بڑی بات ہی
اور اگر ان حواریون کی واسطی نئی اقنوم زیادہ نکرتی تو اقنوم ابن کی ساتہہ ان سب کو متحد کرکے
اقانیم تین ہی رکہتے اور کہتی کہ جیسی اب تین کی ساتہہ متحد ہی اور ایک ہی ابن بہی بارہ کی
ساتہہ متحد ہی اور ایک ہے اور حضرت مریم کو اقنوم روح القدس سے متحد کرتی کہ اونہین دونو کی
بدولت حضرت عیسیٰ نی وجود قبول کیا اگر علماء مسیحی ایسا کرتی تو یہہ مسئلہ کچہہ ممکن اور موافق عقل
ہوکر ساقط الاعتبار و غیر معتمد نہ ٹہرتا بلکہ جب بہی محال اور خلاف عقل رہتا اور نجات کو کافی
ہوتا اور جیسی اشارات سی تثلیث کو نکالتی ہین ویسی ہی اشارات سی یہہ بہی نکل سکتا تہا
بلکہ اسکی استخراج کو اور بہی بہت اشارات انجیل مین موجود ہو جاتی اعاذنا اللہ عن مثل ہذہ
الاباطیل والکفر خلاصہ سب تقریر کا یہہ ہی کہ علماء مسیحی کی اس تقریر بموجب حصر اقانیم کا تین مین
نہین رہتا ہی اب مین بطور نقص اجمالی کی کہتا ہون کہ مسئلہ تثلیث کا باطل ہے اسواسطہ کہ
اگر یہہ مسئلہ صحیح اور ایمانی ہوتا اور نجات اسی پر منحصر ہوتی تو ضرور تہا کہ انبیاء سابق اپنی امت
کو اسکی تعلیم کرتی اور اسی تصریح و توضیح سر ایک کی روبرو بیان کرتی اور کتب عہد عتیق سی ظاہر
کہ کسو نبی نی تثلیث نہین بیان کی بلکہ وحدہ صرفہ کی تاکید کی بلکہ مسیحؑ نی بہی تاوقت صلیب یہہ مسئلہ
بتصریح و توضیح کبہی نہین فرمایا پس ثابت ہوا کہ یہہ مسئلہ باطل ہی ورنہ لازم آتا ہی کہ انبیاء سابق
کی نجات نہوتا باقتضا رسد اور معذب بعذاب ابدی رہین مگر علماء مسیحی سی کچہہ بعید نہین کہ قایل
ہو جاوین انبیا کی معذب اور دوزخی ہونی کی اور دعوی کرلین کہ مسیحؑ اونہین دوزخ سی اپنی ساتہہ
نکال لای اور مارطبروس کی قول سی استشہاد کرین اسکی مین نقص نسبت حواریونکی کرتا ہون
اس تقریر سی کہ اگر ایمان اس مسئلہ پر واجب اور نجات اسی پر منحصر ہوتی تو مسیحؑ صاف اور
صریح تثلیث کی تعلیم کرتی اور بتقریر مسلمہ مسیحیان حواریون کو سمجہاتی اور حواری بہی اس تعلیم کو
صاف اور صریح بیان کرتی جیسا کہ وحدہ صرفہ کو بتاکید اکید صاف اور صریح بیان کیا کرتی تہی نہ یہہ
ایسی امر عظیم دینی کو ایسا معطل رکہتی کہ بعد عہد حوارین کی مجتہدین مسیحیون نی بدقت تمام
اشارات رکیکہ سی نکالا اور لطف تو یہہ ہی کہ جناب پولوس مقدس کو بہی یہہ نہ سوجہی تہی جبکہ
مسیح اور حواریون نی اس مسئلہ کو بیان نکیا تو معلوم ہوا کہ اونکا یہہ اعتقاد نتہا اسلئے کہ شـ

نہی اظہار عقاید ایمانی کی واسطہ مبعوث نہ ہوی تہی اور یہہ کافی کی لئی اور انبیا کا یہہ اعتقاد نہونا دلیل بطلان
اس مسئلہ کی ہی آور جو علماء مسیحی نی اس مسئلہ کو مبنی علیہ ٹہرایا ہی اور قیودات اور توضیح سی تطویل دی ہے
مباحث آئیندہ مین اون پر تعرض کرونگا اور واضح رہی کہ ہرگز استخراج اس مسئلہ کا اشارات
کتب مقدسہ سی ممکن نہین بلا قرینہ صادق آدہی توہمات باطلہ سی غلطیان کی ہین صرف
منع اور مطالبہ قرینہ کا اسکی ابطال کو کافی ہی اسلئی کہ علماء مسیحی نی اثبات اس مسئلہ کو اشارات
کتب مقدسہ پر منحصر کیا ہی دلایل عقلی ونقلی لانی سی دست بردار ہوی ہین مجہی بہی اسکی ابطال
مین زیادہ طول ضرور نہین کہ بدیہی بطلان ہی **مبحث اول** بیان اقنوم اول مین علماء مسیحی
اس بات پر متفق ہین کہ اسد جسم نہین روح ہی واحد حی عالم عاقل قادر ازلی سرمدی
اکبر اعظم خیر محض طوبانی مرید یعنی صاحب ارادہ حافظ الموجودات ہی مرکب اور زمانی
اور مکانی اور متغیر اور متحول اور منضبط نہین ہی اوسکا فضل بی انتہا ہی اور قبل وجود اشیا
کی سب کا عالم تہا قادر ہی جمیع اشیا پر اگرچہ پیدا انکی اسلئی کہ علم اور قدرۃ اوسکی ذات
سی ہی ابدی یعنی علم وقدرۃ قدیم ہین گو تعلقات حادث ہون اور علم وقدرۃ بلکہ جمیع صفات
عین ذات الہی ہین جسطرح قسیس فلپس نی تصریح کی ہی کہ جو صفات خلایق کو عرضی ہین اسد کو واجب
لذاتہ ہین اور جو صفات کہ خلایق مین موجود ہین وہ غیر اور منفاصل ہین اور صفات اسد کی عین اور
غیر منفاصل ہین اور کوی صفۃ نقصان کی اسد مین نہین ہر صفۃ اسد مین افضل اور اکمل ہی اب مجہی
تشخیص اس امر کی ضرور ہی کہ فرض کرنا اقانیم کا مستلزم نقصان ذات باری ہی یا نہین اور
اقنوم کی فرض سی کوی محال لازم آتا ہی یا نہین میری نزدیک محال ہی بایں ادلہ اول یہہ کہ
فرض کرنا اقنوم ثانی کا مستلزم ہی جہل ونادانی اسد کو اسواسطہ کہ اقنوم ثانی کو علم وحکمۃ کہتی ہین اور
بمنزلہ صورۃ علمیہ جانتی ہین اور انتقال اوسکا بدن مسیح مین مستلزم انفکاک عن ذات الباری
ہی اور انفکاک مستلزم جہل اور نادانی کو ہی اسلئی کہ مجسم اور متشکل بجسم مسیح ہونا کلمۃ وعلم
وحکمۃ کا بدون امتیاز حقیقی اور انتقال کی متصور نہین ہی دوسرے یہہ کہ فرض اقنوم ثانی کا
مستلزم ہی ترکیب اور جسمیۃ اسد کو اسواسطی کہ جب اقنوم ثانی یعنی کلمۃ اور علم وحکمۃ مجسم ہوا جیسا
قانون ایمان نیقیۃ مین مذکور ہی وتجسد من روح القدس اور صفات اسد کی عین ذات ہین یا اسطرح
کہو کہ اقنوم ثانی عین ذات اقنوم اول ہی پس بمقتضای اتحاد ذاتی لازم آیا تجسد اور تجسم اور
ترکیب اسد کی اور وہ حسب تصریحات مصرحہ کی محال ہی تیسرے یہہ کہ فرض اقنوم ثانی

مستلزم ہی کثرۃ اقانیم کو بحسب کثرۃ الصفات الٰہی کہ جمیع صفات حقیقیہ ثبوتیہ باہم برابر ہین پس
جیساکہ ایک صفت ثبوتی یعنی علم کو اقنوم علیحدہ فرض کرتی ہو لازم ہی کہ اور سب صفات حقیقیہ
ثبوتیہ کو بہی اقانیم علیحدہ فرض کرو ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی حالانکہ مسیحی تین سی زیادہ اقانیم
کی قائل نہین چوتہی یہہ کہ فرض کرنا اقنوم ثانی کا مستلزم تعدد ذات کو ہی اسواسطہ کہ جب اقانیم
کو بحسب خواص متمیز بالذات تسلیم کیا اور تمیز مستلزم تعدد کو ہی پس لازم آیا کہ ہر ایک متمیز کو
آلہ مانو پانچوین یہہ کہ قایل ہونا اس امر کا کہ خلق نی عصیان کیا اب نی ہلاکت اور عقاب ابدی
کا ارادہ کیا ابن نی معارضہ کیا اور مجسم ہوکر فہمائش کو آیا مستلزم حدوث اور بی حکمتی اب کو
ہی اور یہی مستلزم تعدد اور امتیاز حقیقی کو ہی ذات اب اور ابن مین اسواسطہ کہ معارضہ مین ش
مرجوح ہونا ارادی اب اور راجح ہونا ارادہ ابن کا دلیل بی حکمتی اور بی علمی مصالح پر ہی اور
یہہ علامت حدوث کی ہی اور اسیطرح مستلزم تعدد اور امتیاز حقیقی کو ہی لیکن کیا عجب ہے
کہ علماء مسیحی بی حکمتی اور بی علمی کو التزام کرین اور کہین کہ علم مجسم ہوکر علیحدہ ہوا اب بے
علم رہا اسواسطی کہ قول تثلیث اور بی علمی متساوی الاستحالہ ہین جو اقوال علماء مسیحی درباب
تثلیث باہم متناقض ہین اور انہین دلیلون سی صاحب استعداد صدہا دلایل استخراج کر سکتا ہی
بدین لحاظ مین زیادہ طول نہین دیتا ہون اور علماء مسیحی نی یہہ جو خیال فرمایا ہی کہ نسبتین اور
خواص چار سی تجاوز نہین ہوتی یہہ خیال خام ہی مین لاکہون نکال دون دیکہو منجملہ خواص یہہ
ہوسکتا ہی مثلا ابن کی خواص سی قبول دنیونۃ اور غلبہ علی الاب فی المعارضۃ اور معاذ
اللہ ملعون ہونا اور معاذ اللہ من ذلک مصلوب ہونا اور معاذ اللہ من ذلک جہنمی ہونا قبول جسمیۃ
کی بدولت اور اسیطرح اب مین مثلا تفویض دنیونۃ للابن مغلوبیۃ عن الابن فی الارادہ علی
ہذا القیاس اور نکالتی جاؤ اور نسب کا نکالنا تو بہت ہی سہل ہی کہ ذات کو مع ایک خاصہ کی ایک
نسبت دو اور ذات کو مجموعہ دو خواص کی ساتھہ اور نسبت دو اسی طرح مجموعات غیر متناہی اور نسب
نسب غیر متناہی نکالو مثلا کہو فاعلیۃ الملعونیۃ اب مین پائی جاتی ہی اور فاعلیۃ التولید والملعونیۃ
دوسرے نسبت ہی وہکذا الی ما لا نہایۃ لہ اور یہی دلایل نسبت فرض اقنوم ثالث جاری ہین اور ش
اوسکی استحالہ فرض پر دال ہین **مبحث دوسری** بیان اقنوم ثانی مین تشریح و توضیح
اقنوم ثانی کی مقدمہ مین مذکور ہوی اب مجہی تشخیص اس امر کی ضرور ہوی کہ تولید اقنوم ثانی کے
اقنوم اول سی اور مجسم اور منتقل ہونا اوسکا بدن مسیح مین ممکن ہے یا محال میری نزدیک محال ہے

اولاً اسواسطے کہ مستلزم اقانیم غیر متناہیہ کو ہی وجہ ملازمت یہہ ہی کہ ابن کو بہی علم ضرور ہے
اوسکی واسطی بہی ایک صورۃ علمیہ چاہیئے اسلیئے کہ علم صفہ کمال ہی اور ثبوت ہر صفۃ کمال کا ابن کو
ضرور ہی پس چاہیئے کہ اقنوم ثانی اوسی تولید کردی اور یہہ صورۃ علمیہ ابن الابن اور اقنوم ثالث ٹہرے
اسیطرح اسمین کلام کرینگی کہ اسی بہی علم ضروری اسلیئے کہ صفۃ کمال ہی اور وہ صورۃ علمیہ تولید
پادیگی اقنوم ثالث سی یعنی ابن الابن سی اور ابن الابن کہلاویگی و ہکذا الی ما لا نہایتہ لہ بلکہ لازم
آتا ہی کہ روح القدس بہی غیر متناہی نکلیں اور سب اقانیم الہی ٹہرین اسواسطی کہ ہر اب
اور ابن سی ایک روح القدس نکلیگا ثانیاً اسواسطے کہ فرض اقنوم ثانی مستلزم جہل الہی یا دور
یا تسلسل کو ہی وجہ ملازمت یہہ ہی کہ تولید اقنوم ثانی کی اقنوم اول سی بلا سبق علم ہی یا بہ سبق
علم شق اول مستلزم جہل کو ہی اور شق ثانی پر پوچہینگی کہ وہ علم عین اقنوم ثانی ہی یا غیر اول مستلزم
دور کو ہی اور ثانی مستلزم تسلسل کو کیونکہ پہر اوسمین کلام کئے جاوینگے کہ علم العلم بہ سبق علم متغایر متولد
ہوا و ہکذا الی ما لا نہایتہ لہ ثالثاً اسواسطے کہ مجسم ہونا اقنوم ثانی یعنی صفۃ علم کا مستلزم ہے
وجود استقلالی کو اور وجود استقلالی صفۃ کا بدیہۃ محال پس مجسم ہونا صفۃ علم یعنی اقنوم ثانی کا
بہی محال علی ہذا القیاس ہزاروں دلیلیں ابطال کے اصول موضوعہ مسیحیوں پر وارد ہوسکتی ہین
صاحب استعداد اصول مذکورہ مقدمہ پر نظر رکہی اور دلایل ابطال نکالتا جاوی اب اقوال علماء
مسیحی ملاحظہ ہوں کہ ماراریس جو قسیس اسکندریہ بعہد قسطنطین ۳۲۵ سنہ عیسوی مین تہا
اقنوم ابن کو حادث اور مخلوق اور موجود علیحدہ او کمتر تسلیم کرتا تہا اور اعتقاد رکہتا تہا کہ اب
قدیم اور ابن جسکو کلمۃ کہتی ہین حادث اور اب نی بتوسط ابن آسمان و زمین و جملہ اشیا پیدا
کئی پہر ابن نے روح القدس او بطن مریم سی ظہور کیا اس لئے مسیح کہلایا اور ابن افضل مخلوقات
ہی اور مسیح مجموعۃ حکمۃ اور بدن کا ہی کہ یہہ دونو حادث ہین اور یونومیان اور سیمی اریسیس اور
یوسبیان وغیرہ فرق کا بہی اسی پر ایمان رہا اور فرقہ ارتمن الوہیت مسیح کا منکر ہے
پس معلوم ہوا کہ عیسائیوں مین بہی یہہ اصول ایمان نہین ہی **مبحث پنجم** بیچ
بیان اقنوم ثالث مین تشریح اقنوم ثالث کی بہی مقدمہ مین ہو چکی ہی اب تشخیص اس امر کی چاہیئے
کہ تولید اسکی اب اور ابن سی ممکن ہے یا محال میری نزدیک بچند وجہ محال ہی اولاً یہہ کہ جب
اب اور ابن سی اسکی تولید ہوئی اور دو کی طرف احتیاج فی التولید ہوی تو قدیم نہین
ہوسکتی جب قدیم اور مستغنی عن المولد نہین تو اتحاد بذات باری بہی نہین دوسرے یہہ

که آب اور ابن تولید دینی مین مستقل هین یا غیر مستقل یا مجموعه من حیث المجموعه کو استقلال فی التولید
هی اول مستلزم هی تحصیل حاصل کو ثانی مستلزم نقص هی آب اور ابن کو هی تیسری یهه که
جس مرتبه ذات مین آب نی ابن کو تولید دی اوس مرتبه مین روح القدس کی تولید بهی
هوی یا نهین بلکه اوس مرتبه کی بعد تولید هوی شق اول پر تولید اقنوم ثالث کی خاص اسی سی نهی
لازم آتی نه آب اور ابن سی اور شق ثانی پر لازم آتا هی تعطل اقنوم اول کا عن ایجاد الاقنوم الثالث
و تولیده فی مرتبه الذات و تاخر الاقنوم الثالث عن الاقنوم الاول بمرتبتین و هو ینافی شان الالوهیة
و خلاف معتقدهم چوتهی یهه که اگر روح القدس کی تولید اور انبثاق الله یعنی اقنوم اول سی هو
تو اقانیم غیر متناهیه اور روح القدس غیر متناهی لازم آوین گے وجه ملازمت یهه هی که روح القدس
جب خود آله هوا تو ضرور هوا که وه بهی منبثق هوا اور اپنی مشابه کو تولید دی که وه بهی روح القدس
کهلاوی ورنه الوهیت روح القدس و اتحاد بذات الٰهی باطل هو اسیطرح اوسمین کلام کرین گے
که روح القدس ثانی بهی آله هی وه بهی منبثق هو و هکذا الی غیر النهایة اور واضح رهی که منشا ان
جمیع ایرادات اور استحالات کا یهه هی که علماء مسیحی باوصف قول باتحاد ذاتی کی تولیدات
اور خواص اور نسب سی تینون اقنومون کو متمیز کرتی هین اور مورد آفات ٹهرتی هین اور واضح
رهی که جب هم ذات الله تعالی مین کثرة اقانیم باطل کر چکی تو همکو ابطال اقنوم ثانی اور اقنوم
ثالث کی بخصوصه کچهه حاجت نرهی لیکن اتمام حجت کو انهین کی مسلمات پر گفتگو کی جاتی
هی که کوی عذر باقی نرهی **خاتمه** بیان بطلان مسئله تثلیث مین اگرچه بیان مندرجه مباحث
ثالثه واسطه ابطال تثلیث کی کافی هی لیکن بنظر زیاده تر پاسداری علماء مسیحی کی دلایل
مفصله ذیل واسطه ابطال اس مسئله کی وارد کئی جاتی هین اول یهه که جب ابن اور روح القدس
کو آب سی لاهوت حاصل هوا تو آب دونو سی اکبر هوا اور ابن روح القدس سی پس
نفی اکبر هونی کی اور قایل هونا باتحاد ذاتی کسکی عقل سی علماء مسیحی نی اخذ کیا دوسری
یهه که تولید بدون احتیاج کی متصور نهین اور اتحاد محتاج اور محتاج الیه کا محال پهر باوصف
قول بتولید کی قایل هونا اتحاد ذاتی کا کیونکر مسلم رکها تیسری یهه که قایل بتولید هونا اور
اطلاق ابن اور روح القدس کرنا اور پهر اتحاد ذاتی مسلم رکهنا مستلزم هی ابن کی آب اور آب
کی ابن هونی کو بلکه روح القدس کی بهی آب هونی کو اور لازم آتا هی که ابن آب کو تولید دے
بلکه روح القدس دونو کو تولید دی وجه ملازمت یهه هی که جب ابن یا روح القدس بذات آب

متحد ہوی تو ابن اور روح القدس مین بہی ذاً علیہ تولید پای گئی اور جب اب متحد با ابن ہوا تو اوسمین
مفعولیۃ التولید پای گئی پس اب تولید پاوی گا ابن یا روح القدس سے اور یہہ مستلزم انقلاب خواص کو
اور لازم آتا ہی کہ ہر ایک کا خاصہ خاصہ تر ہی چوتہی یہہ کہ اختلاف خواص ولوازم مستلزم ہی اختلاف ماہی
خاصہ لہٗ اور ملزوم کو پس باوصف اختلاف خواص و لوازم کی اتحاد ذاتی کی کسطرح قایل ہوتی ہین پانچوین یہہ کہ
قوۃ مولدہ بلا شبہہ فضل ہی حالانکہ اقنوم ابن اوس فضل سی معرا ہی اور نقیضہ مفعولیۃ التولید موصوف
پہر مساوات فی المجد والفضل کہان رہی چہٹی یہہ کہ اللہ مین لنفسہ ایک اقنوم کافی ہی یا نہین بصورت
اولی باقی اقنوم باطل ہین اور بشکل ثانی واجب واجب نہین رہتا اسلیے کہ محتاج ہوا دو اقنوم باقی کا
اور احتیاج منافی ہی وجوب وجود والوہیت کو ساتوین یہہ کہ ابن اور روح القدس مین بہی تین تین اقنوم
لازم آتی ہین اور لازم حسب اعتقاد مسیحیون کی باطل فالملزوم مثلہ وجہ ملازمت کی یہہ ہی کہ جب اقنوم ثانی
اور ثالث متحد بذات باری ہوی تو جسطرح ذات باری مین تین اقنوم ہین آب اور ابن مین بہی تین تین
ہوین آٹہوین یہہ کہ جیسا اقانیم مین اتحاد فی الذات ہی اتحاد فی جمیع الصفات بہی ہی یا نہین اگر ہی
تو لازم آتا ہی کہ علم یعنی ابن موصوف بعلم و قدرۃ و جمیع صفات ہووی فیتسلسل اور بہی لازم آتا ہی کہ
اختلاف خواص بہی باقی نرہی اور جو اتحاد فی جمیع الصفات نہین تو باعث اختلاف یا زیادہ شی فی
ماہیۃ احد الاقانیم ہی یا نقصان شی عن الاقنوم ہی اور یہہ مبطل ہی اتحاد ذاتی کا اور مستلزم ترکیب ہے
نوین یہہ کہ تینون اقنوم موجود بوجود واحد ہین اور متشخص بتشخص واحد ہین یا بوجودات و تشخصات
متعددہ بصورۃ اولی اختلاف ایک کے نام کا دوسری کی نام سی باطل و نیز امتیاز بعض بالنسبۃ
الی بعض منتفی اور بشکل ثانی اتحاد ذاتی منتفی دسوین یہہ کہ اگر مسیح نام ہی مجموعہ بدن اور آلہ کا تو لازم
آتا ہی حدوث اللہ کا اسلیے کہ ترکیب مستلزم احتیاج بعض اجزا کو طرف بعض کی ہی پس مجموعہ
ممکن ہوا اور احتیاج الی العلۃ اور جو [illegible] کل کی ہوتی ہی وہ علۃ جمیع اجزا کی ہوتی ہی پس جیسا کہ
جسم مسیح معلول ہوا الوہیۃ بہی معلول ہوی اور جو چیز معلول اور محتاج الی العلۃ ہی حادث ہے
اور اتحاد حادث کا بذات باری محال اور واضح رہی کہ قابل ہونا تولید بعض الاقانیم عن بعض
مستلزم حدوث ذاتی اون اقانیم کو ہی پس واجب بالذات کی ساتہہ اتحاد ذاتی محال ہی اور لطف
یہہ ہی کہ بعض مسیحی قدوس کا لفظ تین مرتبہ ایک درس مین آنی سی تین الہ در تثلیث اجتہاد کرتے
ہین اگرچہ بعض علماء مسیحی اوس درس کی جعلی اور الحاقی ہونی کی قایل ہوی ہین لیکن جعلی ہونا
اجتہاد تثلیث مین کچھہ خلل نہین لایا شاید یہہ امر خوارق عادات و خواص اوس درس سی ہوگا

یہہ طرفہ اجتہاد ہی دیکھو تین مرتبہ تکرار لفظ قدوس سی اگر تین قدوس اجتہاد کر کی قایل بہ تثلیث
ہوی تو لفظ رب اور الہ کا کتب مقدسہ مین ہزار ہا جا وارد ہی اور لفظ الہ اکثر درسو ینین بتکرار
کثیر آیا ہی پس تثلیث پر ناحق اکتفا کرتی ہین بنظر بطلان اس اجتہاد کی علماء مسیحی مذکورہ مقدمہ منکر
تثلیث اور مبطل الوہیت مسیح ہوی ہین اور نواطوس اور اریوس اور فوطینوس اور سابیلیوس
اور ماقدنیوس اور قرات اور اربانین منکر ہوت مسیح ہوی اور قایل اس امر کی ہوی کہ جو مواضع
مستند الیہ قائلین تثلیث کی ہین وہ سب محرف اور مغیر اور الحاقی ہین اور مسیحیون مین یہہ اختلاف
سنہ ۴۲۰ مسیحی مین واقع ہوا اور شعب مختلف نکلی نسطور کہتا ہی کہ مسیح مین دو اقنوم ہین ایک
اقنوم اللہ کی ایک اقنوم انسان کی یہہ قول التزام تربیع ہی خیر سر کہ آمدہ ان مزید نمود اور ماکیمینوس
اور طینجا اور یوسقوروس اور ساویروس اور ابو لینار اقنوم مسیح کو دو اقنومون پر تقسیم کرنی
ہین طینجا کہتا ہی کہ طبیعت بشری اور الہی مختلط ہین مسیح مین اور ابو لینار کہتا ہی کہ طبیعت ابن اللہ یعنی
طبیعۃ اقنوم ثانی جسد مسیح مین عوض نفس کی ہی اور وہی عقل و روح ہی نفس مسیح کی جو اقوال متعلق
بالوہیت مسیح اس مقالہ سی اور بہی مقالہ جو تہی آدہ یا نچوین سی باطل ہو چکی ہین اب ہر ایک قول
کی جدا جدا باطل کرنی کے ضرورۃ باقی نرہی اور ثابت ہوا کہ تثلیث کتب مقدسہ سی نہین نکل
سکتی ہی جیسا کہ اوپر مینی اشارہ کیا اور اسی ہی لحاظ رکہنا چاہئی کہ مسیحیونکو بمقابلہ اہل اسلام ان
کتب مقدسہ کی نصوص سی بہی استدلال کرنا بیجا ہی جیسا کہ جو آیات اشارہ خفیفہ بہی مطلب پر
رکہتی ہین اور یہہ تقریر کرنی کہ ہماری کتب مقدسہ سی ہماری علمانی یہی سمجہا ہی باب مناظرہ کو مسدود
اور راہ صواب و سداد کو مفقود کرتی ہے اسلئی کہ مشرکین وغیرہ بہی [illegible] کی بہی اپنی عقیدہ باطلہ
پر یہی کہہ سکتی ہین کہ ہماری کتب سی یہی نکلتا ہی اور ہماری علماء یہی سمجہتی ہین

ساتوان مقالہ

اس بیان مین کہ انبیاء علیہم السلام کو عصمت ضرور ہی یا نہین اور بجز مسیح کی سب مخلوق معہ انبیاء معا
معصوم ہو سکتی ہین یا نہین اہل اسلام یون اعتقاد کرتی ہین کہ انبیاء علیہم السلام کو بعد بعثت کے
کبائر سی عصمت یعنی امتناع صدور المعصیۃ مطلقاً اور صغائر سی عمداً ضروری ہی اور صدور بعض
اقسام صغائر کا سہواً جائز رکہتی ہین اور اوسپر ادلہ کہتی ہین علماء مسیحیہ اعتقاد کہتی ہین کہ انبیاء کو عصمت
ضرور نہین لیکن اور عصمت رسالۃ کی شرط نہین اور استدلال کرتی ہین کہ انبیاء اور حواریون کی قصورات
توریتہ و انجیل مین مذکور ہوی اور مسیح نبی اور انکی رسالت پر گواہی دی پس کوی بندہ بجز مسیح کی معصوم
نہین اور عصمت مین جملہ خواص مسیح سی آپ مجہی تخصیص اس امر کی ضروری کہ آیا انبیاء مین عصمت

حسب تصریح اہل اسلام ضرور ہی یا نہین اور عصمت مسیح اہل اسلام مسلم رکھتی ہین مگر علما مسیحی حق وفا
ادا کرتی ہین کہ پرای گناہ معصوم کی سر رکھکر العیاذ باللہ اوسی ملعون کہتی ہین اور جہنم مین بھیجتی
ہین اعاذنا اللہ عنہ شاید مسیحیون کی نزدیک ملعون ہونا اور جہنم مین جانا خواص عصمت سی ہے
اسلئی کہ تمام انبیا اور سب مخلوق مین ایک معصوم فرض کرتی ہین اور اوسی ملعون اور جہنمی کہتی
ہین اور غیرونکی گناہ اوٹہانی بہی شاید لوازم عصمت سی گنتی ہونگی اور صلیب پر لٹکنا شرط رسالت
سی ہوگا میری نزدیک اعتقاد اہل اسلام کا صحیح اور درست ہی اگر نبی کو بعد بعثت عصمت نہو تو خلق
اوس سے نفرت کری اور اوسکا کہا ماننی چہوڑ جانی پس فائدہ بعثت کا مفقود ہوا اسلئی ضرور ہے
کہ اللہ جس طرح اوسکی تصدیق نبوۃ کیواسطہ اوسکی ہاتہہ پر اپنی رحمۃ سی معجزہ پیدا کری ضرور ہے
کہ اوسمین گناہ بہی پیدا نہونی دی اور مین پوچہتا ہون کہ منصب نبوۃ مقتضی عصمت کو ہی یا نہین اگر
ہی تو سب نبی معصوم ہوی اور جو نہین ہی تو مسیح کی عصمت بہی ثابت نہین ہوگی اسلئی کہ مسیح
بہی من حیث الانسانیۃ نبی تہی نہ من الالوہیۃ اور آیات مشعرہ بعصیان انبیا بعد از بعثت یا
محمول بر زلۃ و سہو و خطا یا ماول یا محرف اور افترای ہین دیکہو علما مسیحی خود قایل ہین کہ آیات
توریۃ و انجیل دو قسم ہین ایک قسم واضح و آشکار من قبیل بینات دوسری غیر بینات کہ اوسمین اشکال
یا تشبیہ یا کنایہ ہی وہ آیات تعطلب ہین اور ایسی آیات کہ مخالف آیات بینات کو ہین المینن
تاویلات واسطی رفع اختلاف کی ضرور ہی اور انکی تطبیق واجبات سی ہی چنانچہ اسی اصل بموجب
باب تاویل مسیحیون نی بہی مفتوح رکہا ہی لیکن واضحات و بینات مین تاویل اکثر اور متشابہات
مین کمتر ہی کہ عدم ظہور معنی علامت الہام کی ہی یہہ یا وصف کمال عظمت منصب نبوۃ کی اور پایی
جانی توصیف انبیا کی کتب مقدسہ مین آیات مشعرہ بزنا اور بت پرستی اور کذب فی التبلیغ و غیر
شنایع انبیا مین بینات کو چہوڑکر ان آیات مشکلات کو اختیار کرنا بلکہ جمیع خلاف عقل و محال
بالذات و تمامی اباطیل مین مثل اشعار بالوہیت و ابنیت و ملعونیۃ مسیح و نیز تثلیث و کفارہ و
غیرہ مین اونکو ظاہر پر رکہنا اور تاویل و تحریف کا قایل نہونا دین سی عداوت کرنی ہی اور بس

آٹہوان مقالہ اس بیان مین کہ مسئلہ فدیہ اور کفارہ کا حق ہی یا باطل

اہل اسلام یہہ اعتقاد کرتی ہین کہ اللہ تعالی رحیم ہی اپنی رحمۃ سی جس گناہگار مومن کی چاہی
گناہ بخشی اور توبہ قبول کری پس اگر گناہ پر عذاب دی تو عین عدل ہی اور جو موحدین اور مصدقین
رسولون کی گناہ بخشی تو عین رحمت ہی لیکن مشرک اور تکذیب نبی صادق نہین بخشی گا یہہ دونو

گناہ موجب عذاب ابدی ہین علماۓ مسیحی اگرچہ اللہ کی رحمت اور قبول توبہ کو بظاہر مسلم رکھتی ہین
مگر ایسی تقریر عطا کرتی ہین کہ بالکل برخلاف تسلیم اور غلط ہوجاتی ہی توضیح اوسکی یہہ ہی کہ اسلیے
کہ کوئی بشر کیا نبی کیا غیر نبی گناہ سی خالی نہین اور اللہ تعالی عادل ہی بدون بدلی کی نہ چھوڑیگا
اور گناہ موجب غضب ابدی کا ہی اگر کوئی نجات دہندہ نہو تو ہمیشہ آدمی پر غضب الہی رہی اور ہر
انسان ہلاکت ابدی مین رہی پس ضرور ہوا کہ کوئی انسان کی گناہونکا کفارہ ہووی تا کہ انسان
ہلاکت ابدی سی نجات پاوی اور ضرور ہی کہ وہ فدیہ و کفارہ اس قسم کا ہو کہ خدای عادل
قبول کری اور سب عاصیون کی نجات اور مخلصی کو کافی ہو اور ایسا کفارہ اور منجی واجب ہی کہ قسم
آدم زاد سی نہو اسلیئی کہ سب آدمی گناہگار ہین اور گناہگار گناہگار کو نہین چھوڑا سکتا ہی
بلکہ ضرور ہی کہ وہ منجی بی گناہ اور معصوم اور کامل اور مقدس ہو اور آدمی سی برتر ہو پس اللہ
نی اپنی بیٹی کو گنہگارون کی رہائی اور نجات کی واسطہ ظاہر کیا اور وہ مجسم ہوا اور مخلوق کی پاس
آیا اور اونسی سب کی گناہ اپنی جان پر اوٹھای اور عاصیون مین شمار ہو کر سب کی بدلی گناہونکی سزا
آپ پای اور سولی پر چڑہا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا اور تمام مخلوق کو گناہون سی پاک صاف کیا
لیکن سابق اقوال علماۓ مسیحی سی نقل ہوا ہی کہ باپ نی بسبب عصیان کی سب مخلوقات کی ہلاکت
چاہی اور دایمی عذاب دینا مقرر کیا تہا بیٹی نی معارضہ کر کی جسم قبول کیا اور جہان کو آیا اور
سبکی نجات کی واسطہ آپ کفارہ ہوا اور یہی قول صحیح اور مختار ہی نہ یہہ کہ خدا نی گنہگارون کی
رہائی کو از خود بلا معارضہ و مجادلہ کی اپنا بیٹا ظاہر کیا کیونکہ خدا اپنی بیٹی کا دشمن تہا اور
اوسی اپنا اکلوتا بیٹا دور تہا کہ عذاب اوٹھانی کو اوسی دنیا مین از خود بہیجا اب مجہی تشخیص
اس امر کی ضرور ہی کہ یہہ کفارہ ممکن ہی یا محال عقلی ہی میری نزدیک بسبب دلایل مفصلہ
ذیل یہہ کفارہ محال ہی اور سراسر علماۓ مسیحی کی غلطی ہی مسئلہ شفاعت کو کہ میری نزدیک بہی
مسلم اور یقینی ہی اپنی نا فہمی سی کفارہ پر محمول کرتی ہین اور جمیع انبیا کو گناہگار ٹہرا کر اپنے
امت کی شفاعت سی باز رکہہ کر تمہید اور تقریر خلاف واقع کاذب بی اصل کرتی ہین چنانچہ
ابہی ساتوین مقالہ مین بطلان اسکا ہو چکا ہی اور بعبارت طول و فضول باستناد باب دوم نامہ
یوحنا کی مسیح کو تمام مخلوق کی گناہونکا کفارہ ٹہراتی ہین اور یہہ خیال نہین کرتی ہین کہ اس مسئلہ
کی تقریر مین بالکل خلاف اپنی معتقدات سابقہ کی متلفظ ہوتی ہین اول دلیل بطلان اس مسئلہ
کی یہہ ہی کہ اگر یہہ مسئلہ صحیح ہو تو لازم آتا ہی کہ علماۓ مسیحی کی نزدیک یہود لایق مدح ہون نہ قابل

روح اور اوسکی نہایت مشکور ہون اسواسطہ کہ اوسکی بدولت مسیح کفارہ ہوی اور تمام عالم کے
گناہ معاف ہوی نہ یہہ کہ اوسی عذاب کلین اور زمرہ حواریین سے نکالکر متیاہ کو اوسکی عوض حواریون
مین داخل کرین اور پیلاطس کا درجہ بہت بڑا جانین بالتخصیص جسنے کہ جسم مطہر کو صلیب پر کہنچا
وہ بلا حساب بخشا جاوی اور لوازم حسب اعتقاد مسیحیون کی باطل ہیں ملزوم بہی باطل ہوا دوسرے
دلیل یہہ کہ بموجب تمہاری قول کی ضرور ہی کہ کفارہ قسم آدم زادسی ہو پس اب تم سی پوچہا
جاتا ہی کہ جناب مسیح من حیث الروح کفارہ ہوی یا من حیث الجسم من حیث الروح کفارہ ہونا
باطل اسلئی کہ روح شئی غیر محسوس ہے اور بہی من حیث الروح وہ تمہاری نزدیک آلہ ہین اور
الوہیت مقدور عبد کی نیچی داخل نہین تاکہ اوسی کوی صلیب پر کہنچی اور عذاب دیسکی پس معلوم
ہوا کہ من حیث الجسم کفارہ ہوی اور من حیث الجسم قسم آدم زادسی تہی اسلئی یہہ کفارہ ہونا باطل
ہوا بالجملہ دونون شقون پر کفارہ نہین ہوسکتی ہین تیسری یہہ کہ کفارہ ہونا مسیح کا بہی خلاف عدل
ہی بلکہ بڑی بی انصافی و ظلم ہی اسلئی کہ بی گناہ کو پکڑی اور گناہگارون کو چہوڑی اس سی زیادہ
بی انصافی اور کیا ہی ہان اگر بی گناہ کی سفارش سی چہوڑی تو رحمت ہی چوتہی یہہ کہ اگر مسیح گناہ
اوٹہانی اور کفارہ ہونی کو تشریف لای تہی تو وقت صلیب پانی کی چیخی اور چلای کیون اور ضعف
نالی کیون کی اور ایلی ایلی لما سبقتنی کیون فرمایا حالانکہ ہر عاقل خبیر بلکہ ہر ایک برتا و بیر جانتا ہی
کہ جو کوئی اپنی خوشی سی اپنی واسطی ایک کام معین کرتا ہی اوسمین کبہی چیختا چلاتا نہین پس جزع شنیع
نارضامندی کو ہی اور نارضامندی مبطل کفارہ ہی پانچوین یہہ کہ اگر گناہ موجب عذاب ابدی ہے
تو لازم آتا ہی کہ معاذ اللہ مسیح بہی عذاب ابدی مین بطریق اولی گرفتار رہین اسلئی کہ انہون
نی سب گناہگارون کی گناہ اوٹہائی ہین اور وہ گناہگار بصورت عدم فدیہ و کفارہ کی عذاب ابدی
اوٹہاتی اسیطرح یہہ بہی اوٹہاوین العیاذ باللہ جیسا کہ مسیح مجموعہ مین اللہ اور انسان کا ویسا ہے
مجموعہ مین سب گناہ اور گناہگارون کا چہٹی یہہ کہ بموجب تقریر کفارہ کی لازم آتا ہی کہ اس کفارہ
کی پہلی سب انبیاء وغیرہ بسبب اپنی گناہونکی عذاب مین گرفتار ہون اور فرعون اور موسی علی نبینا
و علیہ السلام اور نمرود اور ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام معاذ اللہ سب دوزخ مین پڑی ہون اور
بعد اس کفارہ کی سب [illegible] ہوئی ہون پس فرعون اور نمرود کی کفر اور موسی و ابراہیم علیہما السلام
کی نبوۃ مین درباب حفظ عن العذاب کچہہ فرق نہوا ساتوین یہہ کہ مسیح نی انسان موجودین
اپنی زمانہ کی گناہ اوٹہای یا سبکے خواہ سابق ہون خواہ مسبوق اگر موجودین کی تو لازم آتا ہی

کہ سابق اور لاحق کیواسطہ اور کفارہ کی احتیاج ہو اور اگر سبکی جیساکہ ظاہر ہی تو لازم آتا ہی وجود
صفتہ کا بدون وجود موصوف کی یعنی گناہ کرنیوالا موجود نہو بلکہ فنا ہوا ہو یا ابہی تک پیدا نہوا
ہو اور اوسکا گناہ موجود ہو کہ مسیح اوسی اپنی اوپر اوٹھالین اور یہی لازم آتا ہی کہ دجال بہی نجات
پاوی اور یہہ بہی باطل پس دونو شقون پر کفارہ متصور نہین آٹھوین یہہ کہ اگر یہہ کفارہ صحیح
ہو تو لازم آتا ہی دور یا تسلسل اسواسطہ کہ جب مسیح نی سب کی گناہ اوٹھائی اور آپ گناہگار
ٹھہری تو محتاج کسوی منجی ہوی اور ہر گناہگار کی واسطہ ایک منجی اور کفارہ تمہاری اعتقاد
بموجب ضرور ہی پس مسیح علیہ السلام کی واسطہ بہی منجی اور کفارہ ضرور ہوا ورنہ معاذ اللہ تک
دوزخ مین رہتی تین دن بعد کبہی نہ نکل سکتی اسیطرح دوسری منجی او کفارہ مین کلام کرینگی اگر
منجی و کفارات سابقہ مین سی کسو کو کفارہ لاحق کہو گی تو دور ہی ورنہ تسلسل ہی نوین یہہ کہ
اگر کفارہ ممکن ہو تو لازم آتا ہی کہ جمیع احکام دینی مثل حدود و قصاص و تعزیرات باطل ہون
اسلئی کہ جو جرم سنگین سی سنگین تر صادر ہوگا اوسکی بہی سزا مسیح اوٹہا چکی اب مجرم کو سزا
دینی بڑی بی انصافی ہی حالانکہ مسیحی سزا پاتی اور دیتی ہین پس معلوم ہوا کہ کفارہ باطل
ہی اور اگر مسیحی یہہ عذر کرین کہ کفارہ سی عذاب اخروی ساقط ہوا نہ دنیاوی اگرچہ یہہ تخصیص
و عذر خلاف مسئلہ کفارہ کی ہی لیکن اب یہہ کہا جاویگا کہ یہہ کمال ظلم ہی کہ اسد ایک چیز کو
جرم نجانی اور سزا اندی اور حکام سزا دین تنخواہ صمین باہم راضی شدند قاضی راضی نمی شود —
دسوین یہہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہی کہ کسو کو طاعت کی ضرورۃ نرہی اسلئی کہ بسبب کفارہ
مسیح کی جملہ انسان کی حیات ابدی اور نجات ابدی ہو چکی اسواسطہ کہ مانع حیات ابدی و نجات
سی گناہ تہا کہ وہ زایل ہوا اب عمل خیر اور طاعت کی کیا ضرورۃ رہی باوجودیکہ حواری بندگی کے
پابند تہی اور واسطہ طاعت کی موکد تہی گیارہوین یہہ کہ مین پوچہتا ہون مسیح نی بعض گناہ اوٹہای
یا کل گناہ صغیرہ ہون یا کبیرہ اگر بعض اوٹہای تو بعض آخر کی واسطہ محتاج منجی اور کفارہ آخر
کی ہوی اور جو کل اوٹہای تو وجود امور غیر متناہیہ کا دفعہ واحدۃ لازم آیا اسلئی کہ گناہ جملہ عباد کے
غیر متناہی ہین واللازم باطل فالملزوم مثلہ بارہوان یہہ کہ مسیح کا [illegible] کے مجسم ہونا
اور تشریف لانا مبطل کفارہ ہی اسلئی کہ اگر کفارہ ہونی تشریف لای تہی تو زیادہ رستگی مخلوقات
کی ضرورت تہی تا کہ جلد صلیب نصیب ہوتی اور جس کام کو تشریف لای تہی بجا سرانجام ہوتا نہ
یہہ کہ آکی کفارہ ہونی اور لگی فہمایش کرنی تا کہ لوگ نصیحت سمجہین اور طاعت کرین اور کفارہ

بہونی دین سیرہوین یہہ کہ تجسم وتجمد مسیح کا باارادہ کفارہ ہونیکی موجب نجات مخلوق کا نہین
بلکہ باعث زیادہ تر عذاب کا ہی اسلئی کہ یہودنی اونکی فہمایش پر کان نرکہی اور تکذیب اور بے
ادبیان کین اور مصلوب کیا اور یہہ حرکات بموجب تمہارے اعتقادات کی باعث زیادہ تر عذاب
یہود کا ہی جیسا کہ اناجیل اربعہ ناطق ہین اور نیز ظہور علامات غضب الہی بعد صلیب کی اسی کے
موید ہین پس یہہ کفارہ نہ ٹہرا قیامت ٹہری کہ عوض گناہ بخشی جانی کی اولٹی گناہ گلی پڑین چودہوین
یہہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہی کہ مسیح ابن اللہ نہ ٹہرین بلکہ مجرمین ابن اللہ قرار
پاوین اسواسطہ کہ اللہ تعالی کو مجرمونکی زیادہ خاطر ہوی کہ اونکی بدلی معصوم کو ملعون کرکے
جہنم مین عذاب دیا اور مجرمون کو نجات دی اور جسکی خاطر زیادہ منظور ہو چاہئی کہ وہ ابن اللہ
ٹہرے پندرہوین یہہ کہ کفارہ باطل ہی اسلئی کہ موجب تجسد وتجسم کا اور باعث
عباد کی گناہ اوٹہانی کا یا مقتضای رحمت الہی ہی یا مکر اور فریب اور دونو شقین باطل اسواسطیکہ
شق اول پر حاجت تجسد وتجسم وکفارہ کی نہین اور ثانی صنعۂ نقص ونیز خلاف عدل ہی سولہوین
یہہ کہ کفارہ محال ہی اسلئی کہ مستلزم ہی مغلوبی خالق اور غلبہ مخلوق کو وجہ ملازمت یہہ ہی کہ جب
تک مسیح ابن اللہ اور الہ رہی جب تک عباد پر قادر رہی اور عباد مقدور ومغلوب رہی اور جب
مجسم ہوی تو خود مغلوب ہوی کہ صلیب پر لٹکی اور مخلوق کا اس سی زیادہ اور کیا غلبہ
ہوگا کہ خالق کو بجبر وتعدی صلیب دی سترہوین یہہ کہ کفارہ باطل ہی اسلئی کہ تجسم اور تذلل
اور خواری جو وقت صلیب کی ظہور مین آئی اور ملعون ہونا اور جہنم مین جانا اور عذاب پانا
خلاف شان الوہیت ہی یا مقتضی شان الوہیت اگر خلاف ہی تو یا الوہیت مسیح کی یا تجسم مسیح
کی یا تجسم مسیح کا باطل وکلاہما مسلمان عندکم اور اگر مقتضی ہی تو لازم آتا ہی کہ اب اور روح القدس
بہی مجسم ہون اور اوصاف مذکورہ قبول فرماوین اور فدیہ ہون وہو ایضا خلاف معتقد انکم اٹہارہوین
یہہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہی کہ بعد کفارہ ہونی کی کسو اور کو گناہ بخشوانی جایز نہولی واللازم
باطل فکذا الملزوم وجہ ملازمت حسب تقریر مسئلہ کفارہ کی ظاہر ہی اور وجہ بطلان لازم
کی یہہ ہی اناجیل اربعہ مین موجود ہی کہ مسیح نی حواریون سی یہہ فرمایا کہ تم روح القدس لو جسکی
گناہون کو تم بخشوا گی بخشی جاوینگی جنکی تم نہ بخشو گی نہ بخشی جاوینگی انیسوین یہہ کہ مسیح
بموجب اعتقاد مسیحیونکی عدالت کرینگی مین پوچہتا ہون کہ من حیث الجسم کرینگی یا من حیث
الروح اور کفارہ مبطل دونو قسم عدالت کو ہی اسواسطہ کہ جب مسیح خود گناہ اوٹہا چکی اور عذاب پاچکی

اور تمام عالم کو نجات دی جاچکی تو جملہ مراتب عدالت طی ہوی اب کیا باقی رہا جسکی عدالت کرینگے
اور یہی لازم آتا ہی کہ آپ بہی اپنی روبرو سزا پانی کو آوین اسواسطہ کہ جمیع گناہگارون
کو واسطی سزا پانی کی مسیحؑ کی روبرو حاضر ہونا ضرور ہی اور مسیحؑ العیاذ باللہ مجموعہ عصات
وعصیان ہین بیسوین ۲۰ یہہ کہ اگر کفارہ نجات کو کافی ہی تو لازم ہی کہ کوئی فرقہ مسیحیون کا تکفیر
ہمدگر نکری اسواسطی کہ سب فرقہ ناجی ہین نہ کافر حالانکہ فرقہ پروٹسٹنٹ کا تہلک کی تکفیر کرتا ہی
اور فرقہ کاتہلک فرقہ پروٹسٹنٹ کی تکفیر کرتا ہی اور عذاب دایمی کا قایل ہی اور جو نجات
کو کافی نہین تو کفارہ کفارہ نہوا کہ غیر مقبول ہوا اکیسوین ۲۱ یہہ کہ کفارہ مسیحؑ کا اللہ نی قبول
کیا یا نہین اگر قبول کیا تو یہہ قول مسیحؑ کا حواریون کو کہ جسکی تم گناہ بخشواوگی بخشی جاوینگے
جسکی تم نبخشواوگی نہ بخشی جاوینگی خلاف واقع اور کذب ٹہرا اور جو نہین قبول کیا تو معاذ اللہ
ملعونی رایگان اور صلیب کے تکلیف اور عذاب جہنم کی محنت مسیحؑ کو بی فایدہ ہوی اور فایدہ
وتجسم ابن اللہ کا لغو گیا اور مخلوق محتاج کفارہ ثانی کی رہی ہای مفت مین یہہ جان
گئی بائیسوین ۲۲ یہہ کہ بموجب تقریر کفارہ کی جیسا کہ مینی اوپر مصرح لکہا ہی تخصیص کفارہ
کی کسو کی ساتہہ نہین اور یہی بات اقوال قدماء مسیحیون سی ثابت ہی چنانچہ قوانین ایمان
بہی اسی پر گواہ ہین کہ مسیحؑ سب مخلوق کی منجی اور سب کی گناہونکی کفارہ ہین اس حالت مین
مسیحیون کو کسو فرقہ اور کسو ملت پر طعن اور الزام کی جا نہین کیونکہ وہ سب شریک نجات وکفارہ
مسیحؑ ہین علی الخصوص اہل اسلام کہ مومن بہ مسیحؑ ہین تیئسوین ۲۳ یہہ کہ فعل نبی کا امت کو واجب
ہی یا مباح پس جو کچہہ نبی کری وہ امت کو بہی کرنا چاہئی بعد اس تمہید کی کہتا ہون مین کہ
کفارہ باطل ہی اگر علماء مسیحی مسئلہ کفارہ صحیح جانتی ہین تو ضرور و لازم ہی کہ ایک ایک مرتبہ
سب عیسائی بہی اقتداءً للمسیحؑ جہنم کی سیر کر آوین اور جہنمی کی لفظ کو بد نجانین بلکہ کہنی والی
کی ممنون ہون کہ مسیحؑ کی منصب مین شریک کیا واللازم ایضاً فکذا الملزوم خوب صاحب یہہ
بہت اچہا کفارہ ہی کہ جس جاسی بکفارہ بچانا ضرور ہی وہانکی راہ دکہاوین یعنی اپنی تمام امت
کو جہنم مین جانی کی ہدایت فرمائی اور اپنی جان مفت مین گنوائی چوبیسوین ۲۴ یہہ کہ اگر تجسد وتجسم
ابن اللہ کا صرف کفارہ اور ذریعہ ہونی کی لئی تہا جیسا کہ مسیحی تقریر کرتی ہین تو صلیب کے
بعد پہر زندہ ہونا اور مجسم رہنا اور اوسی جسم سی آسمان پر جانا اور اللہ کی داہنی ہاتہہ پر
بیٹہنا اور اوسی جسم سی آیندہ عدالت کرنی کو آنا باطل ہوتا اور واقع ہوتا مع انہ قد وقع

پس معلوم ہوا کہ مجسم کفارہ کی واسطی نتہا اور کفارہ مدنظر نہین تہا چہٹوین یہہ کہ مسئلہ کفارہ مین
یہہ تقریر مسیحیون کی کہ اسد نی اپنا بیٹا گناہگارون کی رہائی اور نجات کی واسطی ظاہر کیا اور تمام
مخلوق کو گناہون سی پاک صاف کیا باطل ہی اسواسطی کہ ماسبق سی ثابت ہوا ہی کہ بیٹا خود معاوضہ
کرکی آپ مجسم ہوا اور سب مخلوق کو گناہون سی نہین پاک کیا بلکہ یہود کو زیادہ تر گمراہی ہوئی اور نہ
سخت گناہگار ہوئی اور واضح رہی کہ اس دلیل سی صرف بعض مضامین تقریر کفارہ پر مواخذہ
ہی ابطال اصل کفارہ مین بہی چندان دخل نہین ہے اور اسیطرح ہر ایک لفظ اور مضمون تقریر
کفارہ پر تعرض ہو سکتا ہی خوفا للاطناب مواخذہ نہین کرتا ہون اور نیز واضح رہی کہ ابطال
اس مطلب پر مین ہزارہا دلایل قائم کر سکتا ہون لیکن جو مرد ذی استعداد ہی وہ اقوال
مقالات سابقہ اور دلایل مذکورہ کو لحاظ کر کی بطلان مسئلہ کفارہ و فدیہ کا یقین کری گا
اور وہ از خود بہی موجب اپنی استعداد کی بہت دلایل اسکی بطلان پر قایم کر سکے گا اسلئے
مینی زیادہ تطویل نکی اور جس قدر کہ مبنی علیہ اس مسئلہ کی ہین مقالات سابقہ مین
سب باطل کر چکا ہون صرف مصلوب ہونا حضرت عیسٰی کا متنازعہ فیہ رہا کہ اسکی
تشخیص مقالات سابقہ مین نہین آئی اسکی اب تشخیص کرتا ہون کہ مصلوبی حضرت عیسٰی کی
باطل ہی اسواسطہ کہ مصلوبی اور لکڑی پر لٹکنا حسب تصریح آیات توریت کی مستلزم
ملعونی مصلوب کو ہی اور ملعونی نبی کی باطل پس مصلوبی بہی باطل چنانچہ حکماء یونان اور
فیلسوف مشرق اور ڈوسیتی کا یہہ اعتقاد ہی کہ مسیح قبل از مصلوبی آسمان پر تشریف
لیگئی اور ایون ہی اس امر کا معتقد ہی کہ مسیح قبل از مصلوبی آسمان پر چڑہ گیا اور اس مطلب پر علماء
مسیحی اکثر آیات کتب عہد عتیق سی استدلال استخراج کیا کرتی ہین کبہی بعض آیات کتاب شعیا نبی
سے کبہی بعض آیات زبور سی اسیطرح اور کتابونکی آیات سی اور یہہ بالکل غلط فہمی مسیحیونکی ہی علی الفرض
اگر ان آیات کو بظاہرہ مسلم رکہین تو بعض سی اسی قدر ثابت ہوگا کہ نبی معہود کی صلیب اور قتل کا
ارادہ کیا جاویگا اور یہہ مستلزم وقوع کو نہین یا یہہ کہ منکرین حسب اپنی زعم باطل کے جانین گے
کہ نبی کو قتل کرین اور صلیب دین اور ایسا ہی اپنی زعم باطل مین جانین گی نہ یہہ کہ واقع مین بہی
امور وقوع پاوین اور بعض آیات سی صرف شفاعت ثابت ہوتی ہی شفاعت کی مسئلہ کو اپنی غلط
فہمی سی کفارہ ٹہراکر تقاریر وسیع کرتی ہین اور یہہ نہین سمجہتی کہ کتب عہد عتیق یہود کی بدولت عیسائیون
تک پہونچین اور یہودی کی زبان عبری ہی وہ کتابین موقوف تہین پس اونکے معانی بہی بہ نسبت

عیسائیونکی یہودبہی خوب سمجہتی ہین نہ عیسای اور مفسرین یہودہی کاشف معانی کتب عہد عتیق ہین اگر
وہ لوگ اس مسئلہ کفارہ کا تبقریر مسلمہ عیسائیان ذرابہی اشارہ پاتی تو ضرور اپنی تفاسیر مین یہہ تقریر
بیان کرتی گو عیسی مسیح علیہ السلام کی نسبت نہ بیان کرتی اسلیئی کہ اگر عداوت اور انکار ہی تو حضرت
عیسی مسیح علیہ السلام سی نہ دجال علیہ اللعنۃ سی اور وہ ملعون بالضرور مارا ہی جاوی گا یہہ امر
بہی مسلم ہی پس اونکا اسطرف اشارہ نکرنا صاف دلیل بطلان اس اجتہاد کی ہی اور کتب عہد جدید
کی جس قدر درس اس مسئلہ کیطرف اشارہ کرتی ہین یا سب باول ہین یا مترجمون نی غلطیان
کرکی خلاف واقع ترجمہ کیا ہی اگر علمای مسیحی میری تاویلات کو تسلیم کرین تو مین اون سب درسونکی
تاویلات بتادون اور جو تراجم کی غلطی تسلیم کرین تو ازبہر اولی دیکہو کتاب اشعیا نبی کا تیپنا لیسوان باب
صاف صاف مبطل کفارہ ہی ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ عیسوی انا ہو انا ہو ولیس یوجد من مخلص غیری اور
ماقبل اور مابعد کی آیات اسی باب کی مبطل تثلیث ہین **دوان مقالہ** اس بیان مین کہ
تصدیق نبوۃ کو معجزہ کافی ہی یا نہین بلکہ صرف موافقت انجیل کی نبوۃ کی دلیل کافی ہے
اہل اسلام کہتی ہین کہ جس شخص نی نبوۃ کا دعوی کیا اور معجزہ دکہایا نبوۃ اوسکی تصدیق ہوئی
اور معجزہ بمعنی اظہار خارق عادۃ تصدیق نبوۃ کی دلیل کافی ہی اور علمای مسیحی یہہ دعوی کرتے
ہین کہ تصدیق نبوۃ کی واسطی معجزہ ضرور نہین اور نہ معجزہ دلیل تصدیق نبوۃ ہی اور نہ دلیل کافی ہی
بلکہ صرف مطابقت انجیل تصدیق نبوۃ کی دلیل کافی ہی اسلیئی کہ کاذب پیغمبر بہی معجزات عظیم دکہاوینگی
اور جاننا چاہیی کہ اہل اسلام کی نزدیک معجزہ عبارۃ ہی اوس چیز سی کہ قصد کیا جای ساتہہ
اوسکی صدق اوس شخص کا کہ جسنی دعوی کیا کہ وہ رسول ہی اللہ کا فی شرح المواقف حقیقۃ المعجزہ
ہی بحسب الاصطلاح عندنا عبارۃ عما قصد بہ اظہار صدق من ادعی انہ رسول اللہ انتہی اور لغۃ
معجزہ اوس چیز کا نام ہی کہ وقت تحدی و منازعت کی اوسکی سبب خصم عاجز ہو فی القاموس و معجزۃ النبی
ما اعجز بہ الخصم عند التحدی والہاء للمبالغۃ انتہی اور بعضی معجزہ کو ان الفاظ سی تعبیر کرتی ہین ہی امر یظہر بخلاف
العادۃ علی ید مدعی النبوۃ حسب ما ادعاہ عند تحدی المنکرین علی وجہ یعجز المنکرین عن الاتیان
بمثلہ وقالوا عند ظہور المعجزۃ یحصل الجزم بصدق النبی بطریق جری العادۃ بان اللہ تعالی یخلق العلم بالصدق
عقیب ظہور المعجزۃ وان کان عدم خلق العلم ممکنا فی نفسہ خلاصہ قول اخیر کا یہہ ہی کہ ظہور معجزہ علۃ تامہ
وجود تصدیق کی نہین ہی تاکہ تخلف تصدیق کا ظہور معجزہ سی محال بالذات متصور ہو بلکہ علۃ عادی
ہی یعنی عادۃ اللہ کی یون جاری ہی کہ بعد ظہور معجزہ کی تصدیق صاحب معجزہ کی پیدا کری اگرچہ

نہ پیدا کرنا فی نفسہ ممکن ہے اور علماء مسیحی معجزہ اوس امر کو کہتی ہین کہ آدمی یا اور مخلوق کی قدرۃ سی
وجود مین نہ آوی بلکہ صرف اللہ ہی کی قدرۃ سی ظہور پکڑے اب مجہی تشخیص اس امر کی ضرور ہے
کہ نبی کاذب سی ظہور معجزہ ممکن ہی یا محال اور معجزہ تصدیق نبوۃ کی دلیل کافی ہی یا نہین میرے
نزدیک ظہور معجزہ کا نبی کاذب سی محال عادی ہی متبنی کی ہاتہہ پر معجزہ ہرگز نہین پیدا ہو سکتا ہی؛
اسلیئی کہ جو جہوٹا دعوی نبوۃ کا کری اگر اوسکی ہاتہہ پر اللہ اوسکی تصدیق کی واسطہ خارق عادۃ ظاہر
کری تو وہ سچا نبی ٹہری گا نہ جہوٹا اس سبب سی کہ مفہوم معجزہ مین تصدیق من ادعی النبوۃ ماخوذ ہی
اور بدون دعوی نبوۃ کی جو امر خارق عادات صادر ہوا اگر مطیع رسول اور ولی یا صحابی یا حواری
سی صادر ہوا تو کرامت کہلاوی گی اور جو کافر سی صادر ہوا تو استدراج ہی قال علمائنا النواقض للعادۃ
اربعۃ معجزۃ للنبی وکرامۃ للولی ومعونۃ للعوام واستدراج للمتالہ اور بموجب معنی مصطلح علماء
مسیحی کی بہی ظہور معجزہ متبنی سی محال عادی ہی اسواسطہ کہ خلق معجزہ اونکی نزدیک منحصر اللہ کی
قدرۃ پر ہی اور اللہ ہی کی پیدا کئی سی پیدا ہوتا ہی پس محال عادی ہی کہ اللہ جہوٹی نبی کی ہاتہہ
پر معجزہ پیدا کری اپنی سچی نبیون کا بہی اعتبار کہووی ورنہ بعثت انبیاء ع کی لغو ہوا اور کوئی علامت
شناخت صادق کی کاذب سی باقی نرہی اگر علماء مسیحی یہہ فرماوین کہ علامت شناخت صادق
کی کاذب سی مطابقت انجیل کی ہی تو اسکی جواب مین عرض کیا جاوی گا کہ جس زمانہ مین منادی
انجیل کی غیر ملکومنین نہین پہونچی تہی یا جن بلاد مین کہ بالفعل کوئی انجیل دان نہو وہان کسطرح تصدیق
صادق کی ہو اور امتیاز سچی کا جہوٹی سی کیا جاوی اور اس علامت شناخت پر آگی مین کلام کرونگا
اور اسی بالکل باطل کرونگا اور یہی کہتا ہون مین کہ اگر معجزہ تصدیق نبوۃ کی دلیل کافی نہو تو انبیاء ع
کا اعجاز امر لغو ہوا اور جو دلیل کہ اونکی تصدیق دعوی کو کافی نہو اوسی دکہانی کی درپی ہون اور یہہ
فعل عبث خلاف منصب نبوۃ ہی اگر کوئی یہہ شک لاوی کہ جو معجزہ تصدیق نبوۃ کی دلیل کافی ہے
تو لازم ہی کہ بعد ظہور معجزہ کی کوئی اوس نبی کا منکر نرہی باوجودی کہ بعض کفار کو بعد دیکہنی معجزہ کی
بہی انکار رہا اگرچہ یہہ شک تقریر ماسبق سی ساقط ہی لیکن دو طریق جدید سی بہی یہہ رفع ہو سکتی
ہے ایک یہہ کہ ظہور معجزہ فی نفس الامر دلیل تصدیق نبوۃ ہی اگر کوئی عناداً تصدیق نکری
تو واقعیت مین کچہہ خلل نہین آتا دیکہو وجود مصنوع فی نفس الامر وجود صانع کی دلیل
کافی ہی دہریونکی انکار سی یہہ نہین لازم آتا کہ مخلوق اللہ کی وجود کی دلیل نفس الامری
نہی دوسرے یہہ کہ کوئی شخص معجزہ کو من حیث ہی معجزہ تصور کرکی تکذیب نبی کی نہین کرسکتا،

ے بمعرفت پادری فانڈر صاحب کے مراسلات کی صفحہ ۲۲ پر لکہی ہے ۱۲ منہ

اسواسطه که معجزه کی جب معنی لغوی یا اصطلاحی تصور کری گا تو یهه بهی یقین جانی گا که اسدے
مدعی نبوة کی تصدیق کو یهه امر پیدا کیا اب تکذیب کی گنجایش ہی نہین رہی البته جب معجزه کو
معجزه نه سمجهی شعبده اور سحر تصور کری تو انکار کو گنجایش ہی اور کفار ایسا ہی جانتی ہین اور
علماء مسیحی جو فرماتی ہین که دلیل کافی تصدیق کی نہین اس سی غرض اصلی یهه ہی که نبی آخر الزمان
کی صلی الله علیه وسلم اثبات نبوة مین حرف رکهین ظهور معجزه کا اول انکار کرین بعد اوسکی جب
ظهور معجزات ثابت ہون تو اوسی دلیل تصدیق نبوة نه ٹهرادین یهه امور کچهه کام نہین آتے بجز
ندامت کچهه اور نفع نہین دین گی آب ذرا علماء مسیحی کی معنی مصطلح پر لحاظ ہو که معجزه کی معنی
کیسے جامع اور مانع فرمای ہین یعنی صرف اسد ہی کی قدرت سی وجود مین آوی پس مسیح علیه السلام اور روح القدس
بهی معجزه کہلاوین اسلیی که آدمی کی قدرة کو اونکی وجود مین دخل نہین اور آسمان و زمین اور نجوم
و کواکب اور اخلاط و عناصر سب معجزه کہلاوین لیکن معلوم نہین که ان اشیا کو کسکا معجزه قرار
دینگی اور یهه جو علماء مسیحی نی ایجاد و اختراع کیا ہی که موافقت انجیل دلیل صدق نبوة ہی اور یهه
ہی دلیل کافی تصدیق کی ہی نہایت بی اصل بات ہی اسلیی که انبیاء سابق کی نبوة قبل از
عطا ہونی انجیل کی بلکه پیشتر از بعثت مسیح کی لازم ہی که بلا تصدیق رہی اور کوئی اونمین نبی
صادق نمانی اور یهی لازم آتا ہی که خود مسیح کی نبوة تصدیق نہو ورنه دور لازم آوی اسواسطه که تصدیق
انجیل موقوف ہی تصدیق مسیح پر دیکهو یهودا انجیل کی تصدیق نہین کرتی اسلیی که مسیح کی تصدیق
نہین کرتی پس اگر نبوة مسیح کی تصدیق موقوف ہو تصدیق اور موافقت انجیل پر تو دور لازم آوی
اور یهی لازم آتا ہی که جو کوئی موافق انجیل کی باتین جمع کر کی دعوی نبوة کا کری نبی صادق ہو جاوے
اور یهی لازم آتا ہی که حواریون پر خصوصاً پولوس مقدس پر اطلاق پیغمبر کا مسیحیونکی نزدیک صحیح نہو
حالانکه مسیحی حواریونکو پیغمبر مانتی ہین اسلیی که بعض نی مخالف انجیل مسیح کی تعلیم دی بلکه پولوس مقدس
نی تمام انجیل درہم برہم کر کی خلاف احکام خدا و رسول کی نئی تعلیم ایجاد کی اور سب احکام انجیل کے
باطل کئی ہین جیسا که مقالات سابقه مین مذکور ہوا ہی **دسوان مقاله** اس بیان مین که
خلق معجزه باختیار نبی ہی یا نہین اور یهه کہنا که مسیح نی من جهته الالوهیته اپنی معجزه پیدا کئی ہین
نه من حیث النبوة صحیح ہی یا غلط علماء مسیحی کہتی ہین که خلق معجزه باختیار نبی نہین ہی اس قول مین
علماء اہل اسلام کو منازعت کرنی ضرور نہین اسواسطه که اسکو تسلیم کرنی مین کچهه نقصان نہین اہل
اسلام کا صحیح مذہب یهی ہی که خالق جمیع اشیا کا اسد تعالی ہی کوئی اور سوا اسد کی خالق نہین اور

علمائ مسیحی معجزہ کی مفہوم مین خلق من جانب اللہ ماخوذ کرتی ہین جیسا کہ اوپر گذرا مگر دوسرا امر یعنی
یہہ کہنا کہ مسیح نی من جہتہ الالوہیتہ اپنی معجزہ پیدا کیی ہین نہ من جہتہ النبوۃ لائق تشخیص ہی بعد
تشخیص کے واضح ہوا کہ یہہ قول بالکل غلط ہی اسواسطہ کہ جب من حیث الالوہیتہ پیدا کیی تو وہ
معجزہ مسیح کا نہین کہلاوی گا ورنہ لازم آوی کہ جو کچہہ اللہ پیدا کری سب معجزہ مسیح کا کہلاوے
لاتحاد المسیح باللہ تعالی اور یہی لازم آتا ہی کہ مسیح من حیث النبوۃ مثل تمام انبیا کی بی معجزہ ہون
یعنی غیر خالق معجزہ اور کوی وجہ شرف کی من جہتہ النبوۃ نہ نکلی اسواسطی کہ علمائ مسیحی وجہ شرف کی
ظہور معجزات عجیبہ کا مسیح سی بیان کرتی ہین اور معجزات مثل دیگر انبیا کی مخلوق اللہ کی ٹہری بلکہ باعتبار
مفہوم مصطلحہ مسیحیونکی بہی مسیح خلق معجزہ مین عاجز ہین اور واضح رہی کہ اس تقدیر پر مسیح کی تصدیق
نبوۃ پر معجزہ کی گواہی درست نہو بلکہ جیسا کہ معجزہ اور انبیا کی تصدیق نبوۃ کی دلیل کافی نہین تصدیق
نبوۃ مسیح کی بہی دلیل نہو وہو خلاف معتقدانہم اور مخفی نرہی کہ علمائ مسیحی ادعا کرتی ہین کہ نبی
آخر الزمان نی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اتیان بالمعجزہ سی انکار کیا اور فرمایا کہ معجزات
کسی کی پاس ہین پس اونسی معجزہ نہ ہوا اوصف بطلان اور مکابرہ بی اصل ہونی اس امر کی اب
مسیحیون کا یہہ ادعا مفید اونکا نرہا اسواسطہ کہ انکار خلق معجزہ مسیحیونکی نزدیک درست اور صحیح
ہی کیونکہ خود عیسائی مسلم رکہتی ہین اسبات کو کہ خالق معجزہ باختیار نبی نہین پہر یہہ انکار گو نفی
مثل انکار وجود واجب کے بہی البطلان ہی کچہہ قادح شان نبوۃ متصور نہین ہوسکتا ہی بلکہ
دافع توہمات ہی **گیارہوان مقالہ** اس بیان مین کہ نبی آخر الزمان سی صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم معجزات صادر ہوی ہین اور اونکی نبوۃ پایہ ثبوت کو پہونچی یا اوسمین تامل
کو دخل باقی ہی اسمین تین مسلک ہین **پہلا مسلک** بیان معجزات مین علمائ مسیحی دعا
کرتی ہین کہ نبی آخر الزمان ہی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم معجزات صادر نہوی اور اہل اسلام
کی نزدیک تبواتر یہہ ثابت ہوا ہی کہ جسقدر معجزات نبی آخر الزمان سی صلی اللہ علیہ وسلم صادر ہوے
ہین اور جیسی عظیم اور عجیب معجزات ظاہر ہوی ہین کسو نبی سی اسقدر اور ایسی عجیب ظاہر نہوی
اور یہی یہہ ثابت کرتی ہین کہ ہر نبی کا معجزہ تا ایام حیات باقی رہا برخلاف نبی آخر الزمان کے
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اونکی معجزات تا قیام قیامتہ جاری رہین گی اسواسطہ کہ انکی
امت سی وہ کرامات صادر ہوئین اور ہوتی جاتی ہین اور ہوتی جاوین گی جو اگلی انبیا کی معجزات کے
مشابہ ہین اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ جو امر خارق عادۃ ولی سی صادر ہوا وسکو جب ولی کیطرف

نسبتہ کرین تو کرامت کہلاتی ہی اور جب نبی کیطرف نسبتہ کرین تو معجزہ اوس نبی کا کہلاتا ہی مثلا
احیاء موتی جب مثلا حضرت شمس تبریز کیطرف یا اوجس کسو ولی سی احیاء موتی ہوا ہی نسبتہ
کیا جاوی تو یہہ کہین گی کہ مثلا حضرت شمس تبریز کی یہہ کرامت ہی اور جب نبی آخر الزمان کیطرف
صلی اللہ علیہ وسلم نسبتہ کرین اور کہین کہ اونکی امت کی ولی سی احیاء اموات ہوا تو یہہ کہین گے
کہ نبی آخر الزمان کا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ معجزہ ہی اب ملاحظہ کیا جاوی کہ جب نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم تابعین اور احاد امت سی خوارق عادۃ صادر ہوتی جاوین تو معجزہ نبی متبوع
کا انکار کرنا بجز عداوت اور عناد کی نہین متصور ہو سکتا ہی مجہی تشخیص اس امر کی ضرور ہوی کہ قول
اہل اسلام من جمیع الوجوہ صحیح ہی یا تشکیک علماء مسیحی کو بہی اوسمین دخل ہی بعد تشخیص ملاحظہ معجزات
انبیاء سابق اور مسیح کی جو مندرجہ بیبل ہین یہہ متحقق ہوا کہ جس طرح معجزات نبی آخر الزمان کی صلی اللہ
علیہ وسلم قوۃ اور صحت سی ثابت ہوی ہین کسی نبی کی ایسی نہین ثابت ہوی ہین اور جیسا ثبوت تواتر
معجزات نبی آخر الزمان مین صلی اللہ علیہ وسلم متحقق ہی کسو نبی کی معجزات مین ایسا نہین علماء
مسیحی آفتاب کو ہتیلی سی ڈہانکا چاہتی ہین جو شقوق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات
مین نکالتی ہین مسیح کی معجزات مین اون شقوق سی زیادہ نکلتی ہین مگر وہان ثبوت مین جرح کرتی ہین
اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات مین کچہہ قدح نہین کر سکتی ہین چنانچہ یہہ سب
امور مفصل کتاب استفسار سی بخوبی ظاہر ہو سکتی ہین بخوف اطناب (یعنے طول ہو) جسب وعدہ مصرحہ دیباجہ کی یہان
اونکا بیان کرنا ضرور نہ سمجہا اب یہہ جاننا چاہئی کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات دو قسم
ہین ایک من قبیل التصرفات عالم سفلی مین ہو یا علوی مین مثل انشقاق قمر اور تسبیح رمان و عنب کے
اونکی روبرو اور آمین آمین کہنا دہلیز اور دیوار و نکا جب نبی نی حجا عباس کو دعا دی رضی اللہ عنہ
اور درخت کا آجانا اونکی بلانی سی واسطی شہادت نبوۃ کی جس وقت کہ اعرابی نی اونسی نبوۃ پر
شاہد طلب کیا اور جاری ہونا پانی کا اونکی اونگلیون سی اور اسیطرح کی اور معجزات کہ ہزارہا سی متجاوز
ہین اگرچہ بعض معجزہ بحسب اختلاف طرق روایۃ درجہ تواتر لفظی کو نہ پہنچی ہون لیکن اختلاف طرق
روایت سی قدر مشترک درجہ تواتر سی نہین ساقط ہونی کی اور تواتر معنی مفقود نہوگا دوسری
من قبیل ما لیس تصرف وہ دو نوع ہین نوع اول اخبار بالغیب وہ بکثرت ہین کہ ہمیشہ مطابق خبر کی
واقع ہوی ہین دوسری نوع تعجیز یعنی عجز بلغا کا کہ با وصف ادعاء زبان دانی و فصاحت کی با وصف
شرم دلانی کی برابر اقصر سورہ قران شریف کی نہ بنا سکی پس قران ہی معجزہ نبی آخر الزمان ہی صلی اللہ

علیه وسلم اور قرآن شریف کو معجزہ صرف اسی سبب سے نہین کہتی ہین کہ بلغا باوصف کمال بلاغت کے
اور ادعا فصاحت وزبان دانی کی چھوٹی سی چھوٹی سورۃ کی مثل نہ بنا سکی بلکہ اس باعث سی بہی کہتی
ہین کہ اونہین یہہ کہا گیا کہ تم سی کبہی کسو طرح مثل قرآن شریف کی اقصر سورہ کی کبہی کچہہ نہین بن سکیگا
اگرچہ اپنی مددگارون اور حمایتیون کو بہی اپنا شریک کرو باوصف اس سنانی اور غیرت دلانی کے
تین آیہ قصیرہ کی مثل بہی مع حمایتیونکی نہ بنانی اور اعتراف کرنا اپنی عجز پر اور اقرار کرنا کہ یہہ قول بشر نہین
دلیل اعجاز ہی **دوسرا مسلک** اثبات نبوۃ نبی آخر الزمان مین صلے اسد علیه وسلم
بحسب بعض بشارات علما مسیحی دعوی کرتی ہین کہ نبوۃ نبی آخر الزمان کی صلی اسد علیه وآله وصحابہ وسلم
ثابت نہین ہوتی ہی اور اہل اسلام ثابت کرتی ہین کہ جیسی نبوۃ نبی آخر الزمان کی صلی اسد علیه وسلم
ثابت ہی اس قوۃ اور طرق متعددہ سی کسو نبی کی نبوۃ ثابت نہین اب مجہی تشخیص اس امر کی ضرور ہے
کہ آیا انکار علما مسیحی موجب تشکیک ہی یا نہین میری نزدیک انکار علما مسیحی باعث تشکیک فی النبوۃ
نہین اسواسطہ کہ تطریق تصدیق نبوۃ یا معجزہ ہی یا بشارۃ نبی سابق کی لاحق کو امر اول یعنی معجزات
بدرجہ تواتر پہونچی جیسا کہ مسلک اول مین بیان ہوا اور حال بشارات کا یہہ ہی کہ باوصف تحریف
کثیرہ اور عناد اہل کتاب کی بیبل مین بشارات کثیرہ ابہی تک موجود ہین گو بعضی اب تحریف کیجاتی ہین اور
بعضی مسیح علی نبینا وعلیه السلام پر جمائی جاتی ہین اور بعض کو بشارت نہین بتاتی ہین اگرچہ صدر
اوسکا بحق مسیح علیه السلام بشارۃ ہی اور عجز بحق نبی آخر الزمان صلی اسد علیه واله واصحابه وسلم
اوسی پر یہہ قصہ اور جدا حال کہتی ہین عملا علی ماقیل **ع** گومشت خاک ماہم برباد رفتہ باشد
بعض فرق یہودنی باوصف اس قدر عناد کی کہ اکثر بشارات مصرحہ باسم مبارک کتب عہد عتیق
سی نکال ڈالین جیسا کہ مذکور ہوا اقرار نبوۃ نبی آخر الزمان صلی اسد علیه وسلم کا کیا اور جو بشارات کہ
بالفعل عہد عتیق مین باقی رہی ہین اونہین بحق نبی آخر الزمان صلی اسد علیه وسلم تسلیم کیا لیکن عناد
وگمراہی سی اوسمین یہہ رخنہ ڈالا کہ خاص عرب پر مبعوث ہین نہ جمیع ما بین المشرق والمغرب پر جیسا کہ
یہود مین ہی علماء فرقہ عیسویہ اعتقاد رکہتی ہین اور علما مسیحی جن بعض بشارات کو غضباً مسیح
کی حق مین بتاتی ہین اور خواہی نخواہی اپنی عقل لڑاتی ہین وہ صاف وصریح بقراین موجودہ خاص
نبی آخر الزمان کی صلے اسد علیه وسلم تعیین کرتی ہین چنانچہ تفصیل اسکی کتب متقدمین اہل اسلام
مین موجود ہی اور کتاب استفسار مین بہی بعض بشارات مع وجہ دلالت علی التعیین مذکور اور مسطور
ہین بوجہ اجمالی بعض اون بشارت کیطرف مین اشارہ کرونگا اور کتب عہد جدید مین بہی باوصف

تحریف کی بعض بشارۃ بحق نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہین کہ وہ بسبب ناوا قف
مسیحیونکی بعض اوصاف نبی آخر الزمان سے صلے اللہ علیہ وسلم ابہی تک حذف سے
محفوظ ہین جس طرح کتب عہد عتیق مین یہود کی ناواقفیت سے بچ رہین ہین اور علماء یہود
و مسیحی نے بعد قبول اسلام کی اس قسم کی بہت بہید کہولی ہین سب کی تفصیل خالی از
تطویل نہین اور واضح رہے کہ بموجب تصریح کتب عہد عتیق کی علامت نبی صادق کی یہہ ہے
کہ اوسکی پیشین گوئی پوری ہو کبہو جہوٹ نہ نکلے اور متنبی یعنی نبی کاذب کی شناخت
یہہ ہے کہ اوسکی بات پوری نہو دیکہو سفر خامس[٥] توریۃ کی اٹہارہوین[١٨] باب مین سے ہے
لکہا ہی اور ظاہر اور باہر و ثابت متحقق ہے کہ ہزارہا پیشین گوئیون مین سے ایک بہی
پیشین گوئی نبی آخر الزمان کی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آج تک خلاف فرمانے
کی واقع نہوی اب ثبوت نبوت مین کیا شک رہا اب بعض اون بشارات کو مجملاً بیان
کرتا ہون اور تفصیل وار کتاب استفسار وغیرہ مین معہ وجہ استدلال مرقوم ہین ؛
دیکہو سفر پیدایش کا سولہوان باب اور کتاب استثنا کا اٹہارہوان[١٨] اور تیئسوان[٢٣] ؛
باب زبور پینتالیس[٤٥] اور بہتر[٧٢] اور ایک سو بارہ[١١٢] اور ایک سو اونچاسوین[١٤٩] اور کتاب یشعیا
نبی کا چالیسوان اور بیالیسوان[٤٢] اور اکیاون[٥١] اور باون[٥٢] اور چون[٥٤] اور ساٹہہ[٦٠] اور
پینسٹہوان[٦٥] باب اور کتاب دانیال کا دوسرا[٢] باب صاف اور صریح بحق نبی
آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بشارت ہی اور انجیل متے کی بیسوین[٢٠] اور
اکیسوین[٢١] باب اور انجیل یوحنا کے چودہوین[١٤] اور پندرہوین[١٥] اور سولہوین باب اور
مکاشفات یوحنا کی پہلی باب مین خاص بحق نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم بشارۃ ہی اور واضح رہے کہ بشارات بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیبل مین بکثرت اب بہی باقی ہین علماء متقدمین نے اونکی
تفصیل معہ وجہ استدلال و وجہ دلالۃ علی التعیین ارقام کی ہی اور بعض بشارات جو
خاص میری ذہن مین بحق نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کتب
عہد عتیق سے مستنبط ہوئی ہین اگر علماء مسیحی بنظر انصاف اونکی خواہش کرینگے
تو جواب الجواب مین لکہونگا اس قدر لکہنے سے امتحان حق شناسی و سخن
فہمی علماء مسیحی کا مجہی منظور ہے اور جو ان بعض بشارات کی وجہ استدلال و جہ

دلالۃ کتاب استغفار وغیرہ مین موجود ہے اسلئی روما للاحصار اسی قدر پر یہ
اکتفا کیا اگر ان کی سوا اور بشارات مصرحہ متقدمین لکھتا تو تفصیل مضمون آیات اور
وجہ استدلال اور وجہ دلالت لکھنی سے طول دینا پڑتا ۔ **تیسرا مسلک**
اثبات نبوۃ نبی آخر الزمان مین صلے اللہ علیہ وسلم بحسب اقوال کاہنان و ہاتف :
جاننا چاہئی کہ جس طرح سی علماء مسیحی اثبات نبوۃ مسیح مین معجزات اور بشارات اور
اقوال سبیلات وغیرہ بیان کرتی ہین اسیطرح اہل اسلام بوجہ ثبوت نبوۃ نبی
آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین یہہ امور پیش کر سکتی ہین معجزات (یعنی بینات)
اور بشارات مسلک اول اور ثانی مین مجملاً بیان ہوئے مختصر بعض اقوال کاہنان
اور بعض اقوال ہاتف کی اس مسلک مین بیان کئی جاتی ہین ایک ان مین وہ ہی جو نقل
کیا لہیب ابن مالک نی خطر کاہن سے جسوقت ستارہ آسمان کا ٹوٹا خطر بن مالک
کاہن کہنی لگا اصابہ اصابہ خامرہ عقابہ عاجلہ عذابہ احرقہ شہابہ
زایلہ جوابہ یا ویلہ ما حالہ بلبلہ بلبالہ عاودہ خبالہ تقطعت حبالہ
وغیرت احوالہ ثم امسک طویلا ثم قال یا معشر العرب بنی قحطان اخبرکم بالحق
والبیان اقسمت بالکعبۃ والارکان والبلد المؤتمن السکان قد منع السمع عتاۃ
الجان بثاقب بکف ذی سلطان من اجل مبعوث عظیم الشان بعث بالتنزیل
والقرآن وبالہدی وفاصل الفرقان یبطل بہ عبادۃ الاوثان **قال** لہیب
فقلنا لہ یا خطر انک لتذکر امرا عجیبا فما تری لقومک قال اری لقومی ما اری لنفسی
ان تبعوا خیر نبی الانس برہانہ مثل شعاع الشمس یبعث فی مکۃ دار الحمس
بمحکم التنزیل غیر اللبس فقلنا لہ یا خطر وممن ہو فقال والحیوۃ والعیش
انہ لمن قریش ما فی حلمہ طیش ولا فی خلقہ هیش یکون فی جیش وای
جیش من آل قحطان وآل ایش فقلنا لہ بین لنا من ای قریش ہو فقال
والبیت ذی الدعائم والرکن والاحائم انہ لمن نجل ہاشم من معشر اکارم
یبعث بالملاحم وقتل کل ظالم ثم قال ہذا ہو البیان اخبرنی بہ رئیس الجان
ثم قال اللہ اکبر جاء الحق وظہر وانقطع عن الجن الخبر اور ایک وہ ہے
جو منقول ہوا مغیرۃ بن الاخنس الثقفی سی جب کہ پوچہا حال ستارہ ٹوٹنے کا امیہ

بن الصلت کاہن سی ثقیف کاہن نی مضمون اس قول کا مطابق قول سابق کے
ہی یعنی بشارۃ بمولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کے اور ایک وہ ہی جو ملک
ربیعۃ بن مضر لخمی سے کے تعبیر خواب مین سطیح کاہن نی بیان کیا فقال سطیح احلف
بما بین الحرتین من حنش لیہبطن ارضکم الحبش ولیملکن ما بین ابین الی جرش
فقال الملک وابیک یا سطیح ان ہذا لغائظ موجع فمتی یکون اَفی زمانی ام بعدہ فقال
بل بعدہ بحین اکثر من ستین او سبعین یمضین من السنین ثم یقتلون ویخرجون
نہما ہاربین قال ومن الذی یلی ذلک من قتلہم واخراجہم قال یلیہ ابن ذی یزن
یخرج علیہم من عدن فلا یترک احدًا منہم بالیمن قال افیدوم ذلک من سلطانہ ام
ینقطع قال و من یقطعہ قال نبی زکی یاتیہ الوحی من العلی قال وممن ہذا النبی
قال من ولد غالب بن فہر بن مالک بن النضر یکون الملک فی قومہ الی آخر الدہر قال
الملک وہل للدہر من اخر یا سطیح قال نعم یوم یجمع اللہ فیہ الاولین والآخرین ویسعد فیہ
المحسنون ویشقی فیہ المسیئون قال الملک احق ما تخبرنی یا سطیح قال نعم والشفق
والغسق والقمر المتسق انما اخبرکم بہ لحق اور ایک وہ ہی جو شق کاہن نے اسی
خواب کی تعبیر مین بیان کیا عبارۃ اور فقرات باہم مختلف اور اصل مضمون جواب
کا مطابق جواب سطیح کاہن کے ہی اور اسی طرح ہزارہا اقوال کاہنون کے
مبشرۃ بنبوۃ نبی آخر الزمان ہین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کتب متقدمین
اونسی بہری ہوئی ہین خوفا للاطناب اس مختصر مین ذکر کرنا مناسب نجانا ۞
اور بعض اقوال ہاتف سی یہہ ہی جو حضرت ابن عباس نی رضی اللہ عنہ بیان
کیا ہی سبب اسلام حضرت عمر مین رضی اللہ عنہ انہ توجہ لما ضمتہ قریش من قتل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر بقوم من خزاعہ قد اعتمدوا صنمًا لہم یریدون ان یتحاکموا
الیہ فقالوا العمر ہذا ادخل معنا لتشہد الحکم فدخل معہم فلما مثلوا بین یدی
الصنم سمعوا ہاتفا یقول یا ایہا الناس ذو والاجسام ما انتم وطائش الاحلام
وتسندوا الحکم الی الاصنام اصبحتم کراتع الانعام الا ترون ما اری امامی من
ساطع یجلو دجی الظلام قد لاح للناظر من تہام وقد بدی للناظر الشام
محمد ذو البر والاکرام اکرمہ الرحمن من امام قد جاء بعد الشرک بالاسلام

یامر بالصلوۃ والصیام والبر والصلات للارحام ویزجر الناس عن الاثام
فبادروا سبقاً الی الاسلام بلا فتور و بلا احجام قال فتفرق القوم عن الصنم ولم
یحضرہ یوسف احد الا اسلم اور بعض اون اقوال کا وہ ہی جو منقول ہوا حضرت
ابن عباس سی رضی اللہ عنہ جانا حضرت عمر کا رضی اللہ عنہ اپنی بہن یعنی زوجہ سعید
بن زید کے گہر اور امتحان کرنا اپنی بہن کا اسلام پر اور قران شریف اون
سی سماعت کرنا اور وہان خواب کرنا پہر صبح کو پوچھنا حضرت عمر کا رضی اللہ عنہ
کہ کہان تشریف رکہتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور
خبر دینا اونکا کہ اپنی چچا حمزہ کے گہر تشریف رکہتی ہین رضی اللہ عنہ فخرج عمر من
بیت اختہ واضعاً سیفہ علی عاتقہ فلقیہ رجال من بنی سلیم قد سافروا الی
صنم لہم لیحکم بینہم اسمہ الضمار فدعوا عمر رضی اللہ عنہ الی الدخول معہم ففعل فلما قاموا
بین یدی الصنم سمعوا ہاتفا من جوفہ یقول **شعر** اودی الضمار وکان ش
یعبد مرۃ قبل الکتاب وقبل بعث محمد صلعم ان الذی ورث النبوۃ والہدی
بعد ابن مریم من قریش مہتدی سیقول من عبد الضمار واشبہ لیت
الضمار وشبہہ لم یعبد واصبر ابا حفص قلیلاً انہ یاتیک عز فوق عز بنی عدی
البشر ابا حفص بدین صادق تہدی الیہ وبالکتاب المرشد لا تعجلن
فانت ناصر دینہ حقا یقینا باللسان وبالید اور اسی طرح اور بہت
اقوال ہاتفون کی ہین جو اصنام سی ظاہر ہوئی ہین اور سوا اصنام کے اور
مقامات مین مسموع ہوی ہین کتب متعددہ مین ہین سب مذکور ہین قصداً للاختصار
اس رسالہ مین ذکر نہین کرتا ہون بالجملہ جس قوۃ سی نبی آخر الزمان کی نبوۃ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ثابت ہوتی ہی کسو نبی کے نبوۃ اس قوۃ اور
طرق متعددہ قویہ سی نہین ثابت ہوتی ہی

بارہوان رسالہ

اسی بیان مین کہ قران مجید کلام الہی ثابت ہوتا ہی یا نہ کہ اوسمین شک و
شبہ کو دخل ہے اہل اسلام کا اسیر ایمان ہی کہ قران شریف خاص اللہ تعالی
کا کلام ہی کہ نبی آخر الزمان کو صلی اللہ علیہ وسلم بوحی حاصل ہوا حضرت
جبرئل علیہ السلام نبی آخر الزمان تک صلی اللہ علیہ وسلم پہونچاتی تہی اور وہ صحابہ

کو تعلیم فرمائی تہی علماء مسیحی گمان کرتی ہین کہ نبی آخر الزمان نے صلی اللہ علیہ و آلہ
و اصحابہ وسلم آپ بنالیا ہے اللہ کا کلام نہین اور بڑے دلیل اونکی یہہ ہے کہ
قران شریف انجیل کی موافق نہین اکثر احکام مین مخالف انجیل ہی اور انجیل کلام
الہی ہی پس مخالف کلام الہی کا کلام الہی کیونکر ہوسکتی کہتا ہون مین یہہ
دلیل نہایت بی اصل اور کئی وجہ سی باطل ہی **اول** یہہ کہ جب نبوۃ نبی
آخر الزمان کی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بخوبی ثابت ہوئی اور حسب بشارات
مذکورہ گیارہوین مقالہ کی بعض بشارات جس طرح مثبت نبوۃ ہین اوسیطرح
مثبت قران شریف بہی ہین جیسا سفر خامس توریۃ کی اٹہارہوین باب کی بشارۃ
ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ عیسوی وای نبی انصبہ لہم من بعض اخوتک مثلک القنہ کلامی
فیخاطبہم بجمیع ما آمرہ بہ اور یہہ بشارۃ بجز مسیح کسوطرح مطابق نہین ہوسکتی ہی اسلیئے
کہ مثلیت حضرت موسی علیہ السلام کی مسیح مین مفقود ہی کہ صاحب جہاد نتہی بلکہ خود
صلیب پاگئی پس یہہ بشارت خاص بحق نبی آخر الزمان معین ہی صلی اللہ علیہ وسلم
جیساکہ کتاب استفسار مین دلایل تعین مفصل مرقوم ہین اب قران شریف
محل بحث نرہا معہذا جب ایک نبی کی نبوۃ متحقق ہوئی تو جو کچہہ وہ فرماوی واجب
التسلیم ہی اور جس کو وہ کلام الہی بتاوی وہ قطعی اور یقینی ہی **دوسری**
یہہ کہ بموجب اس دلیل کی لازم آتا ہی کہ انجیل بہی کلام الہی نہوا اسلیئے کہ توریۃ
کلام الہی ہے اور انجیل اوسکی مخالف ہی جیساکہ اوپر ثابت ہوا **تیسری**
یہہ کہ قران شریف جن احکام مین مخالف انجیل کی ہی اکثر اون احکام مین موافق
توریۃ کی ہی پس قران شریف بہی موافق کلام الہی کی رہا **چوتہی** یہہ کہ علماء
مسیحی خود دعوی کرتی ہین کہ قران شریف مین انجیلون کی باتین مرقوم ہین اور
موافق انجیلون کی ہی لیکن وہ انجیلین جعلی ہین پس قران مجید کو مخالف انجیل کے
کہنا اوس حالت مین مناسب ہو کہ اون اناجیل کو جعلی اور بی سند اور اناجیل اربعہ
مندرجہ مجموعہ کتب عہد جدید کو اصلی اور سندی ثابت کرین و انی لہم ذلک اور
اس مجموعہ عہد جدید کی جعلی اور کلام الہامی نہونی پر مین استدلال کرسکتا ہون
کہ یہہ مشتمل ہی احکام متناقضہ پر جیساکہ ملاحظہ اناجیل اربعہ اور اعمال الرسل سے

احکام ومضامین سی اور جناب پولوس مقدس کی رسایل کی مقابلہ کرنی سی ظاہر ہے
اور اوپر بہی مینی یہہ امر بخوبی ثابت کیا ہی اور جو مشتمل ہو احکام تمنا قصہ پر وہ کلام
الہی نہین ہے **پانچوین** یہہ کہ جب اہل اسلام کی نزدیک نسخ احکام کا احکام الہی
سی جایز ہوا تو جو احکام مختلف ہین اون مین حکم اخیر کو اہل اسلام ناسخ حکم اول کہہ
سکتی ہین بڑے خرابی علماء مسیحی کو ہی کہ یہہ کلام الہی مین نسخ کی قایل نہین ہین
پس اہل اسلام کی نزدیک تخالف باقی نرہا تخالف جب باقی رہتا کہ احکام مختلفہ واجب
العمل اور غیر منسوخ رہتی **چھٹی** یہہ کہ جس قدر مخالفت کتب عہد عتیق وعہد جدید مروجہ
حال مین واقع ہی بلکہ جیسی کتب عہد جدید مین بعض کو بعض سی ہی ہرگز ویسی مخالفت نہ
قران شریف اور کتب عہد عتیق مین ہی نہ قران شریف اور کتب عہد جدید مین ہے
پس جس طرح بہ تکلفات رکیکہ علماء مسیحی نی ان تخالف کی رفع کرنی مین کوششین
کی ہین ادنی توجہ مین قران شریف کی مخالفت دفع ہوسکتی ہی **ساتوین**
یہہ کہ بہ مخالف انجیل قران شریف کو کلام الہی نہ کہنا بمقابلہ اہل اسلام عجب بیہودہ
بات ہی اسلئی کہ اہل اسلام اناجیل مندرجہ مجموعہ عہد جدید کو کلام الہی کب مانتی
ہین بلکہ کلام مسیح بہی نہین جانتی ہین پس انکو مخالف قران شریف بتانی سے
ان اناجیل اربعہ کا اعتبار کہونا ہی نہ قران شریف مین کچہہ شبہہ ڈالنا ہی ہان
اگر مسلمات اہل اسلام سی تشکیک ڈالتی تو البتہ اہل اسلام کو حاجت جواب دینے
کی ہوتی اب اہل اسلام کو کچہہ حاجت جواب کی ہی باقی نہین اپنی خیالات بموجب
جو چاہو کہی جاؤ آب مجہی تشخیص اس امر کی ضرور ہی کہ آیا کسو وجہ سی قرآن
شریف کا کلام الہی ہونا محل شک ہی یا نہین میری نزدیک ہرگز کسو طرح محل
شک نہین اور علماء مسیحی کی سعی اس بات مین نقش بر آب ہی لطف یہہ ہی کہ جو جو
علامات کلام الہامی کی علماء مسیحی ایجاد کرتی ہین وہ سب بوجہ اکمل واتم قران شریف
مین موجود ہین اور خود آیات ونظم قران مجید حسب اقبال زبان والوان عرب کی کہ معاندین
دین تہی گواہ ہین کہ یہہ کلام بشر نہین خاص خدا کا کلام ہی اور جو کوئی ذرا بہی براہ
انصاف دیکہی اسی بہی کلام الہی ہونا ظاہر ہوتا ہی مگر علماء مسیحی کا براہ عناد انکار
چلا جاتا ہی اگر غور سی اقصر سورہ قران شریف کو آدمی دیکہی تو بوس اقصر سورہ

بلکہ بعض ایک آیۃ مین ہدایت اور ارشاد اور حکمت اور معرفت وسداد یادی گا تمام
کتب عہد عتیق و عہد جدید مین بہی اوسقدر ندیکہی گا یہہ قران شریف کی انکار کے
سزا ہی کہ نشید الانشاد کو کلام الہی مانتی ہین اور اوسی تسبحۃ التاریخ جانتی ہین *
ای سبحان اللہ قربان اس عقل اور دین کی کیا اچہی اچہی ہدایت اور ارشاد کی باتین
موافق شریعت دلی اور اللہ کی مرضی کی اس کتاب مین مرقوم ہین اور امور روحانی کو
کس قدر اصلاح کرتی ہی کہ بالکل شریعت قلبی و امور روحانی آمین پہر کسو اور کی خواہش
باقی نہین رہتی اور اغلب ہے کہ جمیع عیسائی علی الخصوص سب پادری صاحب اسی کتاب کے
بدولت ایسی مہذب اور پرہیزگار ہوی اور وہ بڑی گمراہ ہین جو ایسی کتاب ہدایت مآب
کو اوباشانہ راگ بتاوین لایق یہہ ہی کہ اسی بہی معاذ اللہ مسیحؑ کی بشارات پر جماوین کیا
نہین جانتی کہ کمال فرحت اور سرور مین اللہ نی اس کتاب کو الہام اور روح القدس
نی بڑی خوشی مین یہہ کلام کیا ہوگا اور سچ ہی جو لوگ کہ اس کتاب کو کلام الہی جانینگے
قرآن شریف کو کلام الہی کب مانینگی جو یہہ بحث مقالات سابقہ سی تکمیل پاتی ہی اور
بعض امور جو مقالات سابقہ مین بطور جرح و رد قدح کی درباب کلام الہامی بہی وارد کئی ہین
وہ یہان بہی مسیحیون پر جواباً اور الزاماً درباب کتب مقدسہ قران شریف وارد ہوسکتی ہین
اسلئی زیادہ طول دینا اس بحث کا مناسب نجانا اور اسی مختصر تقریر پر ختم کیا ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم وتب الینا انک انت التواب الرحیم وتجاوز عن سیاتنا
انک انت الروف الرحیم واہدنا الصراط المستقیم والحمد للہ اولاً و آخراً وظاہراً و باطناً
والصلوٰۃ علی خیر خلقہ طیباً وطاہراً قد استراح المولف من تالیفہ
وتنمیقہ ضحوۃ السبت للتاسع والعشرین ۲۹ من ذی الحجۃ
المنتظم فی سلک سنۃ ۱۲۷۳ من ہجرۃ سید العرب
والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
موافقاً لثلثۃ وعشرین ۲۳ ایاماً مضین من
شہر ستمبر ۱۸۵۷ عیسوی
فی بلدہ دہلی

تمّ

فہرست مقالات و مسائل و ابحاث رسالہ تشخیص المقال کے

دیباچہ صفحہ ۲

پہلا مقالہ درباب انشاء کتب عہد عتیق و عہد جدید صفحہ ۵

دوسرا مقالہ درباب عدم الہام کتب عہد عتیق و عہد جدید بثبوت تحریف صفحہ ۷

مقدمہ مقالہ ثانی بیان الہام مین ۸

مبحث اول مقالہ ثانی اثبات تحریف کتب عہد عتیق مین ۱۱

مبحث دوم مقالہ ثانی اثبات تحریف کتب عہد جدید مین ۱۷

خاتمہ مقالہ دوم بیان خرابی و بے اعتباری بیبل مین ۲۳

تیسرا مقالہ بیان نسخ مین اور کتب سماوی مین اوسکا اثبات وقوع ۲۴

مقدمہ مقالہ ثالث بیان معنی نسخ مین ۴۰

مبحث اول مقالہ ثالث اثبات نسخ کتب عہد عتیق مین ۴۲

مبحث دوم مقالہ ثالث اثبات نسخ انجیل مین ۴۳

تنبیہ واسطہ رفع مغالطہ علماء مسیحی کے ۴۵

چوتہا مقالہ ابطال الوہیت مسیح و روح القدس مین ۴۷

مبحث اول مقالہ چہارم ابطال الوہیت مسیح مین ۴۷

مبحث دوم مقالہ چہارم ابطال الوہیت روح القدس مین ۴۹

خاتمہ مقالہ چہارم بعض مسائل نادر صاحبون کی تقریر کی بیان مین ۵۰

پانچوان مقالہ اثبات ابطال اطلاق ابن اللہ حقیقۃ مسیح پر ۵۱

چہٹا مقالہ استحالہ تثلیث مین ۵۳

مقدمہ مقالہ ششم توضیح مفہوم تثلیث مین ۵۳

مبحث اول مقالہ ششم بیان اقنوم اول میں ۶۲

مبحث دوم مقالہ ششم بیان اقنوم ثانی مین ۶۳

مبحث سوم مقالہ ششم بیان اقنوم ثالث مین ۶۴

خاتمہ مقالہ ششم بیان بطلان مسئلہ تثلیث مین ۶۵

ساتوان مقالہ بیان عصمۃ انبیاء مین اسی مین تقسیم آیات بہی ہے ۶۷

آٹہوان مقالہ ابطال مسئلہ فدیہ و کفارہ مین ۶۸

نوان مقالہ تصدیق نبوۃ معجزہ کی اثبات مین ۷۵

دسوان مقالہ خلق معجزہ کی بیان مین ۷۷

گیارہوان مقالہ اثبات نبوۃ نبی آخر الزمان صلعم ۷۸

مسلک اول گیارہوین مقالہ کا بیان معجزات مین ۷۸

مسلک دوم گیارہوین مقالہ کا بعض بشارات کی بیان مین ۸۰

مسلک سوم گیارہوین مقالہ کا اقوال کا ہر وجہ تفوق کی بیان مین ۸۲

بارہوان مقالہ قرآن شریف کی کلام الہی ثابت کرنے مین ۸۴

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنت کہ کتاب لاجواب فیض انتساب مسمی بہ تشخیص المقال
مطبع دار العلوم میرٹھ مین باہتمام محمد وجاہت علی خان
مہتمم اخبار عالم کے ماہ شوال المکرم سنہ ۱۲۸۲ ہجری
مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۶ ع
چہپا

خاتمة الطبع

ای بشکر تو زبانِ نطق لال　　　پس چه سازد خامه تشخیص المقال

شکر ہی پروردگار کا جسنے گروہ بشر کو اشرف المخلوقات بنایا اور ساتہہ پہونکنی روح اپنی کے
مشت خاک کو سرفراز فرمایا علم تفسیر اور بیان باعث مسجود ملایک کیا نطق اور گویائی سبب
خلیفہ ارض گردانا اور خود بوسیلہ انبیا و رسل کتابین اور صحیفہ بہیجکر گویائی کی وسیلہ سی کور فہمونکو سمجہایا
گمراہونکو راہ پر لایا اسلئی ہم شکر گذار ہین اپنی پروردگار اور حکام ذوی الاقتدار کی کہ اوسکی رحمت اور انکی
مرحمت سی ہر اہل علم اور صاحب ہنر کو وہ دستگاہ بلکہ عز و جاہ حاصل و واصل ہی کہ مذاہب مختلفہ اور
ملل متنازعہ کی سرگروہ اور سرشار ہر قسم کے مسایل دینی کو بہ دلایل و براہین علانیہ او
ہون بخوبی تحقیق کر سکتی ہین جای انصاف اور محل غور ہی کہ جسقدر استعداد اور استعداد اس
عہد عدالت مہد مین ہر شخص کو دستیابی کتب اور ترقی علم سی حاصل اور ممکن ہی کب ہوی اور

کہان ہین تباید اس دعوی اور تبیانہ اس بیان کا یہہ کتاب یعنی تلخیص المقال ہی جو حسب فرمایش
عمدہ عمائد روزگار بہترین امرای نامدار عالم متبحر فاضل ماہر مناظر بی بدل خاتم خلل جامی بندگان یزدان جناب
مرزا حاجی محمد خان زاد اللہ دولتہ افضالہم علم مین کامل ہنر مین بی نظیر خلق مین درویش خلیت مین امیر
رمز حکمت مین فلاطون زمان [illegible] اقلیدس کی جان [illegible] جالینوس [illegible]
آساس بطلیموس ہی بحث مین وہ تفتازانی [illegible] تحریر [illegible]
نطق کی تقریر مین طاقت نہین حلیہ صحت [illegible] ارسطو [illegible]
طالب ترقی علم بندہ گنہگار محمد وجاہت علی خان مہتمم مطبع دار العلوم واخبار عالم نے جادہ گر کیا [illegible]
ہمہ و الاہم علمای مسیحی مین سی کہ تحقیق اور تنقیح دلایل مذاہب او غیر متعصب [illegible] بی نظیر [illegible] نہین
جواب اس رسالہ کا مدلل بدلایل علم مناظرہ اور مکمل بکمال شرایط مباحثہ کی ارقام فرما کر اس مطبع مین [illegible]
اسمطبع کا یہی ہی کہ اکثر کتابین بلا نظر حق منافع چہاپی جاوین اس رسالہ فرماونگی وہ جواب صواب بخوشی خاطر قرین انصاف
سمجہکر چہاپا جاویگا بالفرض اگر کسی موقع پر کوئی صاحب تحریر بیجا جواب مین لکہینگے تو اوسکو بہی موجب اسکی کہ
نقل کفر کفر نباشد کی مثل سی سمجہکر نقل مطابق اصل کردیا جاویگا **قطعہ** تاریخ از نتایج طبع رسا فہم کا جناب مرزا رحیم

متخلص برحیم رئیس دہنہ وارد حال شہر میرٹھ

چہپ چکی جب یہہ کتاب بی نظیر شوق سال طبع تہا مجکو کمال ناگہان ہاتف نی فرمایا رحیم رفع شک کر دیکہہ تلخیص المقال